e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 339 Saturday , September 12 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۵) شمارہ نمبر (۳۳۹) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۱۲-ستمبر ۲۰۲۶ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۴۴۸ھ صفحات -۸

ہائی کورٹ سے ابھیشیک بنرجی کو راحت، ابھی خالی نہیں ہوگا دفتر

کولکاتا: کلکتہ ہائی کورٹ کی سنگل بنچ نے جمعہ کو مغربی بنگال فائر سروسز محکمے کے اس نوٹس پر عبوری روک لگا دی، جس میں ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی کے کولکاتا کے کیمک اسٹریٹ واقع دفتر کو فوری طور پر خالی کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ سروسز محکمے نے 4 ستمبر کو دفتر خالی کرنے کا نوٹس جاری کیا تھا۔ محکمے کے مطابق کیمک اسٹریٹ کی عمارت کی ساتویں اور آٹھویں منزل پر واقع دفتر فائر سیفٹی کے ضوابط پر پورا نہیں اتر رہا تھا۔ نوٹس میں فائر سیفٹی سسٹم میں چھ طرح کی خامیوں کا حوالہ دیتے ہوئے 48 گھنٹے کے اندر تحریری جواب طلب کیا گیا تھا۔ اس کے بعد ترنمول کانگریس نے دفتر خالی کرنے کے نوٹس کو چیلنج کرتے ہوئے کلکتہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ معاملے کی سماعت جسٹس کرشنا راؤ کی سنگل بنچ کے سامنے ہوئی۔ سماعت کے اختتام پر عدالت نے دفتر خالی کرنے کے نوٹس پر 16 ستمبر تک عبوری روک لگا دی۔ عدالت اسی دن معاملے میں اپنا فیصلہ سنائے گی۔

'ندیاست تحفظ نہ دینے کا مودی حکومت کے فیصلے سے لداخ کے لیڈران مایوس'

نئی دہلی۔ (ایجنسی) مرکز کی مودی حکومت نے فی الحال لداخ کو ریاست یا اقتدار والے مرکز کے زیر انتظام خطہ کا درجہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ وزارت داخلہ نے لداخ کے لیڈران سے کہا ہے کہ آرٹیکل 371 کے مسودے سے پہلے لداخ کے مجوزہ سیاسی ڈھانچے سے متعلق 8 سے 10 اہم امور پر غور و خوض کریں اور ان پر اتفاق رائے تک پہنچیں۔ مرکز اور لداخ کی قیادت نے ایک ایسے منفرد ماڈل پر کام کرنے سے متعلق اتفاق کیا ہے جو ایک منتخب ادارے کو قانون سازی، انتظامی اور مالی اختیارات فراہم کرے گا۔ یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ مجوزہ انتظام لداخ کو ریاست کا درجہ بحال کرنے کے مترادف نہیں ہوگا۔ گزشتہ بدھ (9 ستمبر) کو نئی دہلی میں وزارت داخلہ کی ذیلی کمیٹی کی میٹنگ میں یہ بات سمجھی گئی۔ مرکز اور لداخ کے نمائندوں کے درمیان اگلی میٹنگ اکتوبر کے نصف اول میں ہوگی۔ اس بارے میں لداخ میں جمعرات کو ایک پریس کانفرنس میں چیف سکریٹری آشیش کندرا نے یہ اہم جانکاریاں دیں۔

برکس فورم سے ٹرمپ کو دوٹوک

ڈالر کے غلبے کو چیلنج، مقامی کرنسیوں میں تجارت پر زور

روسی صدر پوتن کا امریکہ اور یورپ پر طنز، کمزور ممالک خود کو جی-7 کیوں کہتے ہیں؟ □ وزیر اعظم مودی بولے برکس ممالک کی معیشت دنیا کی 40 فیصد جی ڈی پی پر مشتمل □ مقامی کرنسیوں میں تجارت کا دائرہ بڑھانے پر پیزشکیان کا زور

نئی دہلی۔ (ایجنسیاں) برکس بزنس فورم کے لیڈرس سیشن میں جمعہ کو ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی، روسی صدر ولادیمیر پوتن اور ایران کے صدر مسعود پیزشکیان نے عالمی تجارت، مقامی کرنسیوں کے استعمال اور بین الاقوامی مالیاتی نظام کے حوالے سے مشترکہ اور واضح موقف اختیار کیا۔ تینوں رہنماؤں نے برکس ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون کو فروغ دینے، محفوظ تجارتی راستوں کو یقینی بنانے اور باہمی تجارت میں قومی و مقامی کرنسیوں کے استعمال کو وسیع کرنے پر زور دیا۔ یہ مشترکہ موقف ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ڈالر کے عالمی غلبے کو کم کرنے کی برکس ممالک کی کوششوں پر امریکہ کی جانب سے مسلسل تنقید کی جا رہی ہے۔ برکس بزنس فورم میں تینوں رہنماؤں کے بیانات سے یہ اشارہ ملا کہ ابھرتی ہوئی معیشتیں موجودہ عالمی مالیاتی نظام کے متبادل کو مضبوط بنانے اور باہمی تجارت کے لیے زیادہ خود مختار مالیاتی ڈھانچہ تیار کرنے کی سمت میں آگے بڑھ رہی ہیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے عالمی تجارت کو بلا رکاوٹ جاری رکھنے کے لیے محفوظ سمندری راستوں اور لچکدار سپلائی چین …

روسی صدر پوتن سے ملے پی ایم مودی

معاشی، دفاعی، توانائی اور بنیادی ڈھانچے کے شعبوں میں تعاون پر ہوئی بات چیت

پی ایم مودی کی تین دن میں پوتن، جن پنگ، پیزشکیان سمیت متعدد ممالک کے رہنماؤں کے ساتھ دو طرفہ میٹنگیں

ریونیو خدمات میں بڑی ڈیجیٹل تبدیلی

ای ڈبلیو ایس پورٹل، آسان کھتونی اور زمین کی تقسیم کا نیا پورٹل لانچ

آسان کھتونی میں چھ اعشاریہ تک رقبہ درج ہوگا، درخواست اور دفعہ 116 کے تحت زمین کی تقسیم کے مقدمات کی آن لائن نگرانی و تصفیہ ممکن

سہارنپور: مسجد انہدام معاملہ میں مسجد کمیٹی کو عدالت نے دی راحت

6.41 کروڑ کی وصولی پر روک، یوگی حکومت سے جوابی حلف نامہ طلب

مہاراشٹر: بھنڈارا اور ناندیڑ میں سڑک حادثات نے 16 افراد کی لی جان

ایران نے زوردار حملہ کر بحرین واقع امریکی فوجی اڈہ کو کیا تباہ

افسوسناک صورتحال میں پہنچ چکا ہے ملک کا تعلیمی نظام

'پیپر لیک، بھاری فیس اور خستہ انفراسٹرکچر تعلیمی نظام کی ناکامی کی علامت'، راہل گاندھی کا مودی حکومت پر حملہ

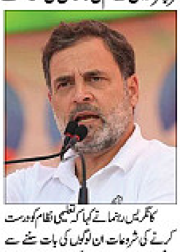

مخا پر حوثیوں کے قبضے کے بعد سعودی فضائی حملے

امریکہ نے عرب کی جنگ میں مداخلت کی درخواست مسترد کی

مخا (ایجنسی) حوثیوں کے زیر انتظام نشریاتی ادارے کے مطابق سعودی عرب نے جمعے کو یمن کے ساحلی شہر مخا کے ہوائی اڈے پر فضائی حملے کیے۔ یہ کارروائی ایران نواز حوثی باغیوں کے مخا میں داخل ہونے کے بعد کی گئی۔ حوثی باغی جمعرات کو مخا میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے جبکہ تازہ اطلاعات ہیں کہ وہ اب اسٹریٹجک حوالے سے اہم قرار دی جانے والی آبنائے باب المندب کے مزید قریب پہنچ چکے ہیں۔ ماہرین کے مطابق مخا پر حوثیوں کا کنٹرول بحیرۂ احمر سے گزرنے والی اہم تیل بردار بحری گزرگاہ پر ایران کے اثر و رسوخ میں اضافہ کر سکتا ہے، جبکہ عالمی توانائی کی ترسیل کے لیے اس اہم متبادل راستے کو درپیش خطرات بھی بڑھ سکتے ہیں۔ حوثیوں کے سیاسی بیورو کے رکن حزام الاسعد نے خبر رساں ادارے اے پی کو بتایا: "بین الاقوامی برادری کو تشویش لاحق ہونے کی ضرورت نہیں۔" تاہم انہوں نے خبردار کیا کہ اگر سعودی عرب حملے جاری رکھتا ہے تو حوثیوں کے پاس "اہم اہداف کی فہرست" موجود ہے۔ دوسری جانب ایران نے یمن پر سعودی قیادت میں عائد ناکہ بندی ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے حوثیوں کی حمایت کا اعادہ کیا ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ نے مخا میں حوثیوں کے داخلے کے بعد جاری کردہ اپنے پہلے بیان میں سعودی عرب اور حوثیوں کے درمیان مذاکرات کی بحالی پر بھی زور دیا۔ ماہرین کے مطابق مخا پر حوثیوں کا کنٹرول ایران کی اس حکمت عملی کو تقویت دے سکتا ہے، جس کا مقصد تیل اور گیس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ کر کے امریکہ پر دباؤ بڑھانا ہے۔ یمن کی حالیہ صورتحال خطے میں ایک نئے محاذ کے کھلنے کا اشارہ بھی قرار دی جا رہی ہے، جس کے نتیجے میں سعودی عرب براہ راست ردعمل دینے پر مجبور ہو سکتا ہے۔ کچھ ماہرین کا یہ کہنا بھی ہے کہ یمن میں ہونے والی پیش رفت امریکہ کے ساتھ کسی بھی ممکنہ مذاکرات میں تہران کی سودے بازی کی پوزیشن کو مزید مضبوط بنا سکتی ہے۔ جمعے کے روز پاسداران انقلاب کے ترجمان نے پہلی بار واضح طور پر مطالبہ کیا تھا کہ امریکہ کے ساتھ کسی بھی ممکنہ معاہدے میں یمن کا مسئلہ بھی شامل ہونا چاہیے۔

سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان نے جمعرات کو امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو دو مرتبہ فون کر کے واشنگٹن پر زور دیا کہ وہ یمن میں ایران نواز حوثی ملیشیا کے خلاف فضائی حملے کرے، کیونکہ حوثی جنگجو اسٹریٹجک باب المندب آبنائے کی جانب پیش قدمی کر رہے تھے۔ یہ بات دو امریکی عہدیداروں نے بتائی۔ تاہم، ٹرمپ نے یہ درخواست مسترد کر دی اور امریکی عہدیداروں نے واضح کیا کہ واشنگٹن فی الحال حوثیوں کے خلاف براہ راست مداخلت کا کوئی منصوبہ نہیں رکھتا، کیونکہ اس وقت اس کی توجہ ایران پر مرکوز ہے۔ ریاض کی اپیل ایسے وقت سامنے آئی جب یمن میں حوثی فورسز کے ایک اسٹریٹجک ساحلی شہر پر قبضے کے بعد تیل کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ اس پیش رفت سے حوثی جنگجو باب المندب آبنائے کے مزید قریب پہنچ گئے ہیں، جو عالمی تجارت اور سعودی تیل کی برآمدات کے لیے ایک اہم بحری راستہ ہے۔ ایران پہلے ہی آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی کے ذریعے عالمی جہاز رانی کو متاثر کر چکا ہے۔ دونوں آبی گزرگاہوں پر کنٹرول تہران کو واشنگٹن اور خلیج میں اس کے اتحادیوں کے خلاف زبردست دباؤ حاصل کرنے کا موقع دے سکتا ہے۔ جمعہ کی صبح اطلاعات تھیں کہ حوثیوں نے آبنائے میں واقع ایک اہم جزیرے پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ سعودی عرب کی اہم مشرق-مغرب تیل پائپ لائن کے اوپر دھواں بھی دیکھے جانے کی اطلاع ملی، تاہم دھویں کے ماخذ کا فوری طور پر پتہ نہیں چل سکا۔ امریکہ یمن میں بڑھتی کشیدگی پر تشویش کے اظہار اور ریاض کے لیے اپنی حمایت مضبوط کرنے کے باوجود سعودی عرب کی ایران نواز گروپ کے خلاف جنگ میں کسی بھی قسم کی براہ راست مداخلت سے گریز کر رہا ہے۔ دو باخبر ذرائع کے مطابق امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹ کام) کے کمانڈر ایڈمرل بریڈ کوپر نے جمعرات کو فوری رابطہ کاری کے اجلاسوں کے لیے سعودی عرب کا دورہ کیا۔ تاہم سعودی سفارت خانے اور وائٹ ہاؤس نے اس معاملے پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ سعودی عرب اور حوثیوں کے درمیان تازہ محاذ آرائی جولائی میں اس وقت شروع ہوئی تھی جب ریاض نے سابق ایرانی سپریم لیڈر علی خامنہ ای کی تدفین کے بعد اعلیٰ حوثی عہدیداروں کو لے جانے والے ایرانی طیارے کو صنعا میں اترنے سے روک دیا تھا۔ اس کے بعد محمد بن سلمان نے ٹرمپ سے صنعا ایئرپورٹ پر حملے کے لیے سیاسی حمایت طلب کی تھی اور واضح کیا تھا کہ سعودی عرب کو براہ راست امریکی فوجی مدد درکار نہیں۔ ٹرمپ نے اس اقدام کی حمایت کی تھی۔ حوثیوں نے اس کے جواب میں بحیرۂ احمر میں سعودی ٹینکروں پر حملے کیے، جس سے مملکت کی تیل برآمدات کے ایک اہم راستے کو خطرہ لاحق ہو گیا، اور بعد میں اپنے حملوں کا دائرہ سعودی توانائی کے بنیادی ڈھانچے تک بڑھا دیا۔ سعودی عرب اور اس کے یمنی اتحادیوں نے حوثیوں کے ٹھکانوں کے خلاف فضائی حملوں اور زمینی کارروائیوں کا جواب دیا۔ براہ راست امریکی فوجی کارروائی کی تازہ درخواست جولائی کے مقابلے میں سعودی پالیسی میں تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہے، جب ریاض نے واشنگٹن کو بتایا تھا کہ وہ امریکی فوجی مداخلت کے بغیر حوثیوں سے نمٹ سکتا ہے۔ تاہم لڑائی میں شدت آنے کے ساتھ سعودی عرب نے امریکہ سے مزید حمایت طلب کی ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق امریکی فوجی اور سول عہدیداروں نے حالیہ ہفتوں میں اپنے سعودی ہم منصبوں کو بتایا ہے کہ ٹرمپ کی ہدایت ہے کہ امریکی افواج ایران اور آبنائے ہرمز پر توجہ مرکوز رکھیں اور ایک اور محاذ کھولنے سے گریز کریں۔ امریکی عہدیداروں کے مطابق جمعرات کو حوثی فورسز ساحلی شہر مخا کی جانب پیش قدمی کر رہی تھیں اور سعودی حمایت یافتہ یمنی فورسز پسپائی اختیار کر رہی تھیں۔ اسی دوران محمد بن سلمان نے ٹرمپ کو فون کر کے بگڑتی ہوئی صورتحال سے آگاہ کیا۔

کئی گھنٹے بعد انہوں نے دوبارہ فون کیا اور ٹرمپ سے حوثیوں کے خلاف امریکی حملوں کا حکم دینے کی اپیل کی۔

یمنی افواج کا جزیرہ پیریم سے انخلا، حوثیوں کا ذوباب شہر میں داخلہ

یمن (ایجنسی) یمنی حکومتی افواج نے باب المندب آبنائے میں واقع اسٹریٹجک اہمیت کے حامل جزیرہ پیریم سے پسپائی اختیار کر لی ہے، جبکہ ذرائع کے مطابق حوثی جنگجو بندرگاہی شہر ذوباب میں بھی داخل ہو گئے ہیں۔ دو سرکاری ذرائع کے مطابق یمنی حکومتی افواج نے باب المندب آبنائے میں واقع اسٹریٹجک اہمیت کے حامل جزیرہ پیریم سے پسپائی اختیار کر لی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ آبنائے باب المندب پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے جزیرہ پیریم اور اس کے مقابل واقع بندرگاہی شہر ذوباب بڑی کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ اسی دوران حوثی جنگجو جمعے کے روز ذوباب شہر میں بھی داخل ہو گئے ہیں۔ اس پیش رفت کے بعد حوثیوں کی باب المندب کی اہم آبی گزرگاہ پر گرفت مزید مضبوط ہونے کا خدشہ ہے، جو عالمی تجارت اور توانائی کی ترسیل کے لیے انتہائی اہم راستہ سمجھی جاتی ہے۔ اقوام متحدہ کے یمن کے لیے خصوصی ایلچی ہانس گرنڈبرگ نے خبردار کیا ہے کہ ملک ایک بار پھر جنگ کی "تلخ حقیقت" کے دہانے پر کھڑا ہے۔ انہوں نے سلامتی کونسل کے ہنگامی اجلاس میں کہا کہ عالمی برادری کو اس "نئے اور زیادہ خطرناک مرحلے" کا فوری نوٹس لینا ہوگا، کیونکہ اس کے اثرات یمن کی سرحدوں تک محدود نہیں رہیں گے۔

عاصم منیر اور عباس عراقچی کے درمیان اہم رابطہ

تہران (ایجنسی) پاکستانی سکیورٹی حکام کے مطابق ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی اور پاکستان کے آرمی چیف عاصم منیر کے درمیان ٹیلی فون پر رابطہ ہوا، جس میں امریکہ اور ایران کے درمیان جاری تنازع میں کشیدگی کم کرنے اور سفارتی کوششوں کی بحالی کے ممکنہ طریقوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ حکام کے مطابق جمعرات کو ہونے والی اس گفتگو میں ایران اور اسرائیل کے درمیان جاری جنگ، مذاکرات کی بحالی کے امکانات، اور حوثی باغیوں کی جانب سے سعودی عرب پر حملوں کے معاملات زیر بحث آئے۔ عباس عراقچی اور فیلڈ مارشل عاصم منیر کے درمیان یہ رابطہ ایک ایسے وقت میں ہوا جب جمعرات کو یمن میں ایران نواز حوثی باغیوں نے اہم ساحلی اور بندرگاہی شہر مخا کا کنٹرول سنبھال لیا، جس کے نتیجے میں وہ عالمی تجارت کے لیے اہم آبی گزرگاہ باب المندب کے مزید قریب پہنچ گئے ہیں۔ مخا باب المندب آبنائے سے تقریباً 80 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس اہم بحری گزرگاہ سے دنیا کی سمندری تیل برداری اور تجارتی ترسیل کا تقریباً 12 فیصد حصہ گزرتا ہے۔ ادھر آبنائے ہرمز سے گزرنے والے بحری جہازوں کی تعداد میں نمایاں کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ ابتدائی بحری ٹریکنگ ڈیٹا کے مطابق جمعرات کو صرف سات جہاز آبنائے سے گزرے، جبکہ ایک روز قبل یہ تعداد 11 تھی۔ گزشتہ 10 دنوں کے دوران یومیہ اوسط 15 جہازوں کی آمد و رفت ریکارڈ کی گئی تھی۔

یوکرین جنگ میں پانچ لاکھ سے زائد روسی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں، برطانوی چیف آف ڈیفنس اسٹاف

لندن (ایجنسی) برطانوی فوج کے اعلیٰ ترین افسر ایئر چیف مارشل سر رچرڈ نائٹن نے کہا ہے کہ فروری 2022 میں یوکرین پر روس کے باقاعدہ حملے کے آغاز سے اب تک پانچ لاکھ سے زائد روسی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان کے بقول یوکرین جنگ میں ہلاک اور زخمی ہونے والے روسی فوجیوں کی مجموعی تعداد تقریباً 15 لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ برطانیہ کے یہ تخمینے بڑی حد تک یوکرینی فوج کے دعووں سے مطابقت رکھتے ہیں، جبکہ روس نے اس پر فوری تبصرہ نہیں کیا۔ روس کی طاقتور فوج کے باوجود محاذ جنگ پر پیش رفت سست روی کا شکار ہے اور مغربی حکام و تجزیہ کاروں کے مطابق رواں سال روسی پیش قدمی کی رفتار میں نمایاں کمی آئی ہے۔ چیف آف ڈیفنس اسٹاف سر رچرڈ نائٹن نے مزید کہا کہ یوکرین جنگ کے دوران روسی فوج کو عسکری ساز و سامان کے لحاظ سے بھی بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

شام کی خفیہ جوہری سرگرمیوں کی تحقیقات ختم

آئی اے ای اے بورڈ نے متفقہ طور پر قرارداد منظور کر لی

ویانا، 11 ستمبر (یو این آئی) بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی (آئی اے ای اے) کے بورڈ نے بدھ کو متفقہ طور پر شام کی ماضی کی خفیہ جوہری سرگرمیوں کی تحقیقات ختم کرنے کی قرارداد منظور کر لی، جس کے ساتھ ایسے ری ایکٹر سے متعلق تقریباً دو دہائیوں سے جاری تحقیقات بھی اختتام پذیر ہو گئیں، جسے جوہری ہتھیاروں میں استعمال ہونے والے ممکنہ انشقاق پذیر مواد کی تیاری کے لیے ترتیب دیا گیا تھا۔ سابق شامی صدر بشار الاسد کے دور میں شام کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا کہ اس نے ایک غیر اعلانیہ جوہری پروگرام چلایا تھا، جس میں دیر الزور صوبے میں ایک ری ایکٹر بھی شامل تھا۔ اطلاعات کے مطابق یہ ری ایکٹر شمالی کوریا کی مدد سے تعمیر کیا گیا تھا۔ ویانا میں قائم اقوام متحدہ کے جوہری نگران ادارے کے 35 رکنی بورڈ آف گورنرز نے متفقہ طور پر قرارداد منظور کی۔ سفارت کاروں نے بند کمرے میں ہونے والی ووٹنگ کے بارے میں نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ قرارداد کی منظوری کے بعد مندوبین کو تالیاں بجاتے ہوئے سنا گیا۔ یہ قرارداد مصر، اردن، مراکش اور سعودی عرب نے پیش کی تھی۔ جون 2011 میں آئی اے ای اے کے بورڈ نے خفیہ طور پر بنائے گئے ری ایکٹر کی تعمیر پر شام کو جوہری عدم پھیلاؤ کی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کا مرتکب قرار دیا تھا اور ممکنہ پابندیوں پر غور کے لیے معاملہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اور جنرل اسمبلی کو بھیج دیا تھا۔ جوہری ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے (این پی ٹی) اور آئی اے ای اے کے ساتھ اپنے حفاظتی معاہدے کے تحت شام پر لازم ہے کہ وہ تمام جوہری مواد اور سرگرمیوں کا اعلان کرے اور ایجنسی کے معائنہ کاروں کو اس بات کی تصدیق کی اجازت دے کہ ان کا استعمال پرامن مقاصد کے لیے کیا جا رہا ہے۔ دسمبر 2024 میں بشار الاسد کی حکومت کے خاتمے کے بعد شام کی نئی انتظامیہ نے آئی اے ای اے کے معائنہ کاروں کو متعدد سابق جوہری تنصیبات تک رسائی دینے پر اتفاق کیا تھا۔ بدھ کو منظور کی گئی قرارداد کے نتیجے میں 2011 کے فیصلے کی شقات ختم ہو گئیں اور شام کی جانب سے جوہری ذمہ داریوں کی عدم تعمیل سے متعلق آئی اے ای اے کی تحقیقات باضابطہ طور پر اختتام پذیر ہو گئیں۔ قرارداد میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ شام جوہری عدم پھیلاؤ کے معاہدے اور اپنے حفاظتی معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریوں کا "پابند ہے"۔ قرارداد میں دمشق کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے کہ وہ ایجنسی کے ساتھ تعاون جاری رکھے، جس میں سابق ری ایکٹر کے مقام پر کھدائی کا کام بھی شامل ہے۔ آئی اے ای اے کے ڈائریکٹر جنرل رافیل گروسی سے کہا گیا ہے کہ وہ شام میں جاری سرگرمیوں کے نتائج کے بارے میں بورڈ کو رپورٹ پیش کرتے رہیں۔ دیر الزور کا مقام 2007 میں اس وقت منظر عام پر آیا تھا جب اسرائیل نے فضائی حملہ کر کے اس تنصیب کو تباہ کر دیا تھا۔ اس کے بعد شام نے مقام کو مسمار کر دیا اور آئی اے ای اے کے سوالات کے بارے میں مکمل معلومات فراہم نہیں کیں۔ نئی قرارداد میں شام کی نئی انتظامیہ کی جانب سے ظاہر کی گئی "شفافیت اور تعاون" کا خیر مقدم کیا گیا اور ماضی کی عدم تعمیل کے حل کے لیے کیے گئے اقدامات پر اس کی تعریف کی گئی۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ایران پر پابندیوں کے معاملے پر اختلاف

روس اور چین نے 'اسنیپ بیک' کو چیلنج کر دیا

نیویارک، 11 ستمبر (یو این آئی) اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے پانچ مستقل ارکان کے درمیان جمعرات کو ایران پر عائد بین الاقوامی پابندیوں کی قانونی حیثیت کے معاملے پر شدید اختلاف سامنے آیا۔ روس اور چین نے 2015 کے جوہری معاہدے کے تحت اقوام متحدہ کی پابندیوں کو دوبارہ نافذ کرنے کی کوششوں کی قانونی حیثیت کو چیلنج کیا۔ یہ تنازع سلامتی کونسل کے ایک اہم اجلاس کے دوران اس وقت پیدا ہوا جب روس نے 1737 پابندیوں کی کمیٹی کے بارے میں مقررہ بریفنگ کو روکنے کی کوشش کی۔ ماسکو کا موقف تھا کہ کمیٹی اور پابندیوں کے نظام کی قانونی بنیاد ختم ہو چکی ہے۔ 'اسنیپ بیک' میکانزم 2015 کے جوائنٹ کمپری ہینسو پلان آف ایکشن (جے سی پی او اے) کے تحت قائم کیا گیا تھا اور سلامتی کونسل کی قرارداد 2231 کے ذریعے اس کی توثیق کی گئی تھی۔ اس کا مقصد ایران کی جانب سے اپنے جوہری وعدوں کی سنگین خلاف ورزی کی صورت میں اقوام متحدہ کی پابندیاں بحال کرنا تھا۔ اس میکانزم کو اس طرح بھی ترتیب دیا گیا تھا کہ سلامتی کونسل کا کوئی مستقل رکن اپنے ویٹو کے ذریعے پابندیوں کی بحالی کے عمل کو روک نہ سکے۔ روسی نمائندے نے کہا، "ایران سے متعلق سلامتی کونسل کی پچھلی منظور شدہ قراردادوں کو دوبارہ نافذ کرنے کا میکانزم، جو قرارداد 2231 میں درج ہے، فعال نہیں کیا گیا اور اس کی متعدد قانونی اور طریقہ کاری وجوہات ہیں۔" انہوں نے بریفنگ روکنے کے لیے ضابطے کے تحت ووٹنگ کا مطالبہ کیا۔ ماسکو کا کہنا تھا کہ قرارداد 2231 کی مدت 18 اکتوبر 2025 کو ختم ہو گئی تھی اور اسی روز ایران کے جوہری معاملے کو سلامتی کونسل کے فعال ایجنڈے سے بھی ہٹا دیا گیا تھا۔ روس نے یہ بھی موقف اختیار کیا کہ ایران پر پابندیوں کی نگرانی کے لیے قائم 1737 کمیٹی 2015 میں ہی ختم ہو چکی تھی، اس لیے اس کے کام جاری رکھنے کی کوئی قانونی بنیاد نہیں ہے۔ چین نے روس کے موقف کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ سلامتی کونسل کی صدارت کو پابندیوں کی کمیٹی سے متعلق 90 روزہ رپورٹ تیار کرنے یا پیش کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ چینی نمائندے نے کہا، "کچھ ارکان اختلافات کو نظرانداز کرتے ہوئے ایران پر کونسل کی پابندیاں برقرار یا دوبارہ عائد کرنے اور ہٹائے جا چکے ایجنڈا آئٹم کے تحت کونسل کے اجلاس بلانے پر اصرار کر رہے ہیں۔" انہوں نے خبردار کیا کہ ایسے اقدامات کونسل میں اختلافات کو مزید گہرا کریں گے اور سیاسی حل کو مزید مشکل بنا دیں گے۔ بیجنگ نے پابندیوں کے نظام کو یکطرفہ طور پر بحال کرنے کی کوششوں پر "شدید تشویش" اور "سخت مخالفت" کا اظہار کیا۔ تاہم مغربی ارکان نے روس اور چین کے اعتراضات مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ایران کی جانب سے جوہری ذمہ داریاں پوری نہ کیے جانے کے بعد پابندیاں قانونی طور پر بحال ہو چکی ہیں۔

فلسطین کے حامی طالب علم کی معطلی ختم، کنگز کالج لندن میں تعلیم دوبارہ شروع

لندن، 11 ستمبر (یو این آئی) فلسطین کے حامی سرگرمیوں میں حصہ لینے پر گزشتہ سال کنگز کالج لندن (کے سی ایل) سے معطل کیے گئے 22 سالہ مصری طالب علم اسامہ قاسم دوبارہ یونیورسٹی پہنچ گئے ہیں۔ کنگز کالج لندن نے گزشتہ ماہ کے آخر میں اسامہ قاسم کی معطلی ختم کر دی، جس کے بعد انہیں بین الاقوامی مطالعات کے ڈگری پروگرام کے تیسرے اور آخری سال کی تعلیم مکمل کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ قاسم نے کہا، "ہم جیت گئے۔" [illegible] فلسطین کے لیے اپنی سرگرمیوں کی وجہ سے معطل کیا گیا تھا [illegible] 2025 میں [illegible] کے سی ایل نے ان پر کئی غیر تعلیمی پابندیاں عائد کی تھیں [illegible] کیج (Cage) [illegible] 2023 سے نومبر 2025 کے درمیان فلسطین کے حامی احتجاجی سرگرمیوں میں حصہ لینے پر کے سی ایل کے کم از کم 26 طلبہ کو تادیبی تحقیقات کا سامنا کرنا پڑا۔

جل کر خاکستر ہونے والی فلپائنی فیری کے 84 مسافر تاحال لاپتہ

منیلا، 11 ستمبر (یو این آئی) فلپائن کے غوطہ خور منیلا سے مغربی صوبہ پالاوان جانے کے دوران آگ لگنے سے پانچ افراد کے ہلاک اور 80 سے زائد افراد کے لاپتہ ہونے والی ایک فیری بوٹ، جو کہ مکمل طور پر جل چکی ہے، میں داخل ہوئے۔ امدادی ٹیم بدھ کی رات لگی آگ کے ایک دن سے زیادہ عرصے کے بعد بوٹ میں داخل ہو سکی، کیونکہ گھنے دھوئیں اور شدید گرمی کی وجہ سے پہنچنے میں تاخیر ہوئی تھی۔ فلپائنی کوسٹ گارڈ نے لاپتہ افراد کی تعداد کو 86 سے کم کر کے 84 کر دیا ہے، بعد ازاں تصدیق کے بعد معلوم ہوا کہ فہرست میں دو افراد بوٹ پر موجود نہیں تھے۔ کل 143 افراد کو بچا لیا گیا ہے۔ ریکارڈز کے مطابق فیری میں 117 مسافر اور عملے کے 17 ارکان موجود تھے۔ بچ جانے والوں میں سے رچیلا مارسیلانو نے جی ایم اے نیوز کو بتایا کہ انہوں نے ابتدا میں ہلکا سا دھواں دیکھا جو تیزی سے بھڑک اٹھا اور سیکنڈوں میں فیری میں پھیل گیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اور دیگر مسافر تقریباً دو گھنٹے تک مدد آنے تک سمندر میں تیرتے رہے۔ دوسری جانب لاپتہ مسافروں کے رشتہ دار منیلا میں شپ اونر کے دفتر کے باہر جمع ہو گئے اور معلومات کا تقاضا کرتے رہے، کیونکہ یہ دفتر کسی کی بھی کال کا جواب نہیں دے رہا تھا۔ 64 سالہ ایلیسن امپاڑو نے کہا کہ وہ اپنے بیٹے اور بہو کی خبر کا انتظار کر رہی ہیں، جو زمین خریدنے کے لیے پالاوان جا رہے تھے۔ انہوں نے کہا، "ہم نے بار بار فون کیا مگر کوئی جواب نہیں ملا۔ انہوں نے میرا نمبر لے کر کہا کہ واپس فون کریں گے مگر کسی نے رابطہ نہیں کیا۔ اس لیے ہم خود یہاں آ گئے تاکہ صورتحال کا پتہ چل سکے۔" انہوں نے مزید کہا، "میری اپیل ہے کہ وہ کارروائی کریں اور ہمیں باقاعدہ معلومات دیتے رہیں۔" فیری کمپنی نے کہا ہے کہ وہ واقعے کی تحقیقات کرنے والے حکومتی حکام کے ساتھ پوری طرح تعاون کر رہی ہے۔ کوسٹ گارڈ نے اس علاقے میں پانچ جہاز اور غوطہ خور بھیج دیے ہیں، جبکہ فوجی ریسکیو ٹیمیں ساحلی جزیروں پر بھی زندہ بچ جانے والوں کی تلاش میں مدد کر رہی ہیں، جس کی شروعات جمعرات کو ہوئی تھی۔ کوسٹ گارڈ کی ترجمان نوئیمی کیالیاب نے کہا کہ ایک بڑا جہاز بھی تعینات کیا جائے گا۔ آگ لگنے کی وجہ تاحال معلوم نہیں ہے۔ فیری تقریباً 20 گھنٹے سے زائد کے سفر کے اختتام کے قریب تھی اور کورون پہنچنے ہی والی تھی، جو پالاوان کے شمالی حصے میں ایک معروف سیاحتی مقام ہے، جب آگ بھڑک اٹھی۔ میرانو نے بچ جانے والوں کے بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آگ پچھلے حصے سے لگی، بوٹ کے اندر مسلسل دھماکوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔ کوسٹ گارڈ کے مطابق فیری کی گنجائش 330 افراد تھی اور وہ سامان بھی لے جا رہی تھی، جن میں پانچ موٹر سائیکلیں، ایک الیکٹرک گاڑی، ایک فورک لفٹ اور ایک پک اپ ٹرک شامل تھے۔ 600,7 سے زائد جزیروں پر مشتمل ملک میں کروڑوں لوگ شہروں کے درمیان سفر کے لیے کشتیاں استعمال کرتے ہیں، جو کہ نقل و حمل کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ ملک کا بحری تحفظ کا ریکارڈ کمزور رہا ہے اور ماضی کے فیری حادثات اکثر بھیڑ، خراب موسم اور حفاظتی قواعد کے کمزور نفاذ سے منسوب کیے گئے ہیں۔

آکنجی کی نئے سپرسونک 300 میزائل کی کامیاب آزمائش

انقرہ، 11 ستمبر (یو این آئی) بائیکار کی طرف سے قومی اور منفرد طور پر تیار کردہ آکنجی جنگی طیارہ اپنی آپریشنل صلاحیتوں کو بہتر بنانے اور طویل فاصلے تک مختلف قسم کے ہتھیاروں کے انضمام کو بڑھانے میں ثابت قدمی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اسی سلسلے میں کی گئی ایک آزمائش میں روکٹسان کی طرف سے تیار کردہ ٹولون-300 سپرسونک بیلسٹک میزائل کے ذریعے 250 کلومیٹر سے زائد فاصلے پر موجود ہدف کو کامیابی سے نشانہ بنایا گیا۔ آزمائش کے دائرہ کار میں، تیکرداغ میں واقع چورلو پرواز ترقی و آزمائشی مرکز سے اڑان بھرنے والا آکنجی بحیرہ اسود میں واقع ٹیسٹ علاقے تک پہنچا۔ سنوپ کے ساحل کے قریب انجام دیے گئے ٹیسٹ میں سمندر پر موجود ہدف کو آکنجی سے نشانہ بنایا گیا جس نے مکمل درستگی کے ساتھ نشانہ بنایا۔ فائرنگ آزمائش کی کامیابی کے بعد آکنجی نے منصوبہ بند راستہ اختیار کرتے ہوئے چورلو کی طرف واپسی اختیار کی۔ اس سے قبل 122 اور 230 ملی میٹر کے سپرسونک میزائلوں کا انضمام کامیابی کے ساتھ کیا گیا تھا۔ 300 میزائل کے بھی کامیاب انضمام کے ساتھ آکنجی کی طویل فاصلے اور اعلیٰ درستگی کی صلاحیت ایک نئے درجے تک پہنچ گئی ہے۔ مختلف مشن کی ضروریات کے مطابق زمینی اور فضائی اہداف کے خلاف استعمال کی جانے والی متنوع اقسام کی بارودی مواد کو بروئے کار لانے کی صلاحیت رکھنے والا AKINCI اپنی وسیع قومی ہتھیاروں کی رینج کے ذریعے اپنی اسٹریٹجک مشن صلاحیت کو ایک بار پھر ظاہر کر گیا ہے۔ ابتدا سے لے کر آج تک اپنے تمام منصوبے مکمل طور پر اپنے ذاتی وسائل سے چلانے والی Baykar نے 2025 میں بھی بغیر پائلٹ ہوائی جہاز کے شعبے میں دنیا کی سب سے بڑی برآمد کنندہ کمپنی ہونے کا مقام برقرار رکھا۔ گزشتہ تین برسوں میں دنیا کی مسلح ڈرون مارکیٹ میں برتری برقرار رکھتے ہوئے Baykar نے 2025 میں 2.2 ارب ڈالر کے برآمدی حجم کے ساتھ ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔

امریکہ میں 11 ستمبر کے حملوں کی 25 ویں برسی، ٹرمپ کی پینٹاگون میں تقریب میں شرکت

11 ستمبر 2001 کے دہشت گردانہ حملوں کی 25ویں برسی کے موقع پر امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ جمعہ کو پینٹاگون میں منعقد ہونے والی ایک یادگاری تقریب میں شرکت کر رہے ہیں۔ صدر ٹرمپ مسلسل دوسرے سال 11 ستمبر کی برسی پینٹاگون میں منا رہے ہیں۔ نیویارک سے تعلق رکھنے والے ٹرمپ آخری بار 2024 میں گراؤنڈ زیرو کی یادگاری تقریب میں شریک ہوئے تھے۔ شمع روشن کرنے اور حملوں کے متاثرین کے نام پڑھنے سمیت مختلف تقریبات کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس دن کے آغاز پر بارش کے دوران امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ اور اعلیٰ امریکی فوجی حکام نے پینٹاگون کی عمارت پر ایک بڑا امریکی پرچم لہرایا۔ 11 ستمبر 2001 کو اغوا کیے گئے مسافر بردار طیاروں میں سے ایک اسی عمارت سے ٹکرایا تھا۔ امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نیویارک میں 11 ستمبر کی یادگاری تقریب میں سابق امریکی صدور کے ہمراہ شرکت کریں گے، جبکہ انتظامیہ کے دیگر عہدیدار شینکسویل، پنسلوانیا میں منعقد ہونے والی ایک تقریب میں شریک ہوں گے۔ گزشتہ سال نائب صدر جے ڈی وینس نے بھی 11 ستمبر کی برسی پر نیویارک جانے کا منصوبہ بنایا تھا، تاہم انہوں نے اپنا پروگرام تبدیل کرتے ہوئے سالٹ لیک سٹی کا رخ کیا تھا تاکہ قتل کیے گئے قدامت پسند کارکن چارلی کرک کے اہل خانہ کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کر سکیں۔ گزشتہ سال پینٹاگون میں ہونے والی یادگاری تقریب کے دوران صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے حملوں کے دن کے واقعات کو یاد کرتے ہوئے خطاب کیا تھا۔ انہوں نے ہائی جیک کیے گئے طیاروں میں سوار مسافروں اور ان کے اہل خانہ کے درمیان ہونے والی بعض آخری گفتگوؤں کا بھی ذکر کیا تھا۔ 11 ستمبر کے دہشت گردانہ واقعات نے ملک اور دنیا کی سیاست و سلامتی کی صورتحال پر گہرے اثرات مرتب کیے تھے۔

اے ایف ڈی کا جرمن چانسلر کے خلاف فوجداری شکایت دائر کرنے کا فیصلہ

جرمنی کی انتہائی دائیں بازو کی جماعت متبادل برائے جرمنی (AfD) نے چانسلر فریڈرش میرس کی جانب سے اے ایف ڈی کی "ری مائیگریشن" پالیسی کو "نسلی تطہیر" قرار دینے پر ان کے خلاف فوجداری شکایت دائر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جرمن چانسلر فریڈرش میرس نے بدھ کے روز پارلیمان میں ہونے والی ایک گرما گرم بحث کے دوران اے ایف ڈی کی جانب سے پیش کی جانے والی "ری مائیگریشن" پالیسی کو "نسلی تطہیر" قرار دیتے ہوئے اسے تنقید کا نشانہ بنایا تھا۔ اے ایف ڈی کے رکن پارلیمان اسٹیفان برانڈنر نے ایک ویڈیو بیان میں کہا کہ پارٹی نے چانسلر میرس کے خلاف قانونی کارروائی کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کے بقول چانسلر کے یہ الزامات "بے بنیاد" اور "قابل مذمت" ہیں۔ اے ایف ڈی کا کہنا ہے کہ "ری مائیگریشن" سے مراد باقاعدہ سفری دستاویزات کے بغیر جرمنی آنے والے تارکین وطن اور غیر ملکی مجرموں کی ملک بدری ہے۔ تاہم انتہائی دائیں بازو کے بعض حلقے اس اصطلاح کو تارکین وطن اور یہاں تک کہ غیر ملکی نژاد جرمن شہریوں کی ملک بدری کے مفہوم میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ اسٹیفان برانڈنر نے فریڈرش میرس کے ریمارکس کو "بے حس" قرار دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ "یہ ناقابل قبول ہے کہ جرمن حکومت کا سربراہ اس قسم کے جھوٹ اور بہتان تراشی سے کام لے۔" دیگر یورپی ممالک کی طرح جرمنی میں بھی اراکین پارلیمان کو ایوان کے اندر دیے گئے بیانات پر قانونی استثنیٰ حاصل ہوتا ہے۔ تاہم "توہین آمیز الزامات" کے مقدمات اس استثنیٰ سے مستثنیٰ ہیں، جس کی وجہ سے بعض حالات میں قانونی کارروائی ممکن ہو سکتی ہے۔ جرمنی میں پارلیمان کے باہر بھی اظہار رائے کی آزادی سے متعلق قوانین حالیہ برسوں میں خاصی بحث کا موضوع بنے ہوئے ہیں۔ ناقدین جن میں اے ایف ڈی کے بعض ارکان بھی شامل ہیں، کا موقف ہے کہ ان قوانین کی سخت تشریح آزادانہ اظہار خیال کی راہ میں رکاوٹ بن رہی ہے۔

وکست بھارت-جے رام جی اسکیم کے موثر نفاذ کو یقینی بنائیں

نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے پی ایم آواس یوجنا گرامین کے تحت 6.18 لاکھ مکانات کی بروقت منظوری اور تکمیل کے لیے ہدایات دی

لکھنؤ: حکومت اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے محکمہ دیہی ترقیات کے افسران کو ہدایت دی کہ وہ وکست بھارت-جی رام جی اسکیم کے موثر نفاذ کو یقینی بنائیں تاکہ تمام اضلاع میں کام شروع کی جائے تاکہ انسان دن کی تخلیق میں اضافہ ہو۔ انہوں نے اسکیم کے تحت کام کرنے والے کارکنوں کو مقررہ مدت کے اندر ادائیگی کو یقینی بنانے کی بھی ہدایت دی۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وکست بھارت-جے رام جی یوجنا کے تحت 318 قسم کے کاموں کو نامزد کیا گیا ہے۔ ان میں روزی روٹی سے متعلق اہم کام شامل ہیں۔ اس طرح کے کاموں کو ترجیح دی جانی چاہیے تاکہ اسکیم اپنے مقاصد کو حاصل کر سکے اور ایک ترقی یافتہ ہندوستان، ایک ترقی یافتہ اتر پردیش، ایک ترقی یافتہ ضلع اور ایک ترقی یافتہ گاؤں پنچایت کے عزم کو پورا کرنے میں موثر کردار ادا کرے۔

خواتین، معذور افراد اور ترجیحی زمرے کے دیگر اہل خاندان، جنہیں ابھی تک اسکیم کے فوائد نہیں ملے ہیں، ایک خصوصی مہم کے ذریعے ان کی شناخت کی جائے اور ان کی اہلیت کے مطابق اسکیم کے فوائد فراہم کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ گاؤں چوپالوں میں اسکیم کی اہلیت اور دیگر شرائط کے بارے میں تفصیلی معلومات دیتے ہوئے اہل افراد کی شناخت کرکے انہیں ملازمت فراہم کرنے کے موثر انتظامات کیے جائیں۔

نائب وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی ہے کہ وکست بھارت-جے رام جی اسکیم کی خواتین کارکنوں اور پردھان منتری آواس یوجنا-گرامین اور مکھیا منتری آواس یوجنا-گرامین کے استفادہ کنندگان کو لازمی طور پر سیلف ہیلپ گروپوں سے جوڑ دیا جائے، تاکہ انہیں معاش کے بہتر مواقع فراہم کرکے معاشی طور پر بااختیار بنایا جا سکے۔

لکھنؤ میں آر ای وی ایکسپو 2026 کا آغاز، کیشو پرساد موریہ نے کیا افتتاح

لکھنؤ: ورنداون گراؤنڈ میں جمعہ کو قابل تجدید توانائی اور الیکٹرک گاڑیوں کی نمائش آر ای وی ایکسپو 2026 کے تیسرے ایڈیشن کا آغاز ہوا۔ نمائش کا افتتاح اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ اور قانون ساز کونسل کے رکن رام چندر پردھان نے مشترکہ طور پر کیا۔ افتتاح کے بعد کیشو پرساد موریہ اور رام چندر پردھان نے مختلف اسٹالوں کا دورہ کیا اور شمسی توانائی، قابل تجدید توانائی اور الیکٹرک گاڑیوں کے شعبے میں تیار کی گئی ٹیکنالوجی، مصنوعات اور جدید حل کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔

مصطفیٰ مسجد کا نقشہ مانگنے سے قبل وزیر اعلیٰ خود دکھائیں اپنی سرکاری رہائش گاہ کا نقشہ

کانگریس صدر اجے رائے کا مطالبہ، نماز جمعہ کے بعد نمازیوں او متولی سے کی بات

لکھنؤ: 11 ستمبر (پی این ایس) سہارنپور کے بعد اب مرادآباد کی مسجد مصطفیٰ کو لے کر جاری تنازع مزید گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ مرادآباد ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ڈی اے) کے جاری کردہ نوٹس کے بعد سیاسی مداخلت بھی شروع ہوگئی ہے۔

... تمام 403 سیٹوں کے لیے اپنی تیاریوں کو مضبوط کر رہی ہے، اور اتحاد کے بارے میں حتمی فیصلہ مرکزی قیادت کرے گی۔

انڈر گریجویٹ طلبہ کے لئے انڈکشن پروگرام منعقد

علی گڑھ، 11 ستمبر (یو این آئی) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ کمپیوٹر سائنس نے رواں تعلیمی سیشن میں بی ایس سی کمپیوٹر سائنس اینڈ اپلیکیشنز میں داخلہ لینے والے نئے طلبہ کے لیے اورینٹیشن پروگرام منعقد کیا، جس کا مقصد طلبہ کو یونیورسٹی کے تعلیمی ماحول، پالیسیوں، طریقہ کار، ثقافت اور اقدار سے واقف کرانا اور اساتذہ و ساتھی طلبہ کے ساتھ باہمی رابطہ قائم کرنے میں مدد فراہم کرنا تھا۔

جھانسی میں ڈیری کنکلیو-سوارنیم دگدھامرت سمواد سمّیلن ورکشاپ منعقد

دیسی ترقی یافتہ مویشی، خوشحال سرمایہ کاری، محفوظ مستقبل اور خوشحال اتر پردیش کی قرار داد کو ایک عوامی تحریک بنانے کی کال: دھرم پال سنگھ

لکھنؤ: 11 ستمبر 2026 اتر پردیش میں ترقی یافتہ صحت مند مویشیوں کو فروغ دینے اور ریاست کی معیشت کو ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانے کے لیے، دودھ ترقیات کے محکمے کے ذریعے چلائے جانے والے نند بابا ...

گونڈا میں تاجر کے قتل پر یوگی کے وزیر کا اپنی ہی حکومت کے خلاف دھرنا، کہا-'ملزمان کا انکاؤنٹر کرو'

گونڈا میں تاجر ونود سہنی کے قتل پر یوگی حکومت کے وزیر سنجے نشاد نے کے جی ایم یو میں دھرنا دیا اور پولیس پر غفلت کا الزام لگاتے ہوئے ملزمان کی گرفتاری، انکاؤنٹر اور سخت کارروائی کا مطالبہ کیا

اتر پردیش کے گونڈا میں 45 سالہ برتن تاجر ونود کمار سہنی کے قتل کے معاملے نے سیاسی رنگ اختیار کر لیا ہے۔

رنگ بدلنے سے ایس پی کا چہرہ نہیں بدلے گا: پاٹھک

اعظم گڑھ، 11 ستمبر (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے علاقائی صدر کے والدہ کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کرنے اعظم گڑھ پہنچے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے کہا کہ رنگ بدل دینے سے چہرہ نہیں بدلے گا، ریاست کے عوام ایس پی کی غنڈہ گردی، خوشامد اور انارکی کی سیاست کو اچھی طرح پہچان چکے ہیں۔

بہرائچ میں سرکاری اراضی پر ناجائز قبضہ، گرجا انتظامیہ کا بلڈوزر، تین مکانات اور ایک دکان مسمار

بہرائچ: 11 ستمبر (پی این ایس) ضلع کی پیاگے پور تحصیل کے حضور پور تھانہ علاقے میں واقع دھنیارہ گاؤں میں انتظامیہ نے سخت رویہ اپنایا۔

پولیس انسپکٹر نے بی جے پی کے بوتھ صدر کا سر پھوڑا

گھر میں گھس کر بھائی اور بیوی کو بھی مارنے کا کیا دعویٰ

اے ایم یو کی مختلف اکائیوں کی جانب سے عالمی یوم انسدادِ خودکشی کے موقع پر متعدد پروگراموں کا انعقاد

علی گڑھ، 11 ستمبر (یو این آئی) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں عالمی یوم انسداد خودکشی کے موقع پر ...

پنچایت معاونین کا اکھلیش یادو سے مطالبات پر عمل در آمد کا وعدہ

لکھنؤ کے ایکو گارڈن میں 7 ستمبر سے 58,672 پنچایت معاونین کا غیر معینہ مدت کا دھرنا جاری، باقاعدہ تقرری اور اعزازیہ بڑھانے کا مطالبہ

لکھنؤ: سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو سے آج پنچایت معاونین کے ایک نمائندہ وفد نے ملاقات کی ... اتر پردیش کے تمام 75 اضلاع کے 58,672 پنچایت معاونین 7 ستمبر 2026 سے لکھنؤ کے ایکو گارڈن میں اپنے مطالبات کو لے کر غیر معینہ مدت کے دھرنے پر بیٹھے ہیں ...

آج کربلا دیانوت الدولہ میں مجلس

لکھنؤ: کاظمین روڈ پر حیدری مسجد کی نگرانی کرنے والے نواب عالم کی 40 ویں برسی کی مجلس بروز ہفتہ شام 7:30 بجے کربلا دیانوت الدولہ، کاظمین روڈ میں منعقد ہوگی۔ مجلس سے ...

اودھ نامہ

کمزور ہوتی مسلم قیادت

[illegible]

برکس اجلاس: ہندوستان سفارتی بارودی سرنگ کے دہانے پر

آشیش رے

فی الحال دنیا کی نظریں ہندوستان پر مرکوز ہیں۔ معروف بین الاقوامی رسالہ 'دی ڈپلومیٹ' نے 13-12 ستمبر کو نئی دہلی میں منعقد ہونے والے برکس سربراہی اجلاس کے حوالے سے یہ بات کہی۔ رسالہ نے لکھا ہے کہ "آج اس گروپ کی قیادت کرنا ایک سفارتی بارودی سرنگ پر قدم رکھنے جیسا ہے۔" بدقسمتی سے ایسے حالات نریندر مودی حکومت کی الجھی ہوئی خارجہ پالیسی اور ان کے کنٹرول سے باہر کے عالمی واقعات کا براہ راست نتیجہ ہیں۔ برکس کی ابتدا 2009 میں برک (برازیل، روس، ہندوستان اور چین) کے طور پر ہوئی تھی۔ 2010 میں جنوبی افریقہ اس سے جڑا اور 2011 میں اس نے اپنی مکمل میٹنگ میں حصہ لیا۔ 2024 میں ہندوستان کی دبے چھپے مخالفت کے باوجود مصر، ایتھوپیا، ایران، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کو مکمل رکن کے طور پر شامل کیا گیا، جبکہ انڈونیشیا 2025 میں شامل ہوا۔ اسی سال بیلاروس، بولیویا، قزاقستان، کیوبا، ملیشیا، نائجیریا، تھائی لینڈ، یوگنڈا، ازبکستان اور ویتنام کو شراکت دار ملک کا درجہ دیا گیا۔ آج کا یہ توسیع یافتہ 'برکس' عالمی جی ڈی پی کے 40 فیصد اور دنیا کی 49.5 فیصد آبادی کی نمائندگی کرتا ہے۔

جب تک وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کی قیادت میں ہندوستان نے سرد جنگ کے بعد اپنی غیر وابستہ اور 'ملٹی الائنمنٹ' کی پالیسی کو برقرار رکھا، دنیا میں ہندوستان کا ایک مضبوط اثر و رسوخ اور احترام تھا۔ یہ توازن اس وقت پوری طرح بکھر گیا جب نریندر مودی اچانک امریکہ کی گود میں جا بیٹھے اور ہندوستان کی روایتی خارجہ پالیسی کو الٹا کرتے ہوئے اسرائیل کے ساتھ جا ملے۔ یہ ایک ایسا ملک ہے جسے برکس کے دیگر تمام اراکین مکمل طور پر اچھوت سمجھتے ہیں۔ تمام اہم بین الاقوامی مسائل پر آج کا 'مودی مارکہ' ہندوستان دیگر برکس ممالک کی صف سے بالکل الگ تھلگ کھڑا نظر آتا ہے۔ اس کی سب سے خوفناک شکل فلسطین میں اسرائیل کے جنگی جرائم اور ایران پر اس کے اشتعال انگیز حملوں کے دوران دکھائی دی۔ کسی بھی بین الاقوامی پلیٹ فارم پر اسرائیل کی مذمت کرنے کے بجائے ہندوستان کھل کر اسرائیل کے خیمے میں کھڑا ہوا (یہاں تک کہ اسے ہتھیاروں کی فراہمی بھی کی گئی) جس نے ہندوستان کو برکس کے اندر ایک بے جوڑ اور الگ تھلگ ملک بنادیا۔

مئی میں ہندوستان کی صدارت میں ہوئی برکس وزرائے خارجہ کی میٹنگ کسی مشترکہ بیان کے بغیر ختم ہوگئی تھی، جسے ایک بڑی ناکامی سمجھا گیا۔ نئی دہلی کو شروع سے ہی یہ خوف ستا رہا تھا کہ کہیں مرکزی برکس سربراہی اجلاس کا انجام بھی ویسا ہی نہ ہو۔ ستمبر کے شروع میں کرغزستان میں منعقد شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) سربراہی اجلاس میں نریندر مودی کی موجودگی کو اسی مایوسی کے تناظر میں دیکھا جانا چاہیے۔ ایس سی او دراصل مکمل طور پر چین کا پلیٹ فارم ہے اور وہاں خود چل کر جانے کا مودی کا مقصد شاید چینی صدر شی جن پنگ کو دہلی برکس میں آنے کے لیے راضی کرنا تھا، اگرچہ چین نے اس معاملے میں آخری لمحوں تک ہندوستان کو انتظار میں رکھا۔ جن پنگ 2019 کے بعد ہندوستان نہیں آئے ہیں اور انہوں نے 2023 میں دہلی میں ہونے والے جی-20 اجلاس سے بھی دوری اختیار کی تھی۔

میزبان ہونے کے ناطے ہندوستان کی پوری کوشش یہی ہوگی کہ تمام رکن ممالک کے سربراہان موجود ہوں۔ لیکن سعودی عرب کے محمد بن سلمان کے آنے پر اب بھی شبہ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ اگست کے شروع میں ہی سعودی عرب نے پاکستان اور ترکی کے ساتھ ملٹ پیکٹ پر دستخط کیے ہیں، جو ناٹو کی طرز پر بنایا گیا ایک فوجی معاہدہ ہے اور جس کے مرکز میں ایران اور اسرائیل کے ساتھ ساتھ ہندوستان سے ممکنہ سیکورٹی خدشات کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

ایس سی او اجلاس کے اختتام پر جاری مشترکہ اعلامیہ میں رکن ممالک نے 'جمہوریہ اسلامی ایران پر فوجی حملوں کی مذمت کرنے والے ایس سی او کے سابقہ موقف' کو پوری مضبوطی سے دہرایا۔ مودی ان 10 لیڈران میں شامل تھے جنھوں نے اس دستاویز پر دستخط کیے۔ جبکہ اس سے پہلے نریندر مودی نے اور ان کی ہندوستانی وزارت خارجہ نے ایران کے خلاف فروری سے جاری امریکہ-اسرائیل کی کھلی جارحیت اور حملوں پر مذمت کا ایک لفظ تک نہ کہا تھا۔ یہی نہیں، مودی ایس سی او کے اس بیان کے بھی شراکت دار ہیں جس میں اقوام متحدہ کے چارٹر، بین الاقوامی قوانین اور عالمی تجارتی تنظیم کے قواعد کے خلاف جانے والے 'یکطرفہ پابندی والے اقدامات' یعنی ایران کے خلاف امریکی پابندی مہم 'آپریشن اکنامک آؤٹ کاسٹ' کی براہ راست مخالفت کی گئی تھی۔ اجلاس کے موقع پر مودی نے ایران کے صدر مسعود پزشکیان سے ملاقات کی۔ اسے ایران کی ناراضگی دور کرنے کی ایک مایوس کن کوشش سمجھا گیا۔ اس جنگ میں مودی حکومت نہ صرف کھل کر اسرائیل کے ساتھ کھڑی دکھائی دی، بلکہ اس نے امریکی دباؤ کے آگے گھٹنے ٹیکتے ہوئے ایران کی چابہار بندرگاہ سے متعلق اپنی ذمہ داریوں سے بھی قدم پیچھے کھینچ لیے، جہاں ہندوستان نے بھاری سرمایہ کاری کر رکھی تھی۔

ایران کے سرکاری بیان کے مطابق مودی نے پزشکیان سے کہا کہ "حالیہ مشکل دور میں بھی ہم نے ایران کے ساتھ اپنے تعاون اور بات چیت کو برقرار رکھنے کی پوری کوشش کی۔" یہ نام نہاد 'مشکل دور' کسی اور کا نہیں، بلکہ خود مودی کا ہی پیدا کیا ہوا تھا، جو ڈونالڈ ٹرمپ کے فرمانوں کے آگے سر تسلیم خم کیے رہے اور نیتن یاہو کی انتہا پسند حکومت سے اپنی نزدیکیاں کبھی چھپا نہیں سکے۔ ایران کی جانب سے بتایا گیا کہ مودی نے پزشکیان سے گفتگو میں کہا کہ "میں آپ کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ کچھ لوگ جنگ میں ہی اپنا مفاد دیکھتے ہیں۔" کیا اسے امریکہ اور اسرائیل کی ہلکی تنقید سمجھا جاسکتا ہے؟ جواب میں پزشکیان نے "نئی دہلی کے تعاون اور حمایت پر شکریہ ادا کیا۔" ہندوستان کی جانب سے کسی بھی طرح کے 'تعاون اور حمایت' کا یہ اشارہ تنازعہ کے آغاز سے اب تک اس کے اختیار کیے گئے موقف سے ایک بڑا یوٹرن تھا۔

مودی واقعی امریکہ-اسرائیل کے اثر و رسوخ کے دائرے سے باہر نکل رہے ہیں یا نہیں، اس کی جانچ کی اصل کسوٹی برکس اجلاس کے بعد ہندوستان کا حقیقی رویہ ہی ہوگا۔ تبھی معلوم ہوگا کہ مودی ایس سی او میں چین اور ایران کو صرف اس لیے ساتھ ملانے گئے تھے تاکہ دہلی کا برکس اجلاس کسی بڑے سفارتی جھٹکے سے بچ جائے۔ چین کے سرکاری اخبار 'گلوبل ٹائمز' نے لکھا ہے کہ "جیسے ہی دہلی برکس کے دور میں قدم رکھے گی، پوری دنیا کی نظر اس بات پر ہوگی کہ اس میٹنگ سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔" روسی صدر کے دفتر کریملن کے ترجمان دمتری پیسکوف نے میڈیا سے کہا کہ "ہمیں پورا بھروسہ ہے کہ یہ سربراہی اجلاس کامیاب رہے گا۔" یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ روس ایک بار پھر ہندوستان کی کشتی پار لگانے کی کوشش کرے گا، جیسا کہ اس نے 2023 کے دہلی جی-20 میں کیا تھا تاکہ یوکرین جنگ کا ہلکا پھلکا ذکر کرکے کسی طرح ایک متفقہ مشترکہ بیان پر مہر لگوائی جاسکے۔

جنوبی افریقہ کے صدر سیرل رامافوسا نے اجلاس میں آنے کی تصدیق کر دی ہے، جبکہ ان کا ملک غزہ میں اسرائیل کے جنگی جرائم اور نسل کشی کے خلاف دنیا میں سب سے زیادہ آواز بلند کرنے والوں میں رہا ہے۔ دہلی میں جنوبی افریقہ کے ہائی کمشنر انیل سوکلال نے دعویٰ کیا ہے کہ "ہندوستان کئی محاذوں پر ایک کامیاب سربراہی اجلاس منعقد کرنے جا رہا ہے۔" جہاں تک برازیل کا سوال ہے، وہ نیتن یاہو کے جنگی جرائم کے خلاف مضبوطی سے جنوبی افریقہ کے ساتھ کھڑا رہا ہے اور اس نے بین الاقوامی عدالت انصاف (آئی سی جے) میں اسرائیل کے خلاف جنوبی افریقہ کے نسل کشی کے مقدمے کی کھل کر حمایت کی ہے۔ برازیل اور جنوبی افریقہ دونوں ہی مودی حکومت کی اکثریت پسند پالیسیوں اور جمہوری اداروں کی قدر گھٹانے کو لے کر بے چین رہے ہیں، پھر بھی وہ مغربی ایشیا پر ایک عام اتفاق رائے قائم کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔

ہندوستانی خارجہ سروس کے حلقوں کا بھی یہی ماننا ہے کہ روس-یوکرین تنازعہ اور مغربی ایشیا کی بھیانک جنگ کو دیکھتے ہوئے یہ اجلاس ہندوستان کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔ مودی اس جوئے پر داؤ لگا رہے ہیں کہ برکس اجلاس سے ٹرمپ ناراض نہ ہوں، جو پہلے بھی اس گروپ کے بکھر جانے پر سب سے زیادہ خوش ہوں گے۔ سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کی موجودگی کے باعث برکس کا مشترکہ بیان ایس سی او جتنا تیکھا ایران نواز نہیں ہو سکتا، پھر بھی اس دستاویز میں مغربی ایشیا کے حالات کو نظر انداز کرنا ہندوستان کے لیے ممکن نہیں ہوگا۔ وزارت خارجہ نے اس اجلاس کے لیے 'بلڈنگ ریزیلینس اینڈ انوویشن فار کوآپریشن اینڈ سسٹین ایبلٹی' کا جو جملہ اچھالا ہے، وہ مختصر نام گھڑنے کی مودی حکومت کی پرانی بیماری کا ہی حصہ ہے۔ لیکن موجودہ حالات میں یہ ان مشکل مسائل سے توجہ ہٹانے کی محض کوشش لگ رہی ہے جو اس سربراہی اجلاس کو ناکام بنا سکتے ہیں۔

☆☆☆

بھاگوت کے بیانیے اور ایجنڈے میں تضاد

ڈاکٹر سید تابش امام

آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت نے گزشتہ دنوں اپنے دورہ امریکہ کے دوران مسلمانوں کے حوالے سے جو نسبتاً نرم اور حقیقت پسندانہ لہجہ اختیار کیا، وہ بظاہر ایک مثبت تبدیلی کا اشارہ محسوس ہوتا ہے۔ تاہم اگر اس بیان کو آر ایس ایس کے دیرینہ نظریاتی موقف اور گزشتہ چند برسوں کے سیاسی و سماجی حالات کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ بیانیہ حقیقت پسندانہ کم اور مصلحت پسندانہ زیادہ دکھائی دیتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کے بارے میں بھاگوت کی سوچ واقعی تبدیل ہوئی ہے تو پھر آر ایس ایس کے نظریاتی دائرے میں سرگرم تنظیموں اور ملک کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کے خلاف اختیار کیے جانے والے رویوں میں اس تبدیلی کی جھلک کیوں دکھائی نہیں دیتی؟ یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں کہ آر ایس ایس کی تشکیل اور اس کے نظریاتی سفر پر ہندو قوم پرستی کا گہرا اثر رہا ہے۔ اس نظریے کے تحت ہندوستان کی تہذیبی شناخت کو ایک مخصوص اکثریتی تصور سے جوڑنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ وقت کے ساتھ اس نظریے کو قوم پرستی، ثقافتی احیا اور قومی یکجہتی جیسے تصورات کے ساتھ جوڑ کر پیش کیا گیا، لیکن اس کے ناقدین کا ہمیشہ یہ اعتراض رہا ہے کہ اس تصور میں ہندوستان کی کثیر مذہبی، کثیر لسانی اور کثیر ثقافتی حقیقت کے لیے مطلوبہ وسعت موجود نہیں ہے۔

آر ایس ایس کے زیر اثر یا اس سے نظریاتی قربت رکھنے والی متعدد تنظیمیں ملک کے مختلف حصوں میں سرگرم ہیں۔ ان میں سے بعض تنظیموں پر مسلم مخالف بیان بازی اور سرگرمیوں کے الزامات بھی عائد ہوتے رہے ہیں۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران ملک کے مختلف حصوں سے مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز تقاریر، مذہبی مقامات سے متعلق تنازعات، مساجد و مدارس پر سوالات، معاشی بائیکاٹ کی اپیلوں اور مسلمانوں کی املاک کے خلاف کارروائیوں کی خبریں سامنے آتی رہی ہیں۔ ایسے ماحول میں آر ایس ایس سربراہ کا مسلمانوں کے بارے میں نسبتاً مفاہمت آمیز بیان یقیناً توجہ کا مرکز بنتا ہے، مگر محض بیانات سے نظریاتی تبدیلی ثابت نہیں ہوتی؛ اس کے لیے زمینی سطح پر عملی تبدیلی بھی نمایاں ہونا ضروری ہے۔ بھاگوت کے حالیہ بیانیے کو اسی پس منظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر وہ واقعی یہ سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کی ترقی اور قومی یکجہتی کے لیے مسلمانوں کو ساتھ لے کر چلنا ناگزیر ہے تو یہ ایک خوش آئند احساس ہے۔ لیکن پھر یہ سوال بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ اس سوچ کا اطلاق ان تمام حلقوں پر کیوں نہیں ہوتا جو اکثریتی جذبات کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کرتے ہیں؟ کیا آر ایس ایس اور اس سے نظریاتی وابستگی رکھنے والی تنظیمیں مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلانے والی زبان اور طرز عمل سے واضح طور پر لاتعلقی اختیار کرنے کے لیے تیار ہیں؟

مرکز میں اقتدار کی تبدیلی کے بعد ملک کے مختلف حصوں میں مذہبی شناخت سے متعلق تنازعات میں جو اضافہ محسوس کیا گیا، اس نے ہندوستان کے سیکولر اور جمہوری کردار کے بارے میں سنجیدہ سوالات کھڑے کیے ہیں۔ بعض ریاستوں میں مذہبی مقامات، حجاب، حلال، لاؤڈ اسپیکر، بین مذہبی شادیوں اور مسلمانوں کی آبادی یا املاک سے متعلق معاملات سیاسی مباحث کا حصہ بنتے رہے ہیں۔ بعض مواقع پر ریاستی انتظامیہ کی کارروائیوں کو بھی مسلم مخالف زاویے سے دیکھا گیا۔ ایسے میں حکومتوں اور حکمراں جماعتوں کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے کہ وہ قانون کے نفاذ میں مذہب، ذات یا برادری کی بنیاد پر کسی امتیاز کا تاثر پیدا نہ ہونے دیں۔

حالیہ واقعات اس تشویش کو مزید تقویت دیتے ہیں۔ سہارنپور میں قدیم مسجد کی مسماری ہو یا آسام میں مسلمانوں کے مکانات کے خلاف انہدامی کارروائی، اگر انتظامی فیصلے قانونی ضابطوں کے تحت کیے گئے ہوں تب بھی ان کی شفافیت، یکساں معیار اور متاثرہ شہریوں کے حقوق کا تحفظ بنیادی سوال بن جاتا ہے۔ آسام میں سرکاری زمین پر تعمیرات اور زمین کے استعمال سے متعلق ضابطوں کی خلاف ورزی کے نام پر متعدد مکانات منہدم کیے جانے کے واقعات پر بھی یہ سوال اٹھا کہ کیا قانون کا اطلاق سب پر یکساں طور پر ہوا؟ اسی طرح سہارنپور کے معاملے میں بھی مذہبی مقام سے متعلق انتظامی کارروائی نے اقلیتی برادری میں پیدا ہونے والے عدم تحفظ کے احساس کو نظر انداز کرنا مشکل بنا دیا ہے۔ جمہوریت میں کسی بھی حکومت یا انتظامیہ کو قانون کی خلاف ورزی کے خلاف کارروائی کا حق حاصل ہے، لیکن قانون کی حکمرانی کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ قانون سب کے لیے یکساں ہو۔ اگر ایک ہی نوعیت کی خلاف ورزی پر مختلف طبقات کے لیے مختلف پیمانے اختیار کیے جائیں تو کارروائی قانونی ہونے کے باوجود اس کی غیر جانب داری پر سوال اٹھنا فطری ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں موہن بھاگوت کے بیانیے اور زمینی صورت حال کے درمیان تضاد نمایاں ہوتا ہے۔

آر ایس ایس سربراہ اگر امریکہ میں یہ پیغام دے رہے ہیں کہ ہندوستانی مسلمانوں کو ملک کے قومی دھارے کا حصہ سمجھنا چاہیے، ان کے ساتھ مل کر ملک کی تعمیر کرنی چاہیے اور انہیں شک کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیے تو ہندوستان کے اندر بھی اسی پیغام کی عملی ترجمانی ہونی چاہیے۔ بیرون ملک دیا گیا مفاہمت کا پیغام اسی وقت قابل اعتبار ہوگا جب ملک کے اندر بھی مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز مہمات، اشتعال انگیز بیان بازی اور امتیازی رویوں کے خلاف واضح موقف سامنے آئے۔ محض ایک مثبت بیان اس وقت تک پائیدار اعتماد پیدا نہیں کرسکتا جب تک اس کے اثرات زمینی سطح پر بھی محسوس نہ ہوں۔

یہاں ایک اور پہلو بھی اہم ہے۔ امریکہ جیسے ملک میں ہندوستان کی شبیہ، جمہوری اقدار اور اقلیتوں کے حقوق سے متعلق سوالات عالمی سطح پر زیر بحث رہتے ہیں۔ ہندوستان کی اقتصادی ترقی، عالمی سفارت کاری اور بین الاقوامی اثر و رسوخ کے لیے یہ ضروری ہے کہ ملک کو ایک ایسے جمہوری معاشرے کے طور پر دیکھا جائے جہاں مختلف مذاہب اور ثقافتوں کے ماننے والوں کو برابر کے شہری حقوق حاصل ہوں۔ ایسے ماحول میں مسلمانوں کے بارے میں نرم اور متوازن زبان اختیار کرنا یقیناً سفارتی اور سیاسی اعتبار سے بھی اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن ہندوستانی مسلمان یہ دیکھنا چاہیں گے کہ یہ بیان محض عالمی سامعین کے لیے ہے یا واقعی اندرون ملک پالیسی اور رویوں میں بھی اس کا عکس نظر آئے گا۔

ہندوستان کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اس ملک کی طاقت اس کی مذہبی اور ثقافتی گونا گونی میں رہی ہے۔ یہاں ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی، بدھ، جین اور دیگر مذاہب کے ماننے والے صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ رہتے آئے ہیں۔ ہندوستان کی آزادی کی تحریک میں بھی مختلف مذہبی برادریوں نے مشترکہ طور پر حصہ لیا۔ آئین نے اسی مشترکہ ورثے کو شہری مساوات، مذہبی آزادی اور انصاف کے اصولوں کے ذریعے تحفظ فراہم کیا ہے۔ اس لیے کسی بھی نظریے یا سیاسی منصوبے کو آئینی اقدار سے بالاتر نہیں رکھا جاسکتا۔

موہن بھاگوت کے لیے یہ ایک موقع بھی ہے اور امتحان بھی۔ اگر ان کا موجودہ بیانیہ محض سیاسی مصلحت نہیں بلکہ واقعی فکری تبدیلی کا نتیجہ ہے تو انہیں اس تبدیلی کو اپنے وسیع تر نظریاتی حلقے میں بھی موثر بنانا ہوگا۔ مسلم مخالف نفرت انگیز بیان دینے والوں کے خلاف واضح موقف، مذہبی مقامات کے تنازعات میں قانون اور آئین کی بالادستی، املاک کے انہدام میں یکساں معیار اور مسلمانوں کے خلاف پیدا کیے جانے والے خوف کے ماحول پر سنجیدہ مداخلت ہی وہ اقدامات ہیں جن سے ان کے بیانیے کی صداقت پرکھی جاسکتی ہے۔ فکری تبدیلی کا اصل ثبوت بھی یہی ہوگا کہ وہ محض تقریروں تک محدود نہ رہے بلکہ اس کے نتیجے میں رویوں اور ترجیحات میں بھی نمایاں تبدیلی آئے۔ صرف یہ کہنا کافی نہیں کہ مسلمان بھی ہندوستان کے برابر کے شہری ہیں۔ اس تصور کو سیاسی، سماجی اور انتظامی سطح پر محسوس بھی ہونا چاہیے۔ اگر ایک طرف مسلمانوں کو ملک کا برابر کا حصہ دار قرار دیا جائے اور دوسری طرف انہیں مسلسل شک، خوف اور سیاسی بیان بازی کا موضوع بنایا جاتا رہے تو یہ تضاد خود اس بیانیے کی ساکھ کو کمزور کرے گا۔ مساوی شہریت کا تصور صرف الفاظ کا محتاج نہیں؛ اس کی بنیاد مساوی مواقع، یکساں قانونی تحفظ اور بلاامتیاز انصاف پر قائم ہوتی ہے۔

اصل مسئلہ کسی ایک بیان یا کسی ایک شخصیت کا نہیں بلکہ اس نظریاتی ماحول کا ہے جس میں مذہبی شناخت کو سیاسی مفاد کے لیے استعمال کرنے کا رجحان مضبوط ہوا ہے۔ مضبوط، پرامن اور ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے لیے لازم ہے کہ نفرت کی سیاست کے بجائے اعتماد کی سیاست کو فروغ دیا جائے۔ ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کرنا ضروری ہے کہ مسلمانوں کو رعایت نہیں، مساوی شہری حقوق درکار ہیں؛ ہمدردی نہیں، آئینی تحفظ چاہیے؛ اور محض بیانات نہیں، عملی انصاف چاہیے۔ اسی اصول پر ملک کے ہر شہری کو بلاامتیاز اپنی شناخت، عقیدے اور آزادی کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق حاصل ہونا چاہیے۔ موہن بھاگوت کا تازہ بیانیہ اسی لیے اہم ہے کہ وہ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ہندوستانی مسلمانوں کے درمیان عدم تحفظ اور سیاسی بے اعتمادی کے احساس پر مسلسل بحث ہو رہی ہے۔ ایسے ماحول میں آر ایس ایس جیسی بااثر تنظیم کے سربراہ کی جانب سے مسلمانوں کے حوالے سے اختیار کیا جانے والا لہجہ یقیناً اہمیت رکھتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ بیانیہ ہندوستان واپس آنے کے بعد کس حد تک عملی سیاست اور سماجی رویوں میں تبدیل ہوتا ہے۔

اگر یہ تبدیلی واقعی دل سے ہے تو اس کے اثرات سب سے پہلے ان لوگوں پر نظر آنے چاہئیں جو آر ایس ایس اور اس کے وسیع نظریاتی حلقے سے وابستہ ہیں۔ نفرت انگیز مہمات اور مسلم مخالف بیان بازی کے خلاف واضح اور دو ٹوک موقف اس تبدیلی کا پہلا ثبوت ہو سکتا ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہوتا تو یہ سوال برقرار رہے گا کہ بھاگوت کا نیا بیانیہ نظریاتی تبدیلی کا اعلان ہے یا بدلتے ہوئے عالمی ماحول میں اختیار کی گئی ایک مصلحت پسندانہ زبان۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو الفاظ سے زیادہ عمل پر یقین ہوگا۔ کیونکہ جمہوریت میں کسی تنظیم یا رہنما کی نیت کا سب سے معتبر پیمانہ اس کے الفاظ نہیں، بلکہ ان الفاظ کے بعد اٹھائے جانے والے عملی قدم ہوتے ہیں۔ بھاگوت کے موجودہ بیانیے کی اصل آزمائش بھی یہی ہے کہ کیا یہ الفاظ ہندوستان کے سماجی اور سیاسی ماحول میں اعتماد، مساوات اور آئینی انصاف کی صورت میں تبدیل ہوتے ہیں یا محض ایک خوش نما بیان بن کر رہ جاتے ہیں۔ ☆☆☆

سہارنپور مسجد کی شہادت: قانون، آئین اور انصاف سے کھلواڑ

سید شاہ واصف حسن واعظی

موجودہ دور میں عبادت گاہوں سے متعلق تنازعات اور ان کے نتیجے میں پیدا ہونے والے حالات کو اگر تاریخ کے آئینے میں دیکھا جائے تو بابری مسجد کا معاملہ ایک اہم سنگ میل کے طور پر سامنے آتا ہے۔ بابری مسجد کے تنازعے کے دوران وہاں مورتیاں رکھے جانے، لوگوں کو بڑی تعداد میں جمع کرنے، رتھ یاترا اور مذہبی جذبات کے سیاسی استعمال نے ملک میں ہندو مسلم تقسیم اور پولرائزیشن کو گہرا کیا۔ آستھا کے نام پر عوام کو جوڑنے کی یہ سیاست سیاسی فائدے کا ذریعہ بھی بنتی گئی اور بالآخر تنازعہ اس حد تک بڑھا کہ ایودھیا میں ہزاروں افراد جمع ہونے لگے۔

اسی پس منظر میں پارلیمنٹ نے عبادت گاہوں کے تحفظ کا قانون، 1991ء منظور کیا۔ اس قانون کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ 15 اگست 1947ء کو جو مذہبی مقامات جس حیثیت میں تھے، ان کی مذہبی شناخت کو قانونی عمل کے بغیر تبدیل کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ بابری مسجد کے معاملے کو، جو اس وقت عدالت میں زیر سماعت تھا، اس قانون کے دائرے سے الگ رکھا گیا۔ قانون سازی کا بنیادی مقصد یہی تھا کہ ملک میں مذہبی مقامات کے تنازعات کو ایک کے بعد دوسرے مقام تک پھیلنے سے روکا جائے اور مذہبی بنیادوں پر پیدا ہونے والی تقسیم کے راستے کو مسدود کیا جائے۔

لیکن 6 دسمبر 1992ء کو بابری مسجد کا انہدام ملک کی تاریخ کا ایک سیاہ واقعہ بن گیا۔ معاملہ عدالت میں زیر سماعت رہا اور بالآخر 2019ء میں سپریم کورٹ کی پانچ رکنی آئینی بنچ نے ایودھیا تنازعے پر اپنا فیصلہ سنایا۔ اس فیصلے کو غور سے پڑھنے پر یہ بات سامنے آتی ہے کہ عدالت نے بابری مسجد کے مقام پر 1949ء میں مورتیاں رکھے جانے کے عمل کو غیر قانونی قرار دیا، جبکہ 6 دسمبر 1992ء کے انہدام کو بھی قانون کی حکمرانی کے منافی سنگین واقعہ قرار دیا۔ عدالت نے اس دعوے کے حوالے سے بھی تاریخی شواہد کی حد تک واضح نہیں کہا کہ کیا مسلم دور میں کسی مندر کو توڑ کر مسجد تعمیر کی گئی تھی۔

ایودھیا کے فیصلے میں سپریم کورٹ نے عبادت گاہوں کے تحفظ کے قانون، 1991ء کی اہمیت پر بھی تفصیلی روشنی ڈالی۔ عدالت نے اس قانون کو آئین کے سیکولر کردار، مذہبی آزادی اور ماضی کی مذہبی شناختوں کو دوبارہ تنازعہ کا موضوع بنانے سے روکنے کے اصول سے جوڑا۔ اس قانون کا مقصد یہی ہے کہ 1947ء کے بعد عبادت گاہوں کی حیثیت کو مسلسل نئے تنازعات کے ذریعے تبدیل کرنے کا سلسلہ شروع نہ ہو۔ اس اعتبار سے یہ قانون محض ایک عام قانونی ضابطہ نہیں بلکہ ملک میں مذہبی ہم آہنگی اور آئینی سیکولرازم کے تحفظ کی ایک اہم قانونی کوشش ہے۔

یہی پس منظر سہارنپور ڈسٹرکٹ میں واقع قدیم مسجد کے انہدام کے معاملے کو بھی غیر معمولی اہمیت دیتا ہے۔ کسی مذہبی مقام کی زمین یا ملکیت سے متعلق قانونی تنازعہ اپنی جگہ ہو سکتا ہے، لیکن کسی عبادت گاہ کو منہدم کرنے سے قبل اس کے تاریخی ریکارڈ، مذہبی استعمال، ملکیت سے متعلق دستاویزات اور متعلقہ قوانین کا مکمل اور غیر جانب دارانہ جائزہ لینا ریاستی اداروں کی ذمہ داری ہے۔ اس لیے سہارنپور کا معاملہ صرف ایک مسجد کے انہدام کا معاملہ نہیں بلکہ قانون کی حکمرانی، آئینی ضمانتوں اور ریاستی اداروں کی غیر جانب داری کا امتحان بھی ہے۔ سب سے اہم سوال یہ ہے کہ اگر پارلیمنٹ نے عبادت گاہوں کے تحفظ کے لیے قانون بنایا ہے تو انتظامیہ کو اس قانون کی روح اور تقاضوں کو نظر انداز کرنے کا اختیار کہاں سے حاصل ہوتا ہے؟ پارلیمنٹ ملک کا قانون ساز ادارہ ہے اور اس کے منظور کردہ قوانین انتظامیہ سمیت تمام ریاستی اداروں کے لیے قابل احترام ہوتے ہیں۔ اگر کسی قانون کی حیثیت اس وقت تک تسلیم کی جائے جب تک وہ کسی خاص فریق کے مفاد میں ہو اور دوسرے وقت اس کی روح ہی کو بے اثر کر دیا جائے تو اس سے قانون سازی اور جمہوری نظام دونوں کی معنویت متاثر ہوتی ہے۔ سہارنپور مسجد کے معاملے میں زمین اور مسجد کے ریکارڈ سے متعلق دستاویزات بھی اہم ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ مسجد وقف بورڈ میں درج ہے اور اس کا اندراج نمبر 451 ہے۔ یہاں ایک اور بنیادی سوال بھی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تجاوز یا غیر قانونی قبضہ کسی کارروائی کا معیار ہے تو کیا یہی معیار ہر مذہب، ہر طبقے اور ہر مذہبی تعمیر کے لیے یکساں طور پر نافذ کیا جا رہا ہے؟ سرکاری زمینوں، سڑکوں اور عوامی مقامات پر برسوں سے موجود مختلف مذہبی تعمیرات کے بارے میں کیا انتظامیہ اسی رفتار اور اسی سختی سے کارروائی کرتی ہے؟ اگر معیار یکساں نہیں تو کسی مخصوص مذہبی مقام کے خلاف اختیار کیے گئے طرز عمل سے انصاف اور ریاستی غیر جانب داری پر سوال اٹھنا فطری ہے۔ آج غور کرنے کی بات یہی ہے کہ اگر مختلف مقامات پر عبادت گاہوں سے متعلق کارروائیاں سرکاری افسران کے ذریعے ہو رہی ہیں اور ریاستی حکومت کی جانب سے موثر نگرانی یا کارروائی نظر نہیں آتی تو اس کے آئینی اثرات کیا ہوں گے؟ کسی افسر کی جانب سے ذاتی پسند، سیاسی دباؤ یا کسی خاص طبقے کو خوش کرنے کے لیے ایسا قدم اٹھانا آئینی اصولوں سے مطابقت نہیں رکھتا۔ حکومت اور انتظامیہ کا کام کسی ایک مذہب یا طبقے کے مفاد میں کھڑا ہونا نہیں بلکہ قانون کو سب کے لیے یکساں طور پر نافذ کرنا ہے۔

آئین ہر شہری کو مساوات، مذہبی آزادی اور قانون کے یکساں تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ ہر مذہب اور مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے شہریوں کو اپنے مذہب پر قائم رہنے، اس پر عمل کرنے اور قانون کے دائرے میں اس کی تبلیغ و اشاعت کی آزادی حاصل ہے۔ یہ اصول کسی ایک حکومت یا کسی ایک جماعت کی عطا نہیں بلکہ آئینی ضمانت ہے۔ اس لیے اگر کسی کارروائی سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ کسی مخصوص مذہبی طبقے کے ساتھ مختلف رویہ اختیار کیا جا رہا ہے تو اسے دور کرنا بھی ریاست کی ذمہ داری ہے۔

مسلمانوں کے ساتھ تعصب یا انتقام کا الزام ایک سنگین الزام ہے، لیکن ایسی صورت حال پیدا نہ ہونے دینا بھی حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ اگر عبادت گاہوں سے متعلق تنازعات کو انتظامی طاقت کے ذریعے حل کرنے کی روش اختیار کی جائے تو اس سے نہ صرف مذہبی آزادی بلکہ قانون کی بالادستی پر بھی سوال اٹھتے ہیں۔ اگر سہارنپور مسجد کے انہدام کے خلاف عدالت سے رجوع کیا جاتا ہے اور عدالت کوئی فیصلہ صادر کرتی ہے تو پھر یہ سوال بھی اہم ہوگا کہ انتظامیہ اس فیصلے کو پوری دیانت داری کے ساتھ نافذ کرے گی یا نہیں۔ قانون کی بالادستی کا تقاضا یہی ہے کہ انتظامیہ پارلیمنٹ کے قانون اور عدالت کے فیصلے، دونوں کا احترام کرے۔ قانون کو سہولت اور سیاسی ضرورت کے مطابق قبول یا مسترد کرنا قانون کی حکمرانی نہیں بلکہ اختیار کی من مانی ہوگی۔

کسی عبادت گاہ کو منہدم کرنا کسی تنازعے کا قانونی حل نہیں ہوسکتا۔ اگر زمین یا ملکیت کا تنازعہ ہے تو عدالت فیصلہ کرے۔ اگر تجاوز کا الزام ہے تو قانونی طریقہ کار اختیار کیا جائے۔ اگر ریکارڈ میں اختلاف ہے تو تمام دستاویزات کی غیر جانب دارانہ جانچ ہو اور اگر کسی ادارے کی کارروائی قانون کے خلاف ثابت ہو تو ذمہ داری بھی طے کی جائے۔ یہی آئینی راستہ ہے۔

اگر کسی کارروائی کے پیچھے سیاسی پولرائزیشن کا تاثر پیدا ہو تو معاملہ مزید سنگین ہو جاتا ہے۔ مذہبی مقامات کو سیاسی تقسیم کا ذریعہ بنانا سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ملک کے ذمہ دار اور بااثر افراد بڑے پلیٹ فارموں سے ان حقائق کو واضح طور پر بیان کریں۔ بیرونی دنیا کے سامنے ہندوستان کی جمہوری اور سیکولر شناخت کا ذکر اپنی جگہ اہم ہے، لیکن اصل ضرورت یہ ہے کہ یہی اصول ملک کے اندر بھی عملی طور پر نظر آئیں۔ عالمی سطح پر کسی ملک کی عزت صرف بیانات سے نہیں بلکہ اس کے اپنے شہریوں کے حقوق، مذہبی آزادی، قانون کی حکمرانی اور اقلیتوں کے تحفظ سے قائم ہوتی ہے۔ ایسے واقعات کا اثر ملک کی سرحدوں تک محدود نہیں رہتا۔ ہندوستان دنیا کی ایک بڑی جمہوریت اور مختلف مذاہب و تہذیبوں کا ملک ہے۔ جب کسی مذہبی مقام کے انہدام کی خبریں عالمی سطح پر پہنچتی ہیں تو ہندوستان کی جمہوری شبیہ اور مذہبی آزادی کے حوالے سے سوالات اٹھنا فطری ہے۔ اس لیے حساس مذہبی معاملات میں حکومت اور انتظامیہ کا طرز عمل صرف مقامی امن و امان ہی نہیں بلکہ ملک کی عالمی ساکھ کے اعتبار سے بھی غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔

سہارنپور کا معاملہ اسی لیے ایک مسجد سے کہیں بڑا سوال سامنے لاتا ہے: کیا ملک میں قانون واقعی سب کے لیے برابر ہے؟ اگر قانون سب کے لیے برابر ہے تو اس کا اطلاق مذہبی شناخت، سیاسی طاقت اور اکثریت یا اقلیت کی بنیاد پر مختلف نہیں ہوسکتا۔ اگر امن قائم کرنا ہے تو انصاف قائم کرنا ہوگا، اور اگر انصاف قائم کرنا ہے تو آئین اور قانون کو سب سے بالاتر رکھنا ہوگا۔ سہارنپور آج اسی بنیادی سوال کے سامنے کھڑا ہے کہ اس ملک میں آخری فیصلہ طاقت کرے گی یا آئین؟

9235555776

مضمون و مراسلہ نگار کی آرا سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

پیکرِ علم و اخلاق، مولانا سید محمد سیادت فہمیؔ امروہوی

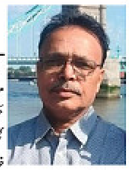

سراج نقوی

'نہج البلاغہ' کے کلمات قصار میں مولائے کائنات علی ابن ابی طالب کا حکمت و دانش سے بھرپور یہ قول بھی شامل ہے کہ "علم سب سے برتر خاندانی شرافت ہے اور اخلاق سب سے بہتر قرابت ہے۔"

آپ کا یہ قول اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام میں علم اور اخلاق کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ ظاہر ہے اگر قرآن کریم کی پہلی وحی میں ہی "اقرأ" کہہ کر علم کی اہمیت جتائی گئی ہو اور جس دین کے پیغمبر محمد مصطفیٰ ﷺ کو "صاحب خلق عظیم" کہا گیا ہو اس دین کو اور اس کے علماء کو ان دو صفات یعنی علم اور اخلاق سے الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ علم کی اصل کیا ہے اور اخلاق کا اسلامی پیمانہ کیا ہے۔ علم کی تعریف میں شیخ سعدی شیرازی 'گلستان' میں فرماتے ہیں "علم از بہر دین پروردن است" یعنی علم دین کی پرورش اور خدمت کے لیے ہے۔" یعنی ایک عالم خصوصاً عالم دین پر واجب ہے کہ وہ اپنی علمی صلاحیتوں اور کاوشوں کا محور و مقصد خدمت دین کو بنائے کہ یہی خوشنودی خدا کے حصول کا بہترین راستہ ہے۔ یہی سوال کہ جو علم کے تعلق سے اٹھایا گیا دین کے تعلق سے بھی دعوت فکر دیتا ہے کہ دین کی اصل کیا ہے۔ رسول اسلام نے فرمایا کہ "دین خیر خواہی کرنے کا نام ہے۔" اس تعلق سے مولائے کائنات علی ابن ابی طالب فرماتے ہیں کہ "دین کا حاصل مروت اور اخلاق ہے۔" امام جعفر صادق نے بھی دین کے تعلق سے اسی طرح کا نظریہ پیش کیا ہے۔ آپ استفہامیہ لہجے میں فرماتے ہیں کہ "کیا دین محبت کے سوا اور کچھ ہے؟" علم اور دین سے متعلق مذکورہ آراء کی روشنی میں ایک بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایک عالم دین کو دین کی ترویج اور تبلیغ کے لیے اسی طرح کے علم، اخلاق و محبت کا حامل ہونا چاہیے کہ جس کی مختصر وضاحت مذکورہ بالا سطور میں کی گئی ہے۔

مولانا ڈاکٹر سید محمد سیادت فہمیؔ امروہوی (جن کا گزشتہ 31 اگست کو مختصر علالت کے بعد 84 سال کی عمر میں انتقال ہو گیا) ایسی ہی شخصیت کے مالک تھے کہ جنھوں نے اخلاق و محبت کی پاسداری کے ساتھ اپنے علم و عمل سے نہ صرف شہر امروہہ کے عوام بلکہ برصغیر کے بھی مختلف علمی، دینی اور مذہبی حلقوں میں اپنی الگ شناخت قائم کی اور علم کے وہ چراغ روشن کیے جو صاحبانِ دانش کے اذہان کو تا دیر منور کرتے رہیں گے۔ اس علم اور اخلاق و اخلاص نے ہی ان کی شخصیت کو اس خاندانی شرافت کا بھی حقیقی وارث بنایا کہ جس کے سبب ان کے خانوادے کو کئی نسلوں سے دین اور علم کی خدمت کے حوالے سے نہایت عزت و احترام کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔ اس خانوادے کو امروہہ جیسی علم و ادب کی بستی میں وسعت علم، حسن اخلاق اور عمل صالح کے سبب جو بلند مقام حاصل ہے اس کی کوئی دوسری نظیر ملنا دشوار ہے۔ اسے یہ فخر بھی حاصل ہے کہ اس میں ایسے علماء پیدا ہوئے کہ جو صاحب طرز ادیب اور بلند پایہ شاعر بھی ہوئے۔ مولانا موصوف کے قلم نے بھی دونوں ہی میدانوں میں اپنی اس افتاد طبع کے جوہر دکھائے۔ میر انیس کو اس پر ناز تھا کہ "پانچویں پشت ہے شبیر کی مداحی میں" لیکن مولانا ڈاکٹر محمد سیادت نقوی کی سات نسلوں کو یہ فخر حاصل ہے کہ انھوں نے امروہہ جیسی علماء کی بستی میں نہ صرف امام جمعہ و جماعت کے فرائض انجام دیے اور اب بھی دے رہی ہیں، بلکہ علم و ادب کے میدان میں بھی سرگرم عمل ہیں اور ان کی قلمی خدمات کا زمانہ معترف ہے۔

ڈاکٹر سید محمد سیادت فہمیؔ نے اپنے خانوادے میں نسل در نسل جاری خدمت دین و ادب کی اس روایت کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ اپنے قلمی جہاد سے اسے آگے بڑھاتے ہوئے اس میں ایک نئے باب کا اضافہ بھی کیا۔ مولانا محمد عبادت ایجوکیشنل سوسائٹی اور سلونی ایجوکیشنل سنٹر کا قیام اس کا ثبوت ہے۔

آپ کے والد گرامی مولانا محمد عبادت (سابق امام جمعہ و جماعت) کا انتقال 1989 میں ہوا۔ اپنے والد گرامی کے انتقال کے بعد یہ گراں قدر ذمہ داری آپ نے سنبھالی لیکن آپ کی فعال طبیعت اور ترویج علم کے تئیں رغبت نے آپ کو میدان عمل میں مزید پیش رفت کے لیے آمادہ کیا۔ اسی کے تحت 1995 میں مولانا محمد عبادت ایجوکیشنل سوسائٹی' کا قیام عمل میں آیا۔ سوسائٹی نے خواتین اور اطفال میں تعلیم و تربیت کے فروغ کو اپنا مقصد قرار دیتے ہوئے جو تعمیری کام انجام دیے اس کا اعتراف امروہہ اور اس سے باہر بھی مختلف علمی حلقوں کی طرف سے کیا گیا۔ سن 2009 میں حکومت ایران کی طرف سے دیا جانے والا "بین الاقوامی شہید مطہری ایوارڈ" اس کا بڑا ثبوت ہے۔ یہ ایوارڈ تدریسی عمل کو بہتر بنانے، نئے تعلیمی طریقے متعارف کرانے اور تعلیم کے شعبے میں تحقیق و قابل ذکر خدمات کے لیے دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی ادب کے تراجم اور افکار کو فروغ دینے کے لیے بھی یہ ایوارڈ دیا جاتا ہے۔ مولانا موصوف کو اس ایوارڈ سے نوازا جانا علم کے شعبے میں آپ کی اہم خدمات کا اعتراف ہی ہے۔

مولانا محمد عبادت ایجوکیشنل سوسائٹی کے تعلق سے ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ سوسائٹی کی طرف سے قوم کی لڑکیوں کے لیے مفت کوچنگ کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے تحت عصری مضامین کی کوچنگ کا بھی اہتمام ہے۔ سوسائٹی کی علمی خدمات میں خواتین کی تعلیم کو ترجیحی بنیاد پر شامل کرنا درحقیقت اللہ، رسولؐ اور ائمہ اطہار کی مرضی اور فکر کے عین مطابق ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا کہ "جس شخص کی کوئی بیٹی ہو، وہ اسے بہترین ادب سکھائے اور اسے اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کرے۔۔۔۔ تو وہ بیٹی اس کے لیے جہنم کی آگ سے رکاوٹ (یعنی نجات) کا ذریعہ بن جائے گی۔" مولائے کائنات نے ایک جگہ فرمایا کہ عورت معاشرے کی اخلاقی اور فکری محافظ ہے۔" ظاہر ہے جسے معاشرے کی فکری اور اخلاقی محافظ قرار دیا گیا ہو اس کی تعلیم میں تساہلی کو اسلام کیسے پسند کر سکتا ہے۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ "زیادہ تر خیر اور بھلائی عورتوں میں رکھی گئی ہے۔" یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ روایات میں امام کے تعلق سے آیا ہے کہ آپ کے درس میں خواتین بھی پردے میں رہ کر شامل ہوتی تھیں اور علم حدیث و فقہ حاصل کرتی تھیں۔ جناب فاطمہ زہرہؑ نے مدینے کی خواتین کی تعلیم میں ایک بڑا رول ادا کیا جو اسلام میں خواتین کی تعلیم کی اہمیت کا بڑا ثبوت ہے۔ آپ کی بیٹی جناب زینبؑ نے جب مولائے کائنات علی ابن ابی طالب خلیفہ تھے اور کوفہ آپ کا دارالحکومت تھا تو کوفے کی خواتین کو تعلیم یافتہ بنانے میں اتنا اہم رول ادا کیا کہ آپ کو "عقیلۂ قریش" اور "عالمۂ غیر معلمہ" کہا جانے لگا۔

اسلام میں خواتین کی تعلیم کے تعلق سے مذکورہ بالا حقائق کو دیکھتے ہوئے اسلامی اقدار کے تحت قائم کیے گئے کسی بھی علمی ادارے کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ خواتین کی تعلیم پر خصوصی اور ترجیحی بنیاد پر منصوبہ بندی کرے۔ اس اعتبار سے مولانا ڈاکٹر محمد سیادت کے ذریعے "مولانا عبادت ایجوکیشنل سوسائٹی" کا قیام اور اس میں خواتین کو ترجیح دیتے ہوئے ان کے لیے مفت کوچنگ کا اہتمام تعلیم کے تعلق سے موصوف کی مثبت اور اسلامی فکر کا ثبوت ہے۔ سوسائٹی مختلف مواقع پر سیمنار و سیمپوزیم کے انعقاد کے ساتھ کتابوں کی اشاعت میں بھی فعال رہی ہے۔ تعلیم کے تعلق سے مولانا موصوف کی دوسری قابل ذکر کوشش "سلونی ایجوکیشنل سنٹر" کا قیام

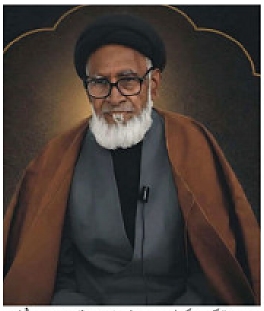

ہے۔ ریاستی حکومت کی طرف سے منظور شدہ اس سنٹر میں درجہ پانچ تک کے طلباء کے لیے مفت تعلیم کا انتظام ہے۔ مولانا موصوف کی علمی خدمات کا یہ وہ پہلو ہے جو آپ کی اس تعلق سے پیش قدمی کا ثبوت ہے۔ لیکن اس کا دوسرا پہلو یہ کہ آپ نے فروغ علم کے بنیادی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے ہی خود کو درس و تدریس کے پیشے سے وابستہ کیا۔ امروہہ کے جے ایس ہندو ڈگری کالج میں صدر شعبہ اردو تک پہنچنے کا آپ کا سفر تعلیمی میدان میں آپ کی سرگرمی کا اہم پہلو ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم سید المدارس، امروہہ میں حاصل کرنے اور عربی میں فاضل ادب و فارسی میں فاضل کی اسناد حاصل کرنے کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے اردو میں ایم اے اور روہیلکھنڈ یونیورسٹی سے "علی نظر حیات اور شاعری" کے موضوع پر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی اور امروہہ کے ہندو ڈگری کالج کے شعبہ اردو سے وابستہ ہو گئے۔ اس ادارے سے وابستگی کے دوران ہی آپ کی نگرانی میں کئی نامور ادیب و شعراء نے مختلف موضوعات پر پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ ان میں مشہور و معروف مرثیہ نگار و رثائی ادب کے محقق ڈاکٹر عظیم امروہوی کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ آپ کے شاگردوں میں دیگر کئی اہم نام شامل ہیں۔ جبکہ خود مولانا موصوف نے جن شخصیات کے سامنے بطور شاعر زانوئے ادب تہہ کیا ان میں بھی دو اہم اور قابل ذکر نام شامل ہیں۔ اس میدان میں انھیں شروع میں عالمی شہرت یافتہ شاعر و ادیب جون ایلیا سے شرف تلمذ حاصل رہا لیکن جب جون ایلیا پاکستان ہجرت کر گئے تو آپ نے اپنے والد گرامی قدر مولانا محمد عبادت سے اصلاح لینی شروع کی جو خود اعلیٰ پائے کے ادیب و شاعر بھی تھے اور جن کا مجموعہ کلام ان کی شاعرانہ عظمت کی دلیل ہے۔ مولانا سید محمد عبادت صاحب کے والد یعنی مولانا سیادت صاحب کے دادا مولانا اولاد حسن سلیم بھی اپنے دور کے بڑے عالم دین تھے اور قادر الکلام شعراء میں شمار ہوتے تھے۔ بہرحال مولانا سید محمد سیادت شاعری میں فہمیؔ امروہوی تخلص فرماتے تھے۔ ان کے کلام سے ان کی فکر کی بالیدگی اور موضوعات پر گرفت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس میدان میں بھی ان کی فکر میں شامل اخلاقیات کے پہلو کو ہی زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ مولانا موصوف کی نثری کاوشوں کی فہرست حالانکہ بہت طویل نہیں ہے، لیکن انھوں نے جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا اس کا حق ادا کر دیا۔ ان موضوعات کے انتخابات سے آپ کی فکری ترجیحات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ نسیم امروہوی: ایک تعارف پر انھیں اتر پردیش اردو اکادمی کا ایوارڈ بھی حاصل ہوا۔ واضح رہے کہ نسیم امروہوی کو جدید اردو مرثیے کے بانیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ آپ نہ صرف اعلیٰ پائے کے مرثیہ نگار تھے بلکہ ادب کی دیگر اصناف میں بھی آپ کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ آپ نے نصابی کتابوں کے سلسلے میں کارہائے نمایاں انجام دیے۔ کسی ایسی ہمہ جہت شخصیت پر قلم اٹھانا مولانا سید محمد سیادت کے قلم کی ترجیحات کا ثبوت ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے غالب کی شاعری پر ایک اہم تنقیدی و تحقیقی کتاب "گفتۂ غالب" بھی تحریر فرمائی۔ باقی دو کتابیں آپ کی فکر کے خمیر میں موجود اسلامی اقدار کے تئیں آپ کی گہری دلچسپی و پختگی کا ثبوت ہیں۔ اس لیے کہ ان موضوعات کو اسلامی معاشرے کی فکری و نظریاتی بنیاد کہا جا سکتا ہے۔ ان دو تصانیف میں ایک "اسلام، اشتراکیت اور سرمایہ داری" جیسے اہم موضوع پر ہے، اور دوسری "اسلامی نظریہ عدالت" کے موضوع پر ہے۔ جہاں تک اوّل الذکر تصنیف "اسلام، اشتراکیت اور سرمایہ داری" کا تعلق ہے تو یہ اسلامی تعلیمات کے تمام شعبوں میں موجود فکری توازن اور اعتدال کے سب سے اہم پہلو پر روشنی ڈالتی ہے۔ یہ واضح ہے کہ اشتراکیت سرمایہ دارانہ نظام کی مخالفت میں اس حد تک عدم توازن کا شکار ہو گئی کہ ذاتی ملکیت کو قبول نہیں کرتی۔ یعنی یہ فرد کو اس بات کی آزادی بھی نہیں دیتی کہ وہ اپنی محنت اور صلاحیت کے بل بوتے پر دولت کمائے۔ اشتراکی نظام دولت کی منصفانہ تقسیم کے تعلق سے ایک غیر حقیقی اور عملی اعتبار سے ناممکن نظریے کی حامی ہے۔ حالانکہ یہ مزدور کے حقوق کی حامی ہے لیکن ذاتی محنت سے کمائی گئی دولت کے اصول کی نفی کرتی ہے۔ جبکہ سرمایہ دارانہ نظام دولت کو چند سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں محدود کر کے مزدوروں کے حصول دولت کے حق پر قدغن لگاتا ہے۔ ظاہر ہے یہ دونوں ہی نظام اسلام کے نظریہ اعتدال کی نفی کرتے ہیں اور اپنے اپنے طور پر فرد کو ایک انتہا پسند فکر کی طرف لے جاتے ہیں۔ جبکہ اسلام میں اس سے بچنے کے لیے کہا گیا ہے۔ ایک طرف رسول اسلام فرماتے ہیں کہ "مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔" اور دوسری طرف ذخیرہ اندازی کرنے والوں کو گناہگار قرار دیتے ہوئے بازار میں مہنگائی بڑھانے کے لیے اناج یا دوسرا سامان ذخیرہ کرنے والوں پر آپؐ نے لعنت فرمائی ہے۔ مولائے کائنات علی ابن ابی طالب نے ایک جگہ سرمایہ دارانہ نظام کی مخالفت میں فرمایا کہ "میں نے کسی جگہ ضرورت سے زیادہ جمع دولت نہیں دیکھی مگر یہ کہ اس کے پہلو میں کسی غریب کا حق ضائع ہو رہا تھا۔" بیشتر ائمہ نے بھی معیشت میں میانہ روی کی تعلیم دی ہے۔ اس مختصر بحث سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام میں معتدل معیشت کو کتنی اہمیت حاصل ہے، اور سرمایہ داری اور اشتراکیت دونوں ہی کو کیوں غلط بتایا گیا ہے۔ مولانا سید محمد سیادت کے ذریعے اتنے اہم موضوع پر قلم اٹھانا دین کے تئیں آپ کی بیدار فکر اور اسلامی معاشرے کو بھی اس تعلق سے بیدار کرنے کا جذبہ ہی بنیادی سبب ہے۔

ڈاکٹر محمد سیادت کی اس سلسلے کی دوسری اہم تصنیف "اسلامی نظریہ عدالت" ہے۔ جس طرح اسلامی معاشرے میں معیشت کا اعتدال جز و لاینفک کی حیثیت رکھتا ہے اسی طرح نظام عدل کے بغیر بھی صالح اسلامی معاشرے کا تصور ممکن نہیں۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ یہ دونوں ہی باتیں ایک ہی فکری نظریے کا حصہ ہیں۔ اسلام نے نظام عدل کا جو تصور دنیا کے سامنے پیش کیا اس میں عدل و انصاف کا پیمانہ حقوق و فرائض کی منصفانہ تقسیم کو قرار دیا گیا ہے۔ قرآن کریم سے لیکر احادیث رسول اور اقوال و اعمال معصومین میں اس عدل کو دیکھا جا سکتا ہے۔ حضرت علیؑ کا دور خلافت اس اعتبار سے قابل ذکر ہے کہ آپ نے اس میں بھی اور اس سے قبل دیگر خلفائے راشدین کے دور میں بھی اسلامی نظام عدل کے قیام کے لیے اپنے فیصلوں سے نئی راہ دکھائی۔ رسول اکرم نے ایک جگہ فرمایا کہ "عدل ہی کی بدولت زمین اور آسمان قائم ہیں۔" ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ "ایک لمحے کا عدل و انصاف ستر سال کی ایسی عبادت سے بہتر ہے جس کی راتیں نماز میں اور دن روزے میں گزریں۔"

جہاں تک حضرت علیؑ کے عدل و انصاف کا تعلق ہے تو مغربی مفکرین تک نے اس کا کھل کر اعتراف کیا ہے۔ مشہور عیسائی ادیب اور مصنف جارج جرداق نے تو اس موضوع پر ایک کتاب "علی: انسانی عدالت کی آواز" لکھ کر ایک عادل حکمراں کے طور پر حضرت علیؑ کو جو خراج عقیدت پیش کیا ہے اس کی کوئی دوسری مثال نظر نہیں آتی۔ ایڈورڈ گبن، تھامس کارلائل، اور میڈم ڈائیولافوائے ان مغربی مفکرین میں شامل ہیں کہ جنھوں نے حضرت علیؑ کے عدل کا کھلے دل سے اعتراف کیا ہے۔

مولانا ڈاکٹر سید محمد سیادت کی تصنیف "اسلامی نظریہ عدالت" اس اعتبار سے خصوصاً قابل ذکر ہے کہ اس میں انھوں نے مولائے کائنات کے عدل کو خاص طور پر موضوع گفتگو بنایا ہے۔ 'ابتدائیہ' عنوان کے تحت اس کتاب میں سپرد قلم کی گئی اپنی تحریر میں مولانا موصوف فرماتے ہیں کہ "حقیقتاً صرف اسلام ہی وہ آئین حیات ہے کہ جو عام اذہان میں عدالت کی سماجی اہمیت و ضرورت کا احساس بیدار کر کے انسان کو خود بخود اپنی عملی دنیا میں عدالت کا عادی بنا دیتا ہے جیسا کہ اسلامی دستور حیات یعنی قرآن مجید میں جا بجا زندگی کے اس اہم موضوع پر بھرپور روشنی ڈالی گئی ہے اور پیغمبر اسلام جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھی اپنے اقوال و افعال کے ذریعے قرآنی اجمال کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے عدالت ہی کو شعار انسانیت قرار دیا ہے۔" اسی تحریر میں آگے رقمطراز ہیں: "قرآن کے بعد مولائے کائنات کے خطبات و مکتوبات کا مجموعہ نہج البلاغہ انسانی صفات و کمالات کا ایسا بحر ذخار ہے جس سے ہر عہد کا ترقی پذیر ذہن نادر و نایاب موتی تلاش کر کے اقدار حیات کو روشن و تابناک بناتا رہیگا۔"

فاضل مصنف نے اس بات پر اظہار افسوس اور اردو زبان کی کم مائیگی کا اعتراف کیا ہے کہ عربی، فارسی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں تو نہج البلاغہ میں عدل کے موضوع پر کتابیں سامنے آئی ہیں لیکن اردو میں نہج البلاغہ کے تراجم کے علاوہ اس میں دیگر موضوعات خصوصاً عدل کے تعلق سے پیش خیالات و نظریہ کا احاطہ کرنے والی کوئی قابل ذکر تصنیف اب تک سامنے نہیں آئی۔ دراصل فاضل مصنف کے اس احساس نے ہی انھیں "اسلامی نظریہ عدالت" کو موضوع گفتگو بنانے پر آمادہ کیا۔ 'ابتدائیہ' کے عنوان سے کتاب میں شامل تحریر میں اس کا مصنف نے خود اعتراف کیا ہے۔

بہرحال اسلامی نظریہ عدالت اور نظریہ اقتصادیات یا معیشت پر تحریر کی گئی مذکورہ دونوں تصانیف فاضل مصنف کی اسلامی افکار سے گہری وابستگی اور دلچسپی کا ثبوت ہیں، اور اس وضاحت کی یہاں ضرورت نہیں کہ اسلامی معاشرے کی تشکیل میں عدل اور معاشی سطح پر قابل عمل مساوات یا متوازن نظام اقتصادیات کا اہم ترین رول ہے۔ اس اعتبار سے کہا جا سکتا ہے کہ مولانا موصوف نے اپنی قلمی خدمات کے مرکز میں ان موضوعات کو رکھ کر صحیح معنی میں تبلیغ دین کا فرض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی اخلاقیات کے مختلف پہلوؤں کو نہ صرف اپنی تحریروں میں پیش کیا، بلکہ اپنی سماجی زندگی میں بھی اس کا عملی نمونہ پیش کیا، اور یہی وہ خوبی ہے کہ جس نے انھیں تمام مذاہب و مسالک میں مقبولیت عطا کی اور اب جبکہ وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ ان کے انتقال سے جو خلاء پیدا ہوا ہے اسے آسانی سے پر نہیں کیا جا سکیگا۔

☆☆☆☆☆☆

قلم ہمارے ہاتھ میں ہے یا AI کے؟

فہیم اختر۔ لندن

کبھی زمانہ تھا کہ لکھنے والے کے پاس قلم، کاغذ، ایک لغت اور چند کتابیں ہوتی تھیں۔ کسی لفظ کا مطلب معلوم کرنا ہو تو لغت کھولی جاتی، کسی واقعے کی تصدیق کرنی ہو تو کتابوں کی ورق گردانی ہوتی اور کسی مضمون کے لیے مواد درکار ہو تو کئی دن تحقیق میں گزر جاتے۔ پھر کمپیوٹر آیا، انٹرنیٹ آیا، گوگل آیا اور اب مصنوعی ذہانت یعنی (AI-Artificial Intelligence) آ گئی۔ دراصل مصنوعی ذہانت (AI) کمپیوٹرز اور مشینوں کو انسانی تعلیم، فہم، مسئلہ حل کرنے، فیصلہ سازی، تخلیقی صلاحیتوں اور خود مختاری کی نقل کرنے کے قابل بناتی ہے۔

اب صورتحال یہ ہے کہ لکھنے والے کو صرف یہ بتانا پڑتا ہے کہ "مجھے فلاں موضوع پر ایک اچھا مضمون چاہیے" اور چند لمحوں بعد اسکرین پر ایسا مضمون موجود ہوتا ہے کہ مصنف خود بھی حیران رہ جائے کہ یہ میں نے لکھا ہے یا کسی اور نے! اور شاید یہی آج کے ادبی منظرنامے کا سب سے دلچسپ اور پریشان کن سوال ہے: کیا ہمارے نئے لکھنے والے AI کا استعمال کر رہے ہیں یا AI ان کی جگہ لکھ رہی ہے؟ یہ سوال معمولی نہیں۔ اس کے اندر آنے والے ادب کا ایک پورا منظرنامہ چھپا ہوا ہے۔

مصنوعی ذہانت بذات خود کوئی بری چیز نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ انسانی زندگی کو آسان بنانے والی جدید ترین ٹیکنالوجیز میں سے ایک ہے۔ AI چند لمحوں میں ہزاروں صفحات کے مواد کو دیکھ سکتی ہے، معلومات کو ترتیب دے سکتی ہے، پیچیدہ موضوعات کو آسان زبان میں سمجھا سکتی ہے، ترجمہ کر سکتی ہے، املا درست کر سکتی ہے اور ایک منتشر خیال کو باقاعدہ خاکے میں تبدیل کر سکتی ہے۔ ایک لکھنے والے کے لیے تو یہ کسی ایسے ذہین معاون کی طرح ہے جو دن رات دستیاب ہے اور جسے چاہے بھی نہیں چاہیے لیکن ہر سہولت ایک امتحان بھی ہوتی ہے۔ سوال یہ نہیں کہ AI ہمارے لیے کیا کر سکتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہم اس سے کیا کروا رہے ہیں؟ اگر ہم AI سے معلومات حاصل کرتے ہیں، اپنے خیالات کو ترتیب دیتے ہیں، اپنی تحریر کی اصلاح کرواتے ہیں اور پھر اپنی سوچ، تجربے اور مشاہدے کی بنیاد پر اسے مکمل کرتے ہیں تو یہ ایک مفید ٹیکنالوجی ہے۔ لیکن اگر ہم نے اپنا موضوع بھی AI کو دے دیا، خیال بھی اس سے لیا، مواد بھی اسی کا، جملے بھی اسی کے اور آخر میں صرف اپنا نام لگا دیا تو پھر ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ اس تحریر میں ہمارا حصہ آخر کتنا ہے؟

نام ہمارا، قلم AI کا! یہ صورت حال ذرا مضحکہ خیز بھی ہے اور افسوسناک بھی۔ نئے لکھنے والے اور تیار شدہ ادب مجھے سب سے زیادہ تشویش نئے لکھنے والوں کے حوالے سے ہے۔ نیا لکھنے والا دراصل ایک زیر تعمیر عمارت کی مانند ہوتا ہے۔ اس کے اندر امکانات بہت ہوتے ہیں، مگر ابھی بنیاد مضبوط نہیں ہوئی ہوتی۔ وہ غلطیاں کرتا ہے، جملے توڑتا ہے، دوبارہ لکھتا ہے۔ اپنے شعر سے خود ناراض ہوتا ہے۔ کسی بزرگ شاعر سے اصلاح لیتا ہے۔ کسی استاد سے ڈانٹ کھاتا ہے۔ اور کبھی ایک معمولی سا جملہ لکھنے میں پورا دن گزار دیتا ہے۔ یہی مشقت اسے لکھنے والا بناتی ہے۔ اگر وہ ہر بار اپنی مشکل کا حل AI سے حاصل کر لے تو اس کی تحریر شاید جلد خوب صورت ہو جائے، مگر اس کی اپنی تخلیقی عضلات کیسے مضبوط ہوں گے؟ ہم نے اگر لکھنے کی تکلیف ہی ختم کر دی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ لکھنے کی صلاحیت بھی ختم ہو جائے۔

ایک نوجوان شاعر اگر ہر غزل AI سے لکھوائے گا تو شاید اس کے پاس اشعار کی کمی نہ رہے، مگر ایک دن جب موبائل کی بیٹری ختم ہو جائے گی تو ممکن ہے شاعر بھی ختم ہو جائے! یہ مذاق نہیں، ایک سنجیدہ ادبی مسئلہ ہے۔ ادب صرف الفاظ کا کھیل نہیں۔ AI خوب صورت زبان پیدا کر سکتی ہے۔ لیکن ادب صرف خوب صورت زبان کا نام نہیں۔ ادب میں زندگی شامل ہوتی ہے۔ ایک ماں کی موت کا دکھ، ایک باپ کی خاموشی، پہلی محبت کی بے قراری، ہجرت کا کرب، غربت کی اذیت، تنہائی کی رات، دوست کی جدائی، شہر کی گلیاں، بچپن کی یادیں، یہ سب ادیب کے اندر سے نکلتے ہیں۔ AI ان سب پر ہزاروں صفحات لکھ سکتی ہے، لیکن جس شخص نے یہ سب جھیلا ہو، اس کے تجربے کی جگہ محض الفاظ نہیں لے سکتے۔ ایک مشین بارش پر ایک خوب صورت پیراگراف لکھ سکتی ہے، لیکن جس شخص نے برسوں بعد اپنے آبائی شہر میں بارش دیکھی ہو، اس کے لیے وہ بارش صرف موسم نہیں ہوتی، وہ یاد ہوتی ہے اور ادب یاد، احساس اور تجربے سے جنم لیتا ہے۔

لیکن AI کو دشمن بھی نہ بنائیں۔ یہاں ایک بات واضح کرنا ضروری ہے۔ ہمیں AI کو ادب کا دشمن قرار دینے کی بھی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی لکھنے والا AI سے پوچھتا ہے کہ کسی موضوع پر کن پہلوؤں سے غور کیا جا سکتا ہے، اسے چند حوالہ جاتی نکات ملتے ہیں، اپنی تحریر کی زبان بہتر کرواتا ہے، املا درست کرتا ہے یا اپنے مضمون کا ابتدائی خاکہ بناتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ آخر ایک ادیب صدیوں سے دوسروں کی کتابیں پڑھ کر ہی تو لکھتا آیا ہے۔ کتاب سے معلومات لینا چوری نہیں۔ لغت سے لفظ دیکھنا چوری نہیں۔ استاد سے اصلاح لینا چوری نہیں، تو AI سے مدد لینا بھی بذات خود کوئی جرم نہیں۔ اصل مسئلہ دیانت داری کا ہے۔ اگر AI آپ کی معاون ہے تو ٹھیک ہے۔ اگر AI آپ کی مصنف ہے اور آپ صرف دستخط کرنے والے ہیں تو معاملہ گڑبڑ ہے۔ کیونکہ مشین بھی غلطی کرتی ہے۔

ایک اور خطرناک غلط فہمی یہ ہے کہ AI چونکہ مشین ہے اس لیے وہ غلط نہیں ہو سکتی۔ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ AI کبھی کبھی بڑے اعتماد کے ساتھ ایسی بات بھی بتا دیتی ہے جو حقیقت میں موجود ہی نہیں ہوتی۔ حوالہ ایسا دے سکتی ہے جس کا کوئی وجود نہ ہو۔ شخصیت کے بارے میں غلط معلومات فراہم کر سکتی ہے۔ اور کبھی ایک غلط بات کو اتنے خوب صورت انداز میں پیش کرتی ہے کہ قاری کو شک بھی نہیں ہوتا۔ یہاں مصنف کی ذمہ داری پہلے سے کہیں بڑھ جاتی ہے۔ AI سے معلومات لینا آسان ہے، معلومات کی تصدیق کرنا اب بھی انسان کا کام ہے۔ خصوصاً اردو ادب میں یہ ذمہ داری بہت اہم ہے، کیونکہ ہمارے ادبی حلقوں میں پہلے ہی کئی ایسی روایات موجود ہیں جہاں حوالہ کم اور "سنا ہے" زیادہ ہوتا ہے۔ اب اگر "سنا ہے" کے ساتھ AI بھی شامل ہو گئی تو خدا خیر کرے!

تو کیا AI تعصب سے پاک ہے؟ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ AI انسانوں کے مقابلے میں غیر جانب دار ہے۔ یہ بات بھی مکمل طور پر درست نہیں ہے۔ اگر AI کو متعصبانہ یا ناقص ڈیٹا سے تربیت دی جائے تو اس کے نتائج بھی متعصبانہ ہو سکتے ہیں۔ یعنی مشین کے پاس اپنا تعصب شاید نہ ہو، لیکن انسان کا تعصب اس کے ڈیٹا میں داخل ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ AI کے نتائج کو بھی تنقیدی نظر سے دیکھنا ضروری ہے۔

ادب میں تو یہ احتیاط اور بھی اہم ہے، کیونکہ ادیب کا کام صرف معلومات اکٹھی کرنا نہیں بلکہ ان معلومات پر غور کرنا اور اپنا نقطۂ نظر قائم کرنا بھی ہے۔ اصل خطرہ ملازمت نہیں، انسانی صلاحیت ہے۔ AI کے بارے میں سب سے زیادہ بات ملازمتوں کے ختم ہونے کی ہوتی ہے۔ یقیناً بہت سے شعبوں میں کچھ کام خودکار ہوں گے اور بعض ملازمتوں کی نوعیت تبدیل ہوگی۔ لیکن میرے نزدیک اس سے بھی بڑا خطرہ یہ ہے کہ کہیں انسان اپنی سوچنے کی صلاحیت کو استعمال کرنا ہی نہ چھوڑ دے۔ اگر مشین ہمارے لیے حساب کرے، مشین ہمارے لیے ترجمہ کرے، مشین ہمارے لیے تحقیق کرے، مشین ہمارے لیے فیصلہ کرے اور آخر میں مشین ہمارے لیے لکھے بھی، تو پھر انسان کے پاس باقی کیا بچے گا؟ شاید صرف یہ کام کہ وہ کہے: "AI صاحب! ذرا میرا نام بھی نیچے لکھ دینا۔"

پھر قلم کا مالک کون ہے؟ یہ سچ ہے کہ ٹیکنالوجی کو روکنا ممکن نہیں ہے۔ AI آ چکی ہے، اس سے مزید ترقی بھی ہو رہی ہے اور اب یہ ہماری زندگی کا پہلے سے زیادہ حصہ بن چکی ہے۔ ہم اسے روک بھی نہیں سکتے ہیں اور شاید اسے روکنا بھی نہیں چاہیے۔ ہمیں صرف یہ طے کرنا ہے کہ ہم اس کے ساتھ اپنا تعلق کس طرح قائم کرتے ہیں۔ ایک ادیب AI سے مدد لے سکتا ہے، لیکن اپنی تخلیقی شناخت اس کے حوالے نہیں کر سکتا۔ وہ اس سے سوال کر سکتا ہے، مگر ہر جواب قبول نہیں کر سکتا۔ وہ اس سے خاکہ لے سکتا ہے، مگر تحریر میں اپنا تجربہ شامل نہیں کر سکتا ہے۔ وہ زبان سنوار سکتا ہے، مگر اپنی آواز نہیں بدلے گا۔ کیونکہ آخر کار ادب کی اصل قدر اس بات میں نہیں کہ تحریر کتنی شاندار ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ اس تحریر میں لکھنے والا کتنا موجود ہے؟ ممکن ہے آنے والے زمانے میں AI ہماری کتابوں کے مسودے تیار کرے، ہمارے مضامین کے خاکے بنائے، ہماری زبان درست کرے اور ہمارے خیالات کو ترتیب دے۔ یہ سب خوش آئند بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمیں ایک لکیر ضرور کھینچنی ہوگی۔ AI سے قلم کو مدد ملے، قلم AI کے حوالے نہ ہو۔ کیونکہ جب تک قلم ہمارے ہاتھ میں ہے، ہم لکھنے والے ہیں۔

جس دن قلم بھی مشین کے ہاتھ میں چلا گیا، اس دن شاید ہمارے نام سے کتابیں تو شائع ہوتی رہیں گی، کالم بھی چھپتے رہیں گے، شعر بھی داد حاصل کرتے رہیں گے۔ مگر ان سب کے پیچھے ایک سوال مسلسل ہمارا پیچھا کرے گا: "یہ لکھا کس نے ہے؟" اور شاید اس سوال کا جواب دینے کے لیے ہمیں اپنے دستخط سے زیادہ اپنی آواز کی ضرورت پڑے گی۔

☆☆☆☆☆

امیر شریعت اتر پردیش حیات اور کارنامے ایک تاریخی دستاویز

مبصر: ناظم القادری اشرفی جامعی

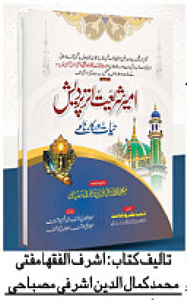

تالیف کتاب: اشرف الفقہا مفتی محمد کمال الدین اشرفی مصباحی

زیر نظر کتاب "امیر شریعت اتر پردیش: حیات و کارنامے" امیر شریعت علیہ الرحمہ کی حیات مبارکہ، دینی و علمی خدمات، تبلیغی جدوجہد اور جماعتِ اہل سنت کے لیے ان کی گراں قدر مساعی جمیلہ کا ایک خوب صورت اور مؤثر تذکرہ ہے۔ یہ کتاب صرف ایک سوانحی دستاویز نہیں بلکہ ایک عہد کی دینی تاریخ، ایک مرد مجاہد کی دعوتی و تبلیغی جدوجہد اور دین و ملت کے لیے ان کی بے لوث خدمات جلیلہ کا ایک حسین و دلکش مرقع ہے۔ کتاب کے صفحات پر متعدد علمائے کرام و مشائخ عظام کے گراں قدر تاثرات اور اخیر میں پیران عظام و اکابر علماء و مشائخ کرام کے تعریفی کلمات اس کتاب کے حسن و وقار کو چار چاند لگاتے ہیں۔

اس کتاب کے مرتب و مؤلف استاذ گرامی اشرف الفقہاء، ممتاز القلم، ماہر درسیات حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد کمال الدین اشرفی مصباحی دامت برکاتہم العالیہ کی ذات گرامی ہے۔ آپ نے اس کتاب کو محض پندرہ ایام کی قلیل مدت میں نہایت محنت و جانفشانی، عرق ریزی اور شب بیداری کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ محض پندرہ ایام کی قلیل مدت میں اس کتاب کی تکمیل آپ کی علمی وسعت، فکری گہرائی، قلمی شغف، غیر معمولی محنت اور خدمتِ دین کے جذبۂ صادق کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ زیر نظر کتاب آپ کے قلم گوہر بار سے نکلنے والی گیارہویں تصنیف ہے، جو آپ کے وسیع علمی مطالعے، عمیق فکری بصیرت اور میدانِ تصنیف و تالیف میں مسلسل جدوجہد کی آئینہ دار ہے۔ آپ کی گیارہ تصانیف کا یہ علمی سفر بیک وقت حیرت انگیز بھی ہے اور اہل علم و ادب کے لیے نہایت مسرت بخش بھی۔ یہ کم ہی دیکھنے میں آتا ہے کہ کوئی شخصیت بیک وقت میدانِ تحریر و تصنیف، درس و تدریس اور وعظ و خطابت میں کمال دسترس رکھتی ہو، مگر استاذ گرامی کی ذات بابرکت ان تینوں اوصاف کا حسین مرقع ہے۔ آپ قلم و قرطاس کے میدان میں نمایاں مقام رکھنے کے ساتھ ایک کامیاب مدرس، کہنہ مشق مفتی اور صاحب اسلوب و مؤثر خطیب بھی ہیں۔ علم و تحقیق، تدریس و افتا اور دعوت و خطابت کے ان متنوع میدانوں میں آپ کی خدمات آپ کی جامع علمی و دینی شخصیت کا روشن ثبوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ بے نیاز میں دعا ہے کہ میرے جملہ اساتذۂ کرام کے درجات عالیہ بلند فرمائے، ان کی علمی و دینی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت بخشے، ان کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے اور ان کے فیوض و برکات سے ہم سب کو ہمیشہ مستفید فرماتا رہے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

مسلمانوں کو گربا میں شرکت کی ضرورت کیوں ہے؟: اے آئی ایم آئی ایم کا سوال

ممبئی (ایجنسی) مسلم ارکان کے گربا تقریبات میں شرکت پر پابندی عائد کرنے سے متعلق وی ایچ پی کے موقف پر سیاست گرم ہو گئی ہے۔ اے آئی ایم آئی ایم کے قومی ترجمان وارث پٹھان نے اس معاملے پر ردعمل کا اظہار کیا۔ انہوں نے ذاتی طور پر مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ گربا کی تقریبات میں شرکت سے گریز کریں۔ انہوں نے مسلمانوں سے سوال کیا کہ ایسی جگہوں پر کیوں جاتے ہو جہاں تمہاری عزت پر سوالیہ نشان ہو۔ اے آئی ایم آئی ایم کے قومی ترجمان وارث پٹھان نے گربا تنازعہ پر کہا، میری بات بالکل واضح ہے۔ میں تمام مسلمانوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ "آپ کو گربا میں جانے کی کیا ضرورت ہے؟ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ ایسی جگہوں پر کیوں جائیں جہاں آپ کی عزت پر سوالیہ نشان ہوتا ہے۔ وہاں آپ کی کوئی عزت یا وقار نہیں ہے۔" ان کا مزید کہنا تھا کہ وہ آپ سے کہتے ہیں کہ تلک وغیرہ لگائیں اور یہ سب کریں۔ ایسی جگہوں پر مت جائیں۔ مجھے بتائیں کہ اسلام میں کہاں کہا گیا ہے کہ گربا یا ڈانڈیا کھیلا جائے، پھر کیوں جائیں؟ آپ بس نہ جائیں، معاملہ ختم ہو گیا۔ اگر لوگ آپس میں بات کر رہے ہیں تو انہیں کرنے دیں، آپ وہاں نہ جائیں، آپ وہاں جائیں گے، وہ آپ کو ماریں گے۔"

اے آئی ایم آئی ایم کے قومی ترجمان وارث پٹھان نے گجرات میں منعقد ہونے والے 72 ویں نیشنل فلم ایوارڈز پر ردعمل ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ یہ ساری چیزیں گجرات بھیج دیتے ہیں تو مہاراشٹر میں کیا رہ جائے گا؟ آپ نے وہاں فی لوٹنی کا فائنل منعقد کیا۔

'مسٹر سنگھ' پوسٹر تنازعہ

امریکہ میں ہندوستانیوں کی مبینہ بے حرمتی، مودی حکومت پر کانگریس کا شدید حملہ

جے رام رمیش نے کہا کہ یہ معاملہ صرف کسی ایک شخص یا طبقے کی بے حرمتی کا نہیں بلکہ تمام ہندوستانیوں کی عزت و وقار سے متعلق ہے

نئی دہلی۔ (ایجنسی) کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے امریکہ میں ہندوستانی افراد کے ساتھ مبینہ طور پر ہونے والی بے حرمتی معاملہ میں مودی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی، جنہوں نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو اپنا 'دوست' قرار دے کر اپنے بین الاقوامی اثر و رسوخ کا اظہار کیا اور امریکہ میں مقیم ہندوستانیوں کے درمیان 'اب کی بار ٹرمپ سرکار' کا نعرہ بھی دیا تھا، آج ہندوستانیوں کی مسلسل بے حرمتی پر خاموش کیوں ہیں؟

جے رام رمیش نے اپنے آفیشیل ایکس ہینڈل پر شیئر کیے گئے ایک بیان میں کہا کہ مودی حکومت کا رویہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے وہ اس پورے معاملے میں خاموش شریک ہو۔ انہوں نے امریکہ کے محکمہ ہوم لینڈ سکیورٹی کے آفیشیل ہینڈل سے جاری ایک مبینہ قابل اعتراض پوسٹر کا حوالہ دیتے ہوئے یہ تبصرہ کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ پوسٹر میں 'مسٹر سنگھ' کو نشانہ بنایا گیا اور پگڑی پہنے ہوئے ایک ہندوستانی کی تصویر کے ساتھ 'Get off our roads' (ہماری سڑکوں سے ہٹ جاؤ) اور 'Self-deport or find out' (خود ملک چھوڑ دو یا پھر دیکھ لینا) جیسے الفاظ استعمال کیے گئے۔

کانگریس لیڈر نے کہا کہ یہ معاملہ صرف کسی ایک شخص یا طبقے کی بے حرمتی کا نہیں بلکہ تمام ہندوستانیوں کی عزت و وقار سے متعلق ہے۔ ان کے مطابق اس طرح کی نسلی و قانونی سوچ اور حکومتی سطح پر مبینہ بدتمیزی کے خلاف ہندوستانی حکومت کی جانب سے سخت احتجاج کیا جانا چاہیے تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ امریکہ میں وسیع پیمانے پر مخالفت کے بعد امریکی محکمہ ہوم لینڈ سکیورٹی کو یہ پوسٹ ہٹانی پڑی۔

تاہم انہوں نے دعویٰ کیا کہ پوسٹ ہٹائے جانے کے بعد بھی متعلقہ محکمہ اپنے آفیشیل سوشل میڈیا پوسٹس کے ذریعہ اس مہم اور اس میں استعمال کی جانے والی زبان کا دفاع کرتا رہا۔

جے رام رمیش نے اپنی پوسٹ میں سوال کیا کہ ہندوستانیوں کی اس مبینہ بے حرمتی پر مودی حکومت کی جانب سے باضابطہ طور پر کوئی سخت احتجاج کیوں ظاہر نہیں کیا گیا؟ انہوں نے یہ بھی یاد دلایا کہ کمزور مودی حکومت میں ہندوستانیوں کی بے حرمتی کا یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ امریکہ سے ہندوستانیوں کی واپسی کے ایک سابقہ واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "پوری دنیا نے دیکھا تھا جب ہندوستانیوں کو ہتھکڑیوں اور بیڑیوں میں بیڑیاں ڈال کر امریکی فوجی طیارے کے ذریعہ ہندوستان بھیجا گیا تھا۔" انہوں نے الزام لگایا کہ اس وقت بھی مودی حکومت نے اپنے 'دوست' کے سامنے ہندوستانیوں کے وقار کے دفاع کے لیے آواز نہیں اٹھائی تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس کے بعد امریکہ نے ہندوستان پر یکطرفہ اضافی ٹیرف بھی عائد کیے لیکن مودی حکومت اس کا بھی کوئی مؤثر جواب نہیں دے سکی۔

جے رام رمیش نے مودی حکومت کے 'وشو گرو' ہونے کے دعوے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ اگر حکومت بین الاقوامی سطح پر ہندوستان کی مضبوط سفارتی حیثیت کا دعویٰ کرتی ہے تو پھر ہندوستان کے مفادات اور خود مختاری پر مسلسل حملے کیوں ہو رہے ہیں؟ انہوں نے یہ بھی سوال کیا کہ مودی حکومت کے دور میں ہندوستان کی سفارتی طاقت اتنی کمزور کیوں ہو گئی ہے کہ ہندوستان کے اقتصادی اور اسٹریٹجک مفادات متاثر ہو رہے ہیں؟ حکومت اس معاملے پر خاموش کیوں ہے اور آخر ہندوستانی حکومت بار بار کمزور کیوں ثابت ہو رہی ہے؟

جے رام رمیش نے طنزیہ انداز میں سوال کیا کہ کیا 'دوستی' کا مطلب یہ ہے کہ ٹرمپ حکومت ہندوستانیوں کی بے حرمتی کرتی رہے، ہندوستان کے اقتصادی اور اسٹریٹجک مفادات متاثر ہوتے رہیں اور مودی حکومت ہر بار اپنی ناکامیوں پر پردہ ڈالنے کے لیے صرف سرخیوں کے انتظام میں مصروف رہے؟ انہوں نے واضح لفظوں میں کہا کہ خارجہ پالیسی میں دوستی یقیناً اہمیت رکھتی ہے، لیکن قومی مفاد، ہندوستانیوں کی عزت و وقار اور ہندوستان کی خود مختاری سب سے بالاتر ہیں، اور ان معاملات پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔ کانگریس جنرل سکریٹری نے آخر میں مودی حکومت سے جواب طلب کرتے ہوئے سوال کیا کہ آخر حکومت ہندوستان کے مفادات کی مضبوطی سے وکالت کیوں نہیں کر پا رہی ہے؟

پی ایم مودی نے 9/11 حملے کے متاثرین کو پیش کیا خراج عقیدت

دہشت گردی کے خلاف ہندوستان کا پختہ عزم

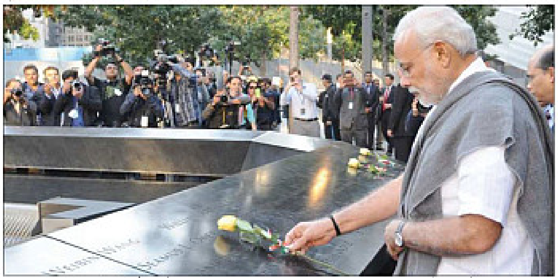

نئی دہلی، (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے امریکہ میں 2001ء کو ہوئے دہشت گردانہ حملوں کی 25 ویں برسی پر جمعہ کے روز متاثرین کو خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ ہر طرح کی دہشت گردی کے خلاف ہندوستان کا موقف 'اٹل' ہے۔ نریندر مودی نے امریکہ میں حملوں میں مارے گئے لوگوں کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کو متاثرین کا احترام کرنا چاہیے اور ان خاندانوں کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے، جن کی زندگی ان واقعات کی وجہ سے خوفناک ہو گئی ہے۔ وزیر اعظم مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا "9/11 حملوں کے 25 سال مکمل ہونے پر ہم متاثرین کو یاد کرتے ہوئے انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں نیز ان خاندانوں کے ساتھ یکجہتی کے ساتھ کھڑے ہیں، جن کی اس حملے کے بعد زندگی ہمیشہ کے لیے بدل گئی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ دہشت گردی نے دنیا بھر میں ان گنت لوگوں کی جان لی ہے اور اس سے نمٹنے میں ہندوستان کا طویل تجربہ رہا ہے، خصوصاً سرحد پار دہشت گردی کے تناظر میں۔ نریندر مودی نے کہا، سرحد پار دہشت گردی کے متاثرہ ملک کے طور پر ہندوستان کئی دہائیوں سے اس لڑائی میں پیش پیش رہا ہے۔" انہوں نے کہا کہ دہشت گردانہ خطرہ مسلسل بدل رہا ہے، ایسے میں بین الاقوامی اتحاد کو برقرار رکھنا اور اجتماعی طور پر مضبوط ردعمل دینا انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا "خطرہ اگرچہ مسلسل بدل رہا ہے لیکن دہشت گردی کی تمام شکلوں اور مظاہر کے خلاف ہمارا عزم اور مخالفت اٹل ہے۔ ہم اس بحران سے نمٹنے کی تمام کوششوں کے ساتھ یکجہتی کے ساتھ کھڑے ہیں۔" نریندر مودی نے اپنے پیغام کے ساتھ 2014ء میں نیویارک میں واقع 11/9 میموریل اینڈ میوزیم کے اپنے دورے کی کچھ تصاویر بھی شیئر کیں اور حملوں کے متاثرین سے منسوب اس جگہ کے ساتھ اپنے لگاؤ کو یاد کیا۔ قابل ذکر ہے کہ امریکہ میں 2001ء کے حملے چار مسافر طیاروں کے اغواء کے ذریعے کیے گئے تھے جن میں تقریباً 3,000 افراد کی موت ہوئی تھی۔ ان حملوں نے عالمی سکیورٹی نظام کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ اس کے بعد دہشت گردی کے خلاف عالمی بین الاقوامی مہم شروع ہوئی اور دنیا بھر میں دہشت گردی مخالف اور سکیورٹی پالیسیوں میں بڑی تبدیلیاں کی گئیں۔ نریندر مودی نے کہا کہ ہندوستان دہائیوں سے دہشت گردی اور سرحد پار تشدد کے مسلسل چیلنج کا سامنا کرتا رہا ہے، یہ بین الاقوامی سطح پر ہم آہنگ ردعمل کی اس کی بار بار کی اپیل کو بھی اجاگر کرتی ہے۔ نئی دہلی مسلسل دہشت گرد تنظیموں، ان کے مالیاتی نیٹ ورکس، محفوظ ٹھکانوں اور انہیں ملنے والے دیگر قسم کے تعاون کے خلاف ہم آہنگ بین الاقوامی کارروائی کی وکالت کرتا رہا ہے۔ وزیر اعظم کے تبصرے ہندوستان کے اس موقف کی دوبارہ توثیق کرتے ہیں کہ بین الاقوامی برادری کو دہشت گردی کی کسی بھی شکل، ذریعہ یا اس کے پیچھے موجود لوگوں کی پرواہ کیے بغیر اس کے خلاف مسلسل اور مضبوط موقف اختیار کرنا چاہیے نیز بے گناہ لوگوں کی جانیں جانے سے روکنے کے لیے اجتماعی کوششوں کو مضبوط کرنا چاہیے۔

'مودی حکومت نے اپنا ہی ریکارڈ توڑ دیا'

پارلیمانی اجلاس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی ہوئے 29 دن گزرنے پر کانگریس کا طنز

نئی دہلی۔ (ایجنسی) کانگریس جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمنٹ جے رام رمیش نے پارلیمنٹ کے مانسون سیشن کے غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کیے جانے اور سیشن کے اختتام کے درمیان بڑھتے ہوئے وقفہ کو لے کر مودی حکومت پر سخت حملہ کیا ہے۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا ہے کہ مرکزی حکومت نے 2015 میں قائم اپنے ہی ریکارڈ کو توڑتے ہوئے ایک نیا ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ جے رام رمیش نے اپنے آفیشیل ایکس ہینڈل پر کہا کہ پارلیمنٹ کو غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کیے جانے اور اس کے سیشن کے اختتام کے درمیان اب 29 دن کا فرق ہو گیا ہے، جبکہ 2015 کے مانسون سیشن میں یہ فرق 28 دن کا تھا۔ ان کے مطابق 2026 کے مانسون سیشن میں یہ وقفہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے اور فی الحال سیشن کے اختتام کا کوئی واضح امکان نظر نہیں آ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عام طور پر پارلیمنٹ کے سیشن کو غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کیے جانے اور سیشن کے اختتام کے درمیان صرف 3 سے 4 دن کا فرق ہوتا ہے۔

اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں جے رام رمیش نے الزام عائد کیا کہ 17 اپریل 2026 کو لوک سبھا میں اپنے شدید تکبر کے باعث مرکزی وزیر داخلہ کو خود کو اور اپنی حکومت کو ملنے والی زبردست شکست نے بری طرح متاثر کیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اب مرکزی وزیر داخلہ آئینی ترمیمی بل کو لوک سبھا سے منظور کرانے کے لیے 2 تہائی اکثریت حاصل کرنے کی کوشش میں 'ناقابل' طریقے اختیار کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ 17 اپریل 2026 کو اس بل کے خلاف ووٹ دینے والی 3 سیاسی پارٹیوں میں مرکزی حکومت پہلے ہی پھوٹ ڈال چکی ہے، جبکہ بل کے خلاف ووٹ دینے والے دیگر اراکین کا رخ تبدیل کرانے کے لیے دھمکیوں، خوف زدہ کرنے اور لالچ دینے جیسے حربے استعمال کیے جا رہے ہیں۔ کانگریس لیڈر نے دعویٰ کیا کہ مرکزی وزیر داخلہ کے پاس بل منظور کرانے کے لیے مطلوبہ تعداد موجود نہیں ہے، لیکن ان کی شیخی، گھمنڈ اور بڑی بڑی باتیں انہیں اپنے سامنے صاف نظر آنے والی حقیقت کو تسلیم نہیں کرنے دے رہی ہیں۔ جے رام رمیش نے مانسون اجلاس کے اختتام کا اعلان اب تک نہ کیے جانے پر بھی طنز کیا۔ انہوں نے کہا کہ اجلاس کا اختتام نہ کر کے خود ساختہ چانکیہ کو شاید لگتا ہے کہ وہ 'ماسٹر گیم' کھیل رہے ہیں اور نفسیاتی داؤ پیچ آزما رہے ہیں، لیکن ان کے مطابق یہ محض حماقت ہے، کیونکہ حکومت جب چاہے اور جس مقصد کے لیے چاہے پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کر سکتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت صرف اس خیال سے سسپنس برقرار رکھے ہوئے ہے کہ اس سے اپوزیشن گھبرا جائے گی۔ حالانکہ یہ غلط فہمی ہے اور حکومت اسی غلط فہمی میں مبتلا رہے گی۔ کانگریس جنرل سکریٹری نے مودی حکومت سے یہ بھی سوال کیا کہ وہ حد بندی سے متعلق اپنی تجاویز پر بحث کرنے اور زیادہ سے زیادہ وسیع اتفاق رائے پیدا کرنے کے لیے آل پارٹی میٹنگ بلانے سے کیوں انکار کر رہی ہے، جبکہ ملک کو اسی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مارچ 2026 کے وسط سے ہی تمام اپوزیشن پارٹیاں مسلسل اس کا مطالبہ کرتی رہی ہیں۔ ہندوستانی جمہوریت کی بنیاد کے لیے اتنے اہم معاملے پر حکومت کی جانب سے رازداری اور اس پورے معاملے کو پراسرار بنائے رکھنے کی کیا وجہ ہے؟

ملک کے نوجوان مستقبل تشکیل دے رہے ہیں

'ناراض پھوپھا لوگ' پرانی سوچ میں اٹکے ہیں: سیتارمن

ممبئی (یو این آئی) وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے ملک کی معاشی ترقی اور نوجوانوں کی صلاحیتوں پر سوال اٹھانے والے ناقدین کو 'ناراض پھوپھا لوگ' قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسے افراد حقائق کے بجائے اپنے تعصبات اور پہلے سے قائم تصورات سے متاثر ہیں۔ وہ یہاں ساتویں گلوبل فن ٹیک فیسٹیول-2026 کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اپنی نوجوان آبادی کے فوائد کا محض تصور نہیں کر رہا بلکہ اس کے نتائج حقیقی طور پر سامنے آ رہے ہیں۔ ملک کے نوجوان مستقبل کی تعمیر کر رہے ہیں، لیکن پرانی سوچ میں اٹکے لوگ اس حقیقت کو دیکھنے سے قاصر ہیں۔ جیو ورلڈ سینٹر میں منعقدہ اجلاس میں نوجوان صلاحیتوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے سیتارمن نے کہا کہ تقریب میں موجود نوجوانوں کا جوش، جذبہ اور توانائی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ہندوستان کی نوجوان نسل مستقبل کو تشکیل دینے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ اسی نوجوان توانائی کی بدولت ہندوستان نے یو پی آئی جیسا طاقتور ڈیجیٹل عوامی بنیادی ڈھانچہ تیار کیا، دنیا کی تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشتوں میں اپنی مضبوط جگہ بنائی اور خلائی تحقیق کے میدان میں نئی حدود عبور کیں۔ سیتارمن نے کہا کہ کچھ لوگ نئی صدی کی معاشی خواہشات کو گزشتہ صدی کے پیمانوں سے جانچتے رہتے ہیں اور ٹی وی اسٹوڈیوز میں بیٹھ کر یہ بحث کرتے ہیں کہ آیا ہندوستان کا آبادیاتی فائدہ ختم ہو چکا ہے یا نوجوان آبادی بوجھ میں تبدیل ہو گئی ہے۔ انہوں نے اسی تناظر میں وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے استعمال کی گئی 'ناراض پھوپھا' کی اصطلاح کا حوالہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایسے لوگ ٹھوس اعداد و شمار کے بجائے اپنی پسند اور ناپسند کو 'وائب کاسٹنگ' اور 'فیل کاسٹنگ' کے ذریعے حقائق کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اس کے برعکس ہندوستان کے نوجوان پرانے بیانوں کی منظوری کا انتظار نہیں کر رہے ہیں بلکہ نئے کاروبار قائم کر رہے ہیں، پلیٹ فارم تیار کر رہے ہیں اور ملک کی نوجوان آبادی کو سب سے بڑی مسابقتی طاقت میں تبدیل کر رہے ہیں۔

ملیشیا کے وزیر اعظم انور ابراہیم گرانڈ مفتی آف انڈیا سے ملاقات کریں گے

کالی کٹ (عبدالکریم امجدی) ملائیشیا کے وزیر اعظم انور ابراہیم اپنے پانچ روزہ دورہ ہند کے دوران اتوار کو کیرالہ کے تاریخی شہر کالی کٹ پہنچیں گے، جہاں وہ ہندوستان کے گرانڈ مفتی شیخ ابوبکر احمد سے ملاقات کریں گے۔ نئی دہلی میں برکس سربراہ اجلاس میں شرکت کے بعد ملائیشیا کے وزیر اعظم کالی کٹ مرکز الثقافۃ کا رخ کریں گے۔ انور ابراہیم کالی کٹ کے کارنتھور میں واقع ملک کی عظیم الشان دینی و عصری اسلامی یونیورسٹی جامعہ مرکز الثقافۃ السنیہ کے مرکزی صدر دفتر میں شیخ ابوبکر احمد سے ملاقات کریں گے۔ اس موقع پر مرکز کنونشن سینٹر میں خصوصی دعائیہ مجلس کا اہتمام کیا جائے گا جس کے بعد گرانڈ مفتی کی جانب سے وزیر اعظم کے اعزاز میں استقبالیہ دیا جائے گا۔ اس دورے کے دوران مذہبی، سیاسی اور سماجی شعبوں کی ممتاز شخصیات کے ساتھ ایک خصوصی نشست بھی منعقد ہو گی جس میں تعلیم، علم اور سماجی ترقی سمیت باہمی دلچسپی کے مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ مرکز کے دورے کے بعد ملائیشیا کے وزیر اعظم، مفتی شیخ ابوبکر احمد کے ہمراہ جنوبی ہند کی معروف روحانی و زیارتی مرکز مَمبُرم، سی ایم ولی اللہ کے مزار پر حاضری دیں گے۔ واضح رہے کہ انور ابراہیم کا گرانڈ مفتی سے ملاقات کے لیے یہ دوسرا دورۂ کیرالہ ہو گا۔ اس سے قبل وہ ستمبر 2022 میں مرکز تشریف لائے تھے، جب وہ ملائیشیا کے وزیر اعظم کا منصب سنبھالنے سے چند ماہ قبل تھے۔ اس وقت بھی انہوں نے گرانڈ مفتی کے ہمراہ سی ایم ولی اللہ کے مزار پر حاضری دی تھی۔ گرانڈ مفتی کی عالمی خدمات کا اعتراف میں حکومت ملائیشیا نے 2023 میں شیخ ابوبکر احمد کو انٹرنیشنل تو کوما الہجرہ ایوارڈ سے نوازا تھا جو ملک میں مذہبی اسکالرز کو دیا جانے والا اعلیٰ ترین اعزاز سمجھا جاتا ہے۔ گرانڈ مفتی کی چھ دہائیوں پر محیط قدریں اور حدیثی خدمات کے اعتراف میں حکومت ملائیشیا کی سرپرستی میں 2023، 2024 اور 2025 میں کوالالمپور میں بین الاقوامی مجالس قراءت حدیث کا انعقاد بھی کیا گیا، جن کی قیادت شیخ ابوبکر احمد نے کی۔ شیخ ابوبکر احمد ملائیشیا میں مقیم ہندوستانی شہریوں کی فلاح و بہبود اور روزگار سے متعلق مسائل کے حل کے لیے بھی مختلف مواقع پر اپنا کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کیرالہ خصوصاً کالی کٹ اور ملائیشیا کے درمیان براہ راست فضائی رابطے کے قیام کی کوششوں میں بھی ان کی کاوشیں قابل ذکر رہی ہیں۔

میونسپل انتخابات کے ریزرویشن ڈرا میں کئی موجودہ کونسلروں کو دھچکا لگا

چنڈی گڑھ (یو این آئی) چنڈی گڑھ میونسپل کارپوریشن کے انتخابات دسمبر میں ہونے والے ہیں۔ انتخابات سے قبل وارڈ ریزرویشن کا عمل مکمل کر لیا گیا ہے۔ وارڈ ریزرویشن کے لیے قرعہ اندازی ریاستی الیکشن کمشنر وجے کمار دیو کی موجودگی میں یو ٹی گیسٹ ہاؤس میں منعقد ہوئی۔ قرعہ اندازی کے دوران کئی سیٹنگ کونسلرز موجود تھے لیکن ان کے وارڈز ریزرو ہونے پر مایوسی ہوئی۔ وارڈ تحفظات کے بعد کئی کونسلروں کو الیکشن لڑنے کے لیے نئے وارڈ تلاش کرنے پڑ سکتے ہیں۔ دریں اثناء سیاسی جماعتوں کے اندر مخصوص اور جنرل وارڈز کے ممکنہ امیدواروں کے حوالے سے بات چیت تیز ہو گئی ہے۔ بی جے پی لیڈر ارون سود، سابق میئر سبھاش چاولہ، کانگریس لیڈر ایچ ایس لکی، قرعہ اندازی کے موقع پر کئی سمیت مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنما اور کارکنان موجود تھے۔

ڈوسو انتخابات: این ایس یو آئی نے کیا امیدواروں کا اعلان، صدر کیلئے وجے شنکر مینا میدان میں

نئی دہلی: کانگریس سے وابستہ طلبہ تنظیم نیشنل اسٹوڈنٹس یونین آف انڈیا (این ایس یو آئی) نے دہلی یونیورسٹی طلبہ یونین (ڈی یو ایس یو، ڈوسو) انتخابات 2026-27 کے چار اہم عہدوں کے لیے اپنے امیدواروں کا اعلان کر دیا ہے۔ تنظیم نے صدر کے عہدے کے لیے وجے شنکر مینا کو میدان میں اتارا ہے، جبکہ ویر چترتھ نائب صدر، نمرتا چودھری سکریٹری اور گوپال چودھری مشترکہ سکریٹری کے عہدے کے امیدوار ہوں گے۔ این ایس یو آئی نے جمعہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر امیدواروں کے ناموں کا اعلان کرتے ہوئے طلبہ کے مفادات کو اولین ترجیح دینے کی اپیل کی۔ تنظیم نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ ایک مضبوط، محفوظ اور بہتر دہلی یونیورسٹی کی تعمیر کے لیے این ایس یو آئی کا ساتھ دیں۔ دریں اثنا، دہلی یونیورسٹی کی جانب سے جاری کی گئی عارضی فہرست کے مطابق ڈوسو انتخابات میں صدر کے عہدے کے لیے مجموعی طور پر سات امیدوار میدان میں ہیں۔ ان میں انیا راٹھوڑ، انکت کمار، اعجاز منصوری، سرتھک جیسوال، سمیر کمار، وجے شنکر مینا اور نیش ایاس شامل ہیں۔ نائب صدر کے عہدے کے لیے پانچ امیدوار انتخاب لڑ رہے ہیں۔ ان کے نام ارنیا تنگھ راٹھوڑ، دیپالشو شوکین، انشو مورے، ویر چترتھ اور انکت شکھر ہیں۔ یونیورسٹی کے مطابق انکت ششکر کا نامزدگی فارم درست پایا گیا اور ان کا نام امیدواروں کی فہرست میں شامل کیا گیا۔

سکریٹری کے عہدے کے لیے چار امیدواروں کے نام عارضی فہرست میں شامل ہیں۔ ان میں نمرتا چودھری، پنکج کمار، دیا چھابڑی اور اسٹیفن ڈیک یانگ شامل ہیں۔ اسی طرح مشترکہ سکریٹری کے عہدے کے لیے پی پرجات، گوپال چودھری، لکشیا راج سنگھ اور دیپانشو یادو انتخاب لڑیں گے۔ یونیورسٹی نے واضح کیا ہے کہ امیدواروں کی جاری کردہ فہرست عارضی ہے اور ان کی جانب سے جمع کرائی گئی دستاویزات کی تفصیلی جانچ ابھی کی جانی ہے۔ کسی امیدوار کی فراہم کردہ معلومات میں بے ضابطگی پائے جانے کی صورت میں اس کی نامزدگی منسوخ کی جا سکتی ہے۔ ڈوسو انتخابات کے لیے 18 ستمبر کو ووٹنگ ہو گی۔ صبح کی شفٹ والے کالجوں کے طلبہ صبح 8:30 بجے سے دوپہر 1 بجے تک ووٹ ڈال سکیں گے، جبکہ شام کی شفٹ والے کالجوں کے طلبہ دوپہر 3 بجے سے شام 7:30 بجے تک اپنے حق رائے دہی کا استعمال کریں گے۔ 19 ستمبر کو ووٹوں کی گنتی کی جائے گی اور اسی روز نتائج کے اعلان کا امکان ہے۔ امیدواروں کو نامزدگی واپس لینے کے لیے جمعہ کی دوپہر 12 بجے تک کا وقت دیا گیا تھا، جس کے بعد حتمی فہرست جاری کی جاتی ہے۔

کانگریس نے ہندوستانی معیشت کو ڈبویا، مودی حکومت نے چمکایا: روی شنکر

نئی دہلی، (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے کانگریس پر ملک کی معیشت کو ڈبونے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ مودی حکومت نے اسے مضبوط بنانے اور چمکانے کا کام کیا ہے۔ بی جے پی کے سینئر رہنما روی شنکر پرساد نے جمعہ کے روز یہاں صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے ہندوستان کی 7.8 فیصد کی شرح نمو کو درست تسلیم کرتے ہوئے عالمی جنگوں، توانائی کے بحران، جنگ اور سپلائی چین متاثر ہونے کے درمیان اس کی مضبوطی کی تعریف کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دارالحکومت میں ہو رہے برکس سربراہ اجلاس میں روس، جنوبی افریقہ، مصر، چین اور ایران کے سربراہان مملکت کی موجودگی ہندوستان کے اثر و رسوخ کو ظاہر کرتی ہے۔ سابق مرکزی وزیر نے کہا کہ کانگریس کے دور حکومت میں ہندوستان کو پانچ سب سے کمزور معیشتیں (فریجائل فائیو) کہا جاتا تھا، جبکہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان دنیا کی اعلیٰ ترین پانچ معیشتوں میں شامل ہو کر برکس کا چمکتا ستارہ رہا ہے۔

روی شنکر پرساد نے کہا کہ آج آئی ایم ایف نے ہندوستان کی شرح نمو پر اہم تبصرہ کیا ہے۔ آئی ایم ایف نے اپنی رپورٹ میں ہندوستان کی 8.7 فیصد کی شرح نمو کو درست پایا ہے۔ عالمی جنگوں، توانائی کے بحران اور جنگ کے باوجود جب عالمی سپلائی چین متاثر ہے، آئی ایم ایف نے ہندوستانی معیشت کی لچکداری کی تعریف کی ہے۔ سروس سیکٹر، مینوفیکچرنگ سیکٹر اور تجارت میں ہندوستان جس طرح آگے بڑھ رہا ہے، اس کی بھی تعریف کی گئی ہے۔ بی جے پی رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ ہندوستان میں برکس سربراہ اجلاس ہو رہا ہے۔ روس کے صدر یہاں آئے ہیں، جنوبی افریقہ کے صدر پہنچ گئے ہیں اور مصر کے صدر بھی پہنچ گئے ہیں، جبکہ کل چین کے صدر آنے والے ہیں اور ایران کے صدر بھی پہنچے ہیں؛ یعنی دنیا کے کئی بڑے ممالک کے رہنما آج دہلی آئے ہیں۔ سابق مرکزی وزیر نے کہا کہ کانگریس کے رہنما یہ سوال اٹھا رہے ہیں کہ برکس سے کیا ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی کا نام نہیں لیں گے لیکن آج بھی اور کل بھی کانگریس کے کچھ بڑے رہنماؤں نے یہی بات کہی ہے۔ جب کانگریس اقتدار میں تھی، تب اس نے ہندوستان کا کیا حال کیا تھا اور برکس میں ہندوستان کی کیا جگہ تھی۔ 2011، 2012 اور 2013 میں ہندوستان کی معیشت کو پانچ سب سے کمزور معیشتیں کہا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ گولڈ مین سیکس جیسی نامور ادارے نے بھی اس وقت ہندوستان کی معیشت کے تعلق سے تشویش کا اظہار کیا تھا اور کہا تھا کہ ہندوستان میں سرمایہ کاری کم ہو رہی تھی۔ اس وقت صورتحال یہ تھی کہ کئی بین الاقوامی ایجنسیوں نے کہا تھا کہ برکس کے 'آئی' یعنی انڈیا کو اب 'انڈونیشیا' سے بدل دینا چاہیے۔ دنیا کی ایک بڑی ایجنسی اسٹینڈرڈ اینڈ پورز ریٹنگ نے کہا تھا کہ ہندوستانی معیشت تیزی سے ایک جنک معیشت بنتی جا رہی ہے۔ روی شنکر پرساد نے کہا کہ کانگریس کے رہنماؤں کو یہ بتانا ضروری ہے کہ جب وہ حکومت میں تھے، تب برکس کے معاملے میں انہوں نے ہندوستان کی کیا حالت بنا دی تھی۔ اس وقت دنیا کا اعتماد کم ہو رہا تھا، مہنگائی بڑھ رہی تھی، پالیسی مفلوج ہو گئی تھی، پالیسیوں کا فقدان تھا اور بدعنوانی کی صورتحال تھی۔ اس وقت آئی لوٹ مار ہو رہی تھی، جس کے بارے میں سب جانتے ہیں اور کئی گھوٹالے ہوئے تھے۔

ایس آئی آر: وی ایس لکشمن، مہیش بابو، راجا مولی اور سائنا نہوال جیسی کئی بڑی ہستیوں کو الیکشن کمیشن نے بھیجا نوٹس!

تلنگانہ کی راجدھانی حیدرآباد کی کئی معروف شخصیات کو الیکشن کمیشن کی خصوصی گہری نظر ثانی یعنی ایس آئی آر عمل کے تحت نوٹس بھیجا گیا ہے۔ اس فہرست میں مشہور معروف اداکار مہیش بابو، فلم ڈائریکٹر ایس ایس راجا مولی، سابق کرکٹر وی وی ایس لکشمن اور بیڈمنٹن کھلاڑی سائنا نہوال جیسے بڑے نام شامل ہیں۔ اس خبر نے مذکورہ فلمی ہستیوں اور کھلاڑیوں کے چاہنے والوں کو حیران کر دیا ہے۔ یہ پورا معاملہ ووٹر لسٹ کی جانچ سے متعلق ہے اور اس میں فلمی دنیا، کھیلوں کی دنیا اور کاروبار سے وابستہ کئی اہم شخصیات کے نام بھی سامنے آئے ہیں۔ میڈیا رپورٹس میں ذرائع کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ اس فہرست میں مہیش بابو کے ساتھ ان کی اہلیہ نمرتا، ایس ایس راجا مولی، وینکٹیش، ناگ چیتنیہ اور ان کی والدہ، سامنتھا روتھ پربھو، دیوی کونڈا، آنند دیورکونڈا، وی وی ایس لکشمن، متالی راج، پلیلا گوپی چند، ساکشی ملک، سائنا نہوال، مریلی کرشن پرساد، دیوی اور پاسا کنڈیلا کے نام شامل ہیں۔ یعنی یہ فہرست صرف فلمی ستاروں تک محدود نہیں ہے بلکہ اس میں کھیل اور کاروباری دنیا سے وابستہ کئی لوگ موجود ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ آخر یہ نوٹس کیوں بھیجا گیا ہے۔ سامنے آئی جانکاری کے مطابق یہ پوری کارروائی ووٹر لسٹ کو درست کرنے اور اسے اپڈیٹ کرنے کے لیے چلائی جا رہی ہے۔ کچھ معاملوں میں لوگوں کے نام یا ان کے والدین کے نام میں خامی پائی گئی ہے۔ کچھ لوگوں کا ریکارڈ پرانے ایس آئی آر ڈاٹا سے مطابقت نہیں رکھتا ہے، جبکہ کچھ معاملات میں نوٹس بھیجنے کی کوئی خاص وجہ بھی نہیں بتائی گئی ہے۔ انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ جن لوگوں کو یہ نوٹس ملا ہے، وہ خود جا کر تصدیق کرا سکتے ہیں اور ضروری دستاویزات جمع کر سکتے ہیں۔ اگر کسی نام میں غلطی ہے تو اسے درست بھی کیا جا سکتا ہے۔ جو لوگ خود موجود نہیں ہو پائیں گے وہ کسی دوسرے شخص کو اپنی جانب سے سماعت میں بھیجنے کے لیے مجاز بنا سکتے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ صرف نوٹس ملنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی شخص کو ووٹ دینے کے لیے نااہل قرار دے دیا گیا ہے یا اس کا ووٹر رجسٹریشن منسوخ ہو گیا ہے۔

نقلی کرنسی پرنٹ کرنے والی ایک پوری فیکٹری کا پردہ فاش

کانپور: 11 ستمبر (پی این ایس) اتر پردیش کے سہارنپور میں پی این بی کرنسی چیسٹ میں 17.29 کروڑ روپے کے نقلی نوٹ ملنے کے بعد جانچ تیز ہو رہی ہیں۔ دوریں اثنا، کانپور میں پولیس نے نقلی کرنسی پرنٹ کرنے والی ایک پوری فیکٹری کا پردہ فاش کیا ہے۔ پولیس نے ماسٹر مائنڈ سمیت تین لوگوں کو گرفتار کیا اور 2,04,650 روپے مالیت کے جعلی نوٹ برآمد کئے۔ پولیس کے مطابق، نقلی نوٹ ریل بازار تھانہ علاقے میں رام لیلا میدان کے قریب کرائے کے کمرے میں چھاپے گئے تھے۔ انہیں کانپور سینٹرل اور آس پاس کے ریلوے اسٹیشنوں اور بازاروں میں چلایا گیا۔ گرفتار ملزمان کی شناخت اناؤ کے شیر سنگھ، کانپور کے روشن علی اور اوریا کے سول گپتا کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق ملزمان لوگوں کو اصل رقم سے تین گنا مالیت کے جعلی نوٹ دیتے تھے۔ یہ زیادہ تر ریلوے اسٹیشن کے آس پاس کی چھوٹی دکانوں اور بازاروں میں استعمال ہوتے تھے۔ برآمد شدہ جعلی نوٹوں میں 100 روپوں 991,1 کے نوٹ، 50 روپوں 71 کے نوٹ، اور 500 کے 4 نوٹ شامل ہیں۔ ایک پرنٹر، پیپر کٹر، قینچی، پیمانہ، سیاہی، ریم پیپر اور دیگر اشیاء بھی برآمد ہوئیں۔ پولیس کے مطابق تینوں ملزمان پہلے بھی جیل جا چکے ہیں۔ شیر سنگھ کے خلاف 4 مجرمانہ مقدمات درج ہیں، روشن علی پر 7، اور سول گپتا پر 5۔ پولیس اب جعلی کرنسی کے پورے نیٹ ورک اور ان کے ماضی کے مجرمانہ ریکارڈ کی چھان بین کر رہی ہے۔

جوہر یونیورسٹی کو چندہ دینے اور تعمیراتی کام کرانے والے ٹھیکیدار کی ہوگی جانچ، ای ڈی کھنگال رہی ریکارڈ

رام پور: 11 ستمبر (پی این ایس) انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) رام پور کے ایک بلڈر اور ٹھیکیدار سید خالد کے ذریعہ کرائے گئے دیگر سرکاری تعمیراتی پروجیکٹوں کی تحقیقات کر رہا ہے جس نے جوہر ٹرسٹ کو عطیہ دیا تھا اور سماج وادی پارٹی کے دور حکومت میں جوہر یونیورسٹی میں تعمیرات کی تھیں۔ انکشاف ہوا ہے کہ خالد سمیت چھ ٹھیکیداروں نے اعظم خان کے ڈریم پروجیکٹ جوہر یونیورسٹی کے لیے 28 سے زائد عمارتیں تعمیر کیں۔ اس مدت کے دوران، انہیں ریاست بھر کے دیگر شہروں میں کئی سرکاری پروجیکٹوں کے ٹھیکے بھی ملے۔ ای ڈی کی جانچ ان تمام ٹھیکیداروں کے ریکارڈ کی بھی جانچ کرے گی جو دوسرے شہروں میں ان کے کام سے متعلق ہیں۔ ای ڈی جوہر یونیورسٹی کی تعمیر سے متعلق ٹھیکیداروں، ٹھیکوں، انجام دیئے گئے کام، اخراجات، ادائیگیوں اور مالیاتی لین دین کی تفصیلات جمع کر رہا ہے، بشمول تعلیمی اور انتظامی عمارتیں۔ تعمیراتی معاہدوں، بلوں، ادائیگیوں کی رسیدیں، بینک کھاتوں کے لین دین، اور فرموں کے درمیان مالی لین دین سے متعلق دستاویزات کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔

ذرائع کے مطابق، ای ڈی کو موصول ہونے والی معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ یونیورسٹی میں تعمیراتی کام میں شامل کچھ ٹھیکیداروں نے لکھنؤ، سہارنپور، مظفرنگر اور نوئیڈا سمیت ریاست بھر کے کئی اضلاع میں سرکاری محکموں سے ٹھیکے بھی حاصل کیے تھے۔ تفتیش مختلف سرکاری محکموں کی جانچ کر رہی ہے جنہوں نے ان ٹھیکیداروں کو کام دیا، ان کی لاگت، ان اکاؤنٹس جن میں ادائیگیاں کی گئیں، اور ان ٹرانزیکشنز کے فنڈز کو بعد میں کیسے استعمال کیا گیا۔ مختلف محکموں سے بھی معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ ای ڈی کی حالیہ کارروائی کے دوران، جوہر یونیورسٹی اور اس سے منسلک اداروں کے ساتھ ٹھیکیداروں کے مقامات پر تلاشی لی گئی۔ دستاویزات اور الیکٹرانک ریکارڈ کی جانچ پڑتال کی گئی، اور کچھ کو ضبط بھی کر لیا گیا۔ یہ ریکارڈ اب ٹھیکیداروں اور یونیورسٹی کے درمیان مالی روابط قائم کرنے کے لیے استعمال کیے جا رہے ہیں۔ جانچ ایجنسی سرکاری معاہدوں، ٹھیکیداروں کے کھاتوں اور یونیورسٹی کی تعمیر پر خرچ کیے گئے فنڈز سے متعلق ادائیگیوں کے درمیان ممکنہ تعلق کی تحقیقات کر رہی ہے۔ جوہر یونیورسٹی میں تعمیرات اور اس سے منسلک ٹھیکیدار ریاست کے کئی اضلاع میں سرکاری کام انجام دے رہے ہیں۔ تحقیقات کی سنگین نوعیت کی نشاندہی کرتے ہیں۔ جیسے جیسے دستاویزات اور بینکنگ ریکارڈز کی تحقیق آگے بڑھتی ہے، ماضی کے معاہدوں پر دستخط کرنے سے لے کر تعمیرات کی تکمیل تک اس عمل میں شامل دیگر افراد اور فرموں کا کردار بھی سامنے آ سکتا ہے۔

اپنی ہی سرکار میں بے بس نظر آئے شہری ترقیات کے وزیر مملکت راکیش راٹھور

بلڈوزر کارروائی پر تھانے میں ہوئے جذباتی، بھاجپا کارکنوں کے ساتھ زیادتی پر پولس کو گھیرا

سیتاپور: 11 ستمبر (پی این ایس) سیتاپور میں سڑک کو چوڑا کرنے اور نالے کی صفائی کے لیے جاری بلڈوزر کارروائی نے سیاسی تنازعہ کو جنم دیا ہے۔ شہری ترقیات کے وزیر مملکت راکیش راٹھور غیر قانونی قبضہ ہٹانے کے دوران بی جے پی کارکنوں کو حراست میں لے کر لاک اپ میں رکھنے کے بعد ناراض ہو گئے۔ وہ حامیوں کے ساتھ پولیس اسٹیشن پہنچے اور جذباتی ہو کر رو پڑے۔ ہنگامہ آرائی کے بعد پولیس نے کارکنوں کو چھوڑ دیا۔ وزیر نے میونسپل اور پولیس حکام پر سنگین الزامات لگائے۔ انہوں نے کہا کہ ہسٹری شیٹرز اور مافیاؤں کو وی آئی پی ٹریٹمنٹ ملتا ہے، جبکہ بی جے پی کارکنوں کو لاک اپ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کارکنوں کو بیٹھنے کے لیے کرسی تک نہیں دی گئی۔ راکیش راٹھور نے عجیب احمد کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ایسے لوگوں کے خلاف درجنوں مقدمات کے باوجود انہیں جیل بھیجے اور ان کے ساتھ تصویر کھنچوانے کے فوراً بعد رہا کر دیا جاتا ہے۔ وزیر نے کہا کہ ان کی زندگی میں یہ پہلا موقع ہے کہ انہیں کسی معاملے کے لیے پولیس اسٹیشن جانا پڑا۔ انہوں نے بتایا کہ ضلع مجسٹریٹ (سی ڈی او)، پولیس افسران اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) کی ٹیم پر دوپہر سے رات دیر گئے تک بات چیت ہوئی لیکن انہیں صرف یقین دہانیاں ہی موصول ہوئیں۔ وزیر نے اپنے قریبی دوست جتیندر مشرا اور منہ بولے بھتیجے سوربھ مشرا کی جانب سے نازیبا کلمات کہے جانے کی معافی بھی مانگی۔ بدھ کے روز میونسپل والدہ روڈ پر نالیوں اور سڑکوں کے کنارے تعمیر کی گئی غیر قانونی تعمیرات کو مسمار کر دیا گیا۔ دکانداروں نے بتایا کہ وہ تقریباً 20 سال سے وہاں اپنی روزی روٹی کما رہے ہیں۔ بلدیہ کے مطابق تجاوزات نالے کی صفائی اور نکاسی آب میں رکاوٹ بن رہی تھیں۔ انتظامیہ نے خبردار کیا ہے کہ سرکاری اراضی پر تجاوزات برداشت نہیں کی جائیں گی۔

رائے بریلی: لیکھ پال کی دیدہ دلیری، ''پاس پیسے نہیں ہیں تو اپنی بیٹی بھیج دو''

ایک غریب خاندان سے سرکاری امداد کی رپورٹ لگانے کے بدلے میں کیا شرمناک مطالبہ

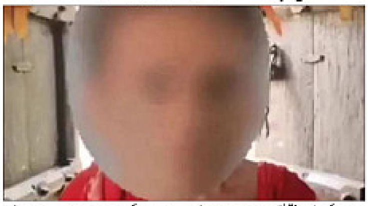

رائے بریلی: 11 ستمبر (پی این ایس) رائے بریلی کی لال گنج تحصیل سے سرکاری امداد کے نام پر ایک غریب خاندان کے ساتھ مبینہ طور پر ذلت آمیز سلوک کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ الزام ہے کہ علاقائی لیکھپال نے پہلے سرکاری امداد کی رپورٹ لگانے کے بدلے رقم کا مطالبہ کیا۔ جب خاندان نے غربت کا حوالہ دیتے ہوئے رقم ادا کرنے سے معذوری ظاہر کی تو لیکھ پال نے مبینہ طور پر بیٹی کو اپنے پاس بھیجنے کا مطالبہ کیا۔ جب اہل خانہ نے شکایت لے کر ایس ڈی ایم سے رجوع کیا تو وہاں پر بھی ان کے ساتھ مبینہ طور پر بدتمیزی کی گئی۔ متاثرہ خاندان کا الزام ہے کہ ایس ڈی ایم ان کی سنگین شکایت سن کر ہنس پڑے۔ کانگریس نے ایکس پر اس واقعے کی ویڈیو پوسٹ کی تھی جس کے بعد انتظامیہ نے تحقیقات کا حکم دیا تھا۔ متاثرہ خاندان کو حکومتی امداد کی ضرورت تھی۔ علاقائی لیکھپال سے رپورٹ درج کرنے کو کہا گیا۔ الزام ہے کہ لیکھپال پنکش کمار سوجا نے رپورٹ کے بدلے رقم کا مطالبہ کیا۔ جب خاندان نے مالی مجبوریوں کی وجہ سے رقم ادا کرنے سے عاجزی کا اظہار کیا تو اکاؤنٹنٹ نے مبینہ طور پر ان سے کہا کہ اگر وہ کام کرانا چاہتے ہیں تو اپنی بیٹی کو اس کے پاس بھیج دیں۔ ان کی بیٹی سے متعلق اس مبینہ مطالبے سے اہل خانہ ناراض ہو گئے اور انہوں نے اعلیٰ حکام سے شکایت کی۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ جب انہوں نے لیکھپال کے خلاف شکایت لے کر ایس ڈی ایم سے رابطہ کیا تو افسر نے معاملے کو سنجیدگی سے لینے کے بجائے بدتمیزی سے برتاؤ کیا اور ہنسے۔ اہل خانہ کے مطابق اس رویے نے ان کی پریشانی میں اضافہ کیا۔ اس معاملے کے سامنے آنے کے بعد کانگریس نے یوگی حکومت پر حملہ کیا اور غریب خاندان کی شکایت پر سوال اٹھایا۔ پارٹی نے الزام لگایا کہ ایک طرف غریب خاندان سے سرکاری امداد کے نام پر شرمناک مطالبہ کیا گیا اور دوسری طرف شکایت کے باوجود ان کی منصفانہ سماعت سے انکار کیا گیا۔ انتظامیہ نے اب تحقیقات لال گنج سرکل آفیسر سومیت رائے کو سونپ دی ہے۔ سی او نے کہا کہ ان کے پاس ابھی تک کیس کے بارے میں مکمل معلومات نہیں ہیں لیکن چونکہ حکام نے تحقیقات کی ہدایت کی ہے، اس لیے پورے معاملے کی چھان بین کر کے رپورٹ پیش کی جائے گی۔ تحقیقات میں اب لیکھ پال کے خلاف لگائے گئے الزامات کے ساتھ ساتھ ایس ڈی ایم کے مبینہ غیر مہذب رویے کی حقیقت بھی سامنے آئے گی۔ اگر الزامات درست ثابت ہوئے تو متعلقہ افسران اور ملازمین کے خلاف محکمانہ اور قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے۔

ٹھاکر پھول سنگھ میموریل کالج رکھنڈی میں جاری تین روزہ اسکاؤٹ گائیڈ کیمپ اختتام پذیر

دیوبند: 11 اگست (ڈاکٹر فیروز خان) ہندوستان اسکاؤٹ اینڈ گائیڈس کے زیر اہتمام ٹھاکر پھول سنگھ میموریل کالج رکھنڈی میں جاری تین روزہ اسکاؤٹ گائیڈ کیمپ اختتام پذیر ہو گیا۔ اس دوران مختلف مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ طالبات کو انعامات اور سرٹیفکیٹ دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ کالج کیمپس میں منعقدہ اسکاؤٹ گائیڈ کیمپ کے آخری دن بچوں نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ کیمپ میں ... کا شاندار مظاہرہ کیا گیا۔ اس موقع پر کالج کے پرنسپل ... نے کہا کہ اسکاؤٹ گائیڈ کیمپ میں طلبہ جہاں نظم و ضبط کا سبق سیکھتے ہیں وہیں ان میں ملک سے محبت کا جذبہ بھی پروان چڑھتا ہے۔ پریشان کن حالات میں اسکاؤٹس اور گائیڈز کی خدمات پر ملک اور اہل وطن کی خدمت کرتے ہیں۔ ... انہوں نے کہا کہ کھیل ہماری زندگی کا حصہ ہیں۔ جسم کو صحت مند رکھنے کے لیے کھیل ضروری ہیں ... [illegible]

ملک اور ریاست میں رونما ہونے والی تاریخی تبدیلیوں کو عوام تک پہنچانے کا کام کریں: دنیش پرتاپ سنگھ

سیوا سنکلپ ابھیان 17 ستمبر سے 17 اکتوبر تک چلایا جائے گا

بہرائچ۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی عوام کی 25 سالہ مسلسل خدمت کی عوامی فلاحی کامیابیوں کو عام کرنے اور ہر شہری کو ترقی یافتہ ہندوستان 2047 کے اجتماعی قومی عزم سے جوڑنے کے لیے باغبانی، زرعی مارکیٹنگ، زرعی خارجہ تجارت اور زرعی برآمدات کے محکموں کے وزیر مملکت نے آزادانہ چارج کے ساتھ، سنگھ پرجاپتی بابا ساہب ... میں ایک میٹنگ منعقد کی۔ ایم ایل سی ڈاکٹر پرگیہ ترپاٹھی اور پدمسین چودھری، ایم ایل اے ... ترپاٹھی، ایم ایل اے مسٹر سریشور سنگھ، ایم ایل اے ... بی جے پی ضلع صدر برجیش پانڈے اور دیگر عوامی نمائندوں کے ساتھ آج کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں سیوا سنکلپ کی تیاریوں کے سلسلے میں۔ بیان کردہ منشا کے مطابق منعقد کیے جانے والے پروگراموں کا تنظیمی جائزہ لیا جائے اور وقت سے پہلے ایکشن پلان تیار کیا جائے۔ وزیر انچارج نے کہا کہ اس مہم کا بنیادی مقصد وزیر اعظم کی 25 سالہ مسلسل خدمات کے دوران پالیسی اصلاحات، عوامی بہبود کے کاموں اور ملک اور ریاست میں ہونے والی تاریخی تبدیلیوں کو عوام تک پہنچانا اور عوامی یادداشت میں ان کے مستقل ہونے کو یقینی بنانا ہے۔ مہم کے دوران، ہمیں مرکزی حکومت کے 12 سال اور ریاستی حکومت کے 10 سال کے ترقیاتی کاموں سے لوگوں کی زندگیوں میں آنے والی مثبت تبدیلیوں کو مستند طور پر پیش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہمیں نوجوانوں، خواتین، کسانوں اور پسماندہ افراد کو ایک خود کفیل ملک کی تعمیر کے اجتماعی قومی عزم کے ساتھ جوڑ کر ترقی یافتہ ہندوستان 2047 کے وژن کو حاصل کرنے کی طرف بھی آگے بڑھنا چاہیے۔ میٹنگ میں وزیر انچارج نے کہا کہ سیوا سنکلپ ابھیان کے ذریعے حکومت کی عوامی بہبود کی اسکیموں اور ترقیاتی پروگراموں کو عوام تک پہنچایا جانا چاہیے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ اہل استفادہ کنندگان اسکیموں کا فائدہ حاصل کریں۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ وسیع عوامی شرکت کے ساتھ اس مہم کو چلائیں اور دیہی اور شہری علاقوں میں طے شدہ پروگراموں کی موثر تنظیم کو یقینی بنائیں۔ انچارج وزیر نے کہا کہ مہم کے دوران مختلف فلاحی اسکیموں کے بارے میں معلومات عوام تک پہنچائی جائیں اور اہل افراد کی نشاندہی کر کے ان کو فائدہ پہنچایا جائے۔ عوامی مسائل اور شکایات کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے۔ انہوں نے عہدیداروں پر زور دیا کہ وہ حکومت کے بیان کردہ ارادوں کے مطابق عوامی خدمت کو ترجیح دیتے ہوئے مہم کی کامیابی کو یقینی بنائیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے تمام متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس مہم کو کامیاب بنانے کے لیے تال میل سے کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ مہم کے تحت منعقد ہونے والے پروگراموں کی تیاریاں بروقت مکمل کی جائیں اور اسکیموں کے فروغ کے لیے موثر ایکشن پلان بنایا جائے۔ ضلع مجسٹریٹ اکشے ترپاٹھی، پولیس سپرنٹنڈنٹ ... سریواستو، چیف ڈیولپمنٹ آفیسر ... کمار، ڈویژنل فارسٹ آفیسر سندریشا، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امیت کمار، چیف ریونیو آفیسر سوربھ دوبے، چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر سنجے کمار، ضلع ترقیاتی افسر راج کمار، پروجیکٹ ڈائریکٹر ڈی آر ڈی اے منیش کمار، اور مختلف محکموں کے افسران میٹنگ میں موجود تھے۔

بی جے پی نے مذہب اور ذات کے نام پر سماج کو تقسیم کرنے کا کام کیا ہے: راجندر پال گوتم

مشن 2027 کے تحت بلند شہر میں منعقدہ کانگریس کی 'وجے سنکلپ ریلی میں لیڈران کا خطاب

بلندشہر 11 ستمبر زبیر شاد مشن 2027 کی تیاریوں میں مصروف کانگریس نے ضلع بلندشہر میں انتخابی بگل بجا دیا ہے۔ اورنگ آباد میں منعقدہ وجے سنکلپ ریلی میں کانگریس کارکنوں کا زبردست ہجوم امڈ پڑا۔ کانگریس کے ضلع صدر ضیاء الرحمن کی قیادت میں سکندرآباد ٹول پلازہ پر سینکڑوں کارکنوں نے اتر پردیش کانگریس کے انچارج راجندر پال گوتم، قومی سکریٹری و شریک انچارج سنجیو آریہ، رکن پارلیمنٹ عمران مسعود اور سابق ریاستی صدر و معروف اداکار راج ببر کا استقبال کیا۔ ریلی میں سماجی ہم آہنگی، آئین کے تحفظ، مہنگائی، بے روزگاری، بدعنوانی، مذہبی امتیاز اور دلتوں کے ساتھ مبینہ امتیازی سلوک جیسے مسائل نمایاں رہے۔ اس موقع پر سابق ضلع صدر شیو پال سنگھ اور ان کے ساتھیوں کے دوبارہ کانگریس میں شامل ہونے کا اعلان کیا گیا جن کا قومی سکریٹری و شریک انچارج سنجیو آریہ نے استقبال کیا۔ کانگریس کے ریاستی انچارج راجندر پال گوتم نے کہا کہ اتر پردیش کی عوام نفرت اور تقسیم کی سیاست سے اکتا چکی ہے۔ بی جے پی نے مذہب اور ذات کے نام پر سماج کو تقسیم کرنے کا کام کیا ہے، جبکہ کانگریس تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلنے اور سماجی ہم آہنگی کی سیاست پر یقین رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج گاندھی، ڈاکٹر امبیڈکر اور آئین کے نظریات کو مضبوط کرنا پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہے۔ سابق ریاستی صدر اور اداکار راج ببر نے کہا کہ ملک کی طاقت اس کی گنگا جمنی ثقافت، تنوع اور باہمی بھائی چارے میں ہے۔ مذہب اور ذات کے نام پر سماج میں دوریاں پیدا ہونے سے جمہوریت کمزور ہوتی ہے۔ کانگریس نے ہمیشہ غریب، کسان، مزدور، نوجوان، خواتین اور محروم طبقات کی آواز اٹھائی ہے۔ دلتوں اور کمزور طبقات کو برابری کا حق صرف تقریروں سے نہیں بلکہ سماجی و سیاسی شرکت کو یقینی بنا کر ملتا ہے۔ رکن پارلیمنٹ عمران مسعود نے کہا کہ آئین ہر شہری کو مساوات اور عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق دیتا ہے۔ اس لیے ذات، مذہب یا سماجی شناخت کی بنیاد پر کسی بھی شہری کے ساتھ امتیازی سلوک قابل قبول نہیں۔ انہوں نے کہا کہ آنے والا وقت تبدیلی کا ہے اور عوام 2027 میں اپنے ووٹ کی طاقت سے جواب دیں گے۔ انہوں نے دلتوں اور مسلمانوں سے متحد ہونے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو بی جے پی کو شکست دینے کا ٹھیکہ لینے کے بجائے کانگریس اور راہل گاندھی کا ساتھ دینا چاہیے۔ قومی سکریٹری و شریک انچارج سنجیو آریہ، سابق رکن اسمبلی ونے کشل اور ودت چودھری نے کہا کہ ریاست کی عوام بدعنوانی، مہنگائی، بے روزگاری اور انتظامی بدنظمی سے پریشان ہے۔ سرکاری اسکیموں کا فائدہ ہر مستحق شخص تک پہنچنا چاہیے، لیکن زمینی سطح پر لوگوں کو متعدد مشکلات کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کی ترجیح صرف اقتدار حاصل کرنا نہیں بلکہ ایسی حکمرانی قائم کرنا ہے جس میں حکومت عوام کے تئیں جوابدہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی کی محبت کی دکان کا پیغام گاؤں گاؤں تک پہنچ رہا ہے اور 2027 میں اتر پردیش سے بی جے پی کا صفایا ہونے جا رہا ہے۔ سابق رکن پارلیمنٹ راشد علوی اور جے پی اگروال نے کہا کہ بی جے پی کی سیاست میں عام آدمی کے حقیقی مسائل پیچھے چھوٹ گئے ہیں۔ مذہبی مسائل کو اچھال کر عوام کی توجہ بے روزگاری، مہنگائی اور بدعنوانی جیسے بنیادی مسائل سے ہٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

عصمت دری اور دھوکہ دہی کا ملزم گرفتار، جیل رسید

دیوبند، 11 اگست (ڈاکٹر فیروز خان) پروموشن کے بہانے ایک خاتون سے زیادتی کرنے والے ملزم کو دیوبند پولیس نے گرفتار کر لیا۔ وہیں پولیس نے فریب دہی کے ایک مطلوب ملزم کو بھی گرفتار کر لیا۔ پولیس نے اتراکھنڈ کے ہریدوار ضلع کے تھانہ بھگوان پور باشاہ پور گاؤں کے رہنے والے ابھیشیک چوہان کو گرفتار کر لیا۔ پولیس کے مطابق ملزم نے مبینہ طور پر ملازمت میں پروموشن کا جھانسہ دے کر ایک خاتون سے جنسی تعلقات استوار کیے اور ویڈیو انٹرنیٹ پر پھیلانے کی دھمکیاں دیں۔ ساتھ ہی متاثرہ کے بھائی کو ذاتیات پر مبنی توہین آمیز جملے کہنے کا بھی الزام ہے۔ مذکورہ معاملہ میں پولیس نے مقدمہ درج کرنے کے بعد ملزم کی تلاش شروع کر دی تھی۔ دوپہر کے وقت پولیس نے ابھیشیک کو جھبیڑا سے مجھول جانے والے راستہ سے گرفتار کر لیا۔ وہیں پولیس نے دیوبند کے محلہ کانسٹھواڑا کے باشندہ محمد فرقان گھوسی کو فراڈ کیس کے سلسلے میں جاری کیے گئے عدالتی وارنٹ کے بعد گرفتار کر لیا۔ دیوبند کوتوالی انچارج سندیپ بالیان نے بتایا کہ دونوں ملزمین کو عدالت کے حکم پر جیل بھیج دیا گیا ہے۔

مکتب محمودیہ گدین کھیڑا و سیتارام کھیڑا میں ششماہی امتحانات منعقد

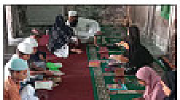

انا گنج مراد آباد تحصیل بانگر کے مدرسہ مکتب محمودیہ گدین کھیڑا اور سیتارام کھیڑا میں بچوں کے تعلیمی معیار کو پرکھنے کے لیے ششماہی امتحانات کا انعقاد انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ انعقاد کیا گیا۔ جامعہ محمودیہ اشرف العلوم جاجم کانپور کی زیر نگرانی شاخ مکتب محمودیہ گدین کھیڑا و سیتارام کھیڑا میں یہ امتحانات مکتب کے ذمہ دار اور معروف استاد مفتی ضیاء الدین قاسمی کی دیکھ ریکھ اور انتظام کے تحت مکمل ہوئے۔ اس تعلیمی جائزے اور امتحان کے لیے گنج مراد آباد سے مفتی محمد جنید قاسمی نے بطور ممتحن خصوصی شرکت فرمائی۔ آج نماز عصر سے قبل منعقد ہوئے اس امتحان میں مفتی محمد جنید قاسمی نے بچوں سے قرآن کریم، دینیات اور اسلامی معلومات پر مبنی زبانی اور تحریری سوالات کیے۔ بچوں کی شاندار کارکردگی اور برجستہ جوابات کو دیکھ کر مفتی جنید قاسمی نے گہری مسرت کا اظہار کیا اور اساتذہ بالخصوص مفتی ضیاء الدین کی مخلصانہ کوششوں کو خوب سراہا۔ انہوں نے کہا کہ اس دور میں نونہالان ملت کو ایمان کی بنیادی معلومات سے آراستہ کرنا سب سے بڑی خدمت ہے۔ امتحان کے بعد بچوں کی حوصلہ افزائی کی گئی اور مکتب کے روشن مستقبل کے لیے رقت آمیز دعاؤں کے ساتھ اس نورانی مجلس کا اختتام ہوا۔ علاقائی لوگوں نے مکتب کی اس تعلیمی ترقی پر مسرت کا اظہار کیا ہے۔

سہارنپور کی تاریخی کلکٹریٹ مسجد کے انہدام کے بعد پولیس سرگرم: خفیہ محکمہ بھی ہائی الرٹ پر

دیوبند، 11 اگست (ڈاکٹر فیروز خان) سہارنپور کی تاریخی کلکٹریٹ مسجد کے انہدام کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال کے پیش نظر جہاں پولیس سرگرم نظر آ رہی ہے وہیں خفیہ محکمہ بھی ہائی الرٹ پر ہے اور حساس و انتہائی حساس علاقوں میں ہر چھوٹی بڑی سرگرمی پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ ایس ڈی ایم دیوبند وجے پرتاپ سنگھ، سی او دیوبند امیت سنگھ اور کوتوالی انچارج سندیپ بالیان کی قیادت میں پولیس فورس نے شہر کے مختلف مقامات پر فلیگ مارچ کر کے عوام سے امن و امان بنائے رکھنے کی اپیل کی۔ ساتھ ہی نماز جمعہ کے بعد مسجد کے انہدام کی مخالفت میں مسلم سماج کے ممکنہ احتجاجی مظاہروں کے پیش نظر دیوبند کی تمام مساجد کے باہر پولیس تعینات رہی۔ نماز جمعہ پرامن ماحول میں ادا کی گئی۔ اس دوران کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آنے پر پولیس نے راحت کی سانس لی۔ اس دوران سی او دیوبند امیت سنگھ نے کہا کہ ماتحت افسران کو ہدایت دی گئی ہے کہ حالات پر سخت نگاہ رکھی جائے۔ اس دوران اگر کوئی شخص خلاف قانون کوئی کام کرتا نظر آئے تو اسے فوراً حراست میں لے لیا جائے اور اس کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ ایس ڈی ایم وجے پرتاپ سنگھ نے بتایا کہ کسی بھی طرح کی گڑبڑ کرنے والے سے سختی کے ساتھ نمٹا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ پولیس فورس کے علاوہ خفیہ ایجنسیوں کو بھی الرٹ کر دیا گیا ہے۔

12 اور 13 ستمبر کو جلال پور میں مجالس کا انعقاد کیا جائے گا

جلال پور امبیڈکر نگر 12 ستمبر کو رات 8 بجے جعفرآباد میں واقع بڑی مسجد میں ادیب و شاعر مرحوم محمد تقلین زاہد جعفری کے ایصال ثواب کے لیے مجلس کا اہتمام کیا گیا ہے۔ مولانا سید کاظم مہدی عروج جونپوری مجلس سے خطاب کریں گے۔ 13 ستمبر کو صبح 9 بجے مرحوم تنویر حسن عرف ننھے جو انجمن حسینیہ کے نوحہ خواں تھے کی مجلس چہلم کا انعقاد مدرسہ امام مہدیہ جعفر آباد میں کیا گیا ہے۔ مجلس سے مولانا پروفیسر عباس رضا نیر شعبہ اردو لکھنؤ یونیورسٹی کے سربراہ خطاب کریں گے۔ مجلس سے پہلے شعراء کلام پیش کریں گے۔ یہ اطلاع علی اکبر عباس صاحب نے دی۔

اعظم گڈھ: سالانہ جشن عید میلاد النبی ؐ کا انعقاد

اعظم گڈھ 11 ستمبر (نامہ نگار) بہاء الدین پور، پھولپور، اعظم گڈھ میں انجمن گلشن مدینہ کے زیر نگرانی ۲۰ ویں سالانہ عظیم الشان جشن عید میلاد النبی کا اہتمام کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک اور نعت شریف سے محفل منور ہوئی۔ یہ تقریب جمعرات ۱۰ ستمبر ۲۰۲۶ء / ۲۷ ربیع الاول کو منعقد کی گئی۔ آپ کی سیرت پر لیکچرز پیش کیے گئے جس میں حضورؐ سے محبت اور احترام کا اظہار کیا گیا۔ پروگرام کی نظامت زاہد اعظمی نے کی اور پرتاپ گڑھ کے ڈاکٹر آصف رضا سیفی نے کلیدی خطبہ دیا۔ انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور زائرین کو آپ کی تعلیمات اور زندگی کے بارے میں آگاہ کیا۔ انہوں نے آپ کی تعلیمات اور زندگی کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے مدد کی۔ تقریب کی نظامت معروف نعت خواں اسعد اقبال کلکتوی نے کی۔ دانش مہتاب الہ آبادی، فرحان اعظمی، ثاقب رضا اعظمی اور سلمان رضا سیفی نے بھی شرکت کی۔ یہ تقریب مفتی احتشام عالم صاحب قادری کی سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کو ضلع کے سب سے بڑے اجتماعات میں سے ایک سمجھا جاتا ہے جہاں پنڈال کو خصوصی طور پر سجایا گیا اور روشنیوں سے روشن کیا گیا جس سے ایک متحرک ماحول پیدا ہوا۔ زائرین نے اس خوبصورت منظر کو اپنے کیمروں اور موبائل فونز میں قید کر لیا۔ نعت کی ادائیگی کے لیے بھی انتظامات کیے گئے تھے۔ تقریب میں صدر محمد جاوید، سکریٹری نعمان اعظمی، اراکین فہد، انعام، تبریز، فیروز، ثاقب، عمر، کبیر، حافظ، زید، عاصم، عادل، محسن اور کیف کے علاوہ سینکڑوں عازمین نے شرکت کی۔

''پیمنٹ سیتو پورٹل'' کے ذریعے عدالتی و ٹریفک چالان کی آن لائن ادائیگی ہوئی آسان

عوام پیمنٹ سیتو پورٹل پر دستیاب آن لائن سہولیات کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں: ضلع جج

بلندشہر 11 ستمبر۔ زبیر شاد ضلع جج بلند شہر سنجے سنگھ کی ہدایت اور ضلع قانونی خدمات اتھارٹی کے سکریٹری وکاس چودھری کی نگرانی میں عام لوگوں کو عدالتی خدمات کی معلومات اور سہولیات آسانی سے فراہم کرنے کے لیے مختلف ڈیجیٹل ذرائع کے بارے میں بیدار کیا جا رہا ہے۔ اسی سلسلے میں الہ آباد ہائی کورٹ کی جانب سے ''پیمنٹ سیتو پورٹل'' تیار کیا گیا ہے، جس کے ذریعے عدالت سے متعلق مختلف ادائیگیوں کو آن لائن اور آسان بنایا گیا ہے۔ اس پورٹل کے ذریعے لوگ گھر بیٹھے کورٹ فیس، ای-فائن اور دیگر مقررہ عدالتی فیس کی آن لائن ادائیگی کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹریفک چالان سے متعلق سہولت بھی اس پورٹل پر دستیاب ہے۔ لوگ اپنی گاڑی کے چالان کی تفصیلات آن لائن دیکھنے کے ساتھ ساتھ چالان کی حیثیت اور ادائیگی سے متعلق معلومات بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس سے شہریوں کو ادائیگی کے لیے دفاتر کے غیر ضروری چکر لگانے کی ضرورت نہیں ہوگی اور وقت و محنت دونوں کی بچت ہوگی۔ ضلع جج سنجے سنگھ کی جانب سے عدالتی خدمات کو مزید شفاف، آسان اور عوامی مفاد میں بنانے کے مقصد سے ڈیجیٹل سہولیات کے زیادہ سے زیادہ استعمال پر زور دیا جا رہا ہے۔ وہیں ضلع قانونی خدمات اتھارٹی کے سکریٹری وکاس چودھری کی جانب سے عوام کو دستیاب قانونی اور ڈیجیٹل سہولیات کے بارے میں مسلسل بیدار کیا جا رہا ہے۔ ضلع جج سنجے سنگھ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ''پیمنٹ سیتو پورٹل'' پر دستیاب آن لائن سہولیات کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور عدالت و ٹریفک چالان سے متعلق مقررہ ادائیگیاں آسان اور شفاف ڈیجیٹل ذرائع سے کرنے کے لیے بیدار رہیں۔

PaymentSetu

لکھنؤ گرین سٹی سمیت 5 غیر قانونی کالونیوں پر چلا بلڈوزر

لکھنؤ:۔ راجدھانی لکھنؤ میں غیر قانونی کالونائزروں اور بغیر لے آؤٹ پاس کرائے زمینوں کی پلاٹنگ کرنے والوں کے خلاف لکھنؤ ترقیاتی اتھارٹی (ایل ڈی اے) کی کارروائی مسلسل سخت ہوتی جارہی ہے۔ ایل ڈی اے کے نائب صدر پرتھمیش کمار کی سخت ہدایات کے بعد انفورسمنٹ ٹیم نے موہن لال گنج علاقے میں بڑے پیمانے پر مسمار کرنے کی مہم شروع کی۔ اس آپریشن کے دوران، بلڈوزر کا استعمال پانچ غیر قانونی کالونیوں کو گرانے کے لیے کیا گیا تھا، جن میں ''لکھنؤ گرین سٹی'' اور کنکریٹ کے ڈھانچے، سڑکیں اور باؤنڈری وال کو منہدم کر دیا گیا۔

انفورسمنٹ زون 2 کے زونل افسر دیونش ترویدی نے بتایا کہ موہن لال گنج کے موضع مئو اور اترولی گاؤں میں بغیر منظور شدہ نقشہ کی منظوری کے بڑے پیمانے پر غیر قانونی پلاٹنگ کی شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ تحقیقات کے بعد ایل ڈی اے کی ٹیم بھاری پولیس فورس کے ہمراہ جائے وقوعہ پر پہنچی اور تقریباً 70 بیگھہ اراضی پر پھیلی پانچ الگ الگ غیر قانونی کالونیوں کو مکمل طور پر مسمار کر دیا۔ زونل افسر کے مطابق، پروین ترپاٹھی، امیت سنگھ (لکھنؤ گرین سٹی)، ارون کمار، کیپٹن اشوک سنگھ، ہریندر سنگھ، ایس کے۔ ترپاٹھی اور ان کے ساتھی مئو اور اترولی کے دیہات میں غیر منظور شدہ پلاٹنگ کر رہے تھے۔ ایل ڈی اے کی ٹیم نے بلڈوزر سے سائٹ آفس، سڑکوں، باؤنڈری والز اور حد بندی کے ستونوں کو مکمل طور پر مسمار کر دیا۔ افسران نے واضح کیا کہ یہ تمام تعمیرات منظور شدہ لے آؤٹ کے بغیر اور ترقیاتی فیس ادا کیے بغیر کی جا رہی ہیں۔ یہ کارروائی مجاز عدالت کی جانب سے انہدام کا حتمی حکم نامہ جاری ہونے کے بعد ہی کی گئی۔ ایل ڈی اے نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ کسی بھی پلاٹ کی خریداری سے قبل اس کی صداقت کی تصدیق کر لیں تاکہ مستقبل میں ہونے والے نقصانات سے بچا جا سکے۔

مایاوتی نے اشوک سدھارتھ سے متعلق مزید انکشافات کرنے کا دیا اشارہ

بی ایس پی چیف کے بیان سے سیاسی ہلچل بڑھی، مایاوتی کے بعد بی ایس پی کی قیادت کس کے ہاتھ؟ ایشان آنند کی نئی ذمہ داری سے جانشینی کی بحث تیز

لکھنؤ۔ بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی سربراہ مایاوتی کا بھتیجے آکاش آنند کے سسر اشوک سدھارتھ پر غصہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ بی ایس پی سپریمو نے ایک بار پھر ان پر بڑا حملہ کرتے ہوئے کہا کہ دباؤ کے باوجود انہوں نے استعفیٰ نہیں دیا اور تمام حربے استعمال کر کے خود کو بچانے کی کوشش کی۔ مایاوتی نے یہ بھی اشارہ دیا کہ آنے والے وقت میں اشوک سدھارتھ سے متعلق مزید انکشافات کیے جائیں گے۔ دراصل بی ایس پی چیف مایاوتی نے آج ایک بار پھر اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر ایک طویل پوسٹ کی ہے، جس میں انہوں نے بی ایس پی کے عزائم ظاہر کرنے کے ساتھ ساتھ سماجوادی پارٹی، کانگریس سمیت کئی سیاسی پارٹیوں کو بھی نشانہ بنایا ہے۔ اس سوشل میڈیا پوسٹ میں مایاوتی نے اشوک سدھارتھ کے سیاست سے سبکدوش ہونے کی پوری کہانی کا بھی ذکر کیا ہے۔ مایاوتی نے کہا کہ ''جس دن بی ایس پی نے اشوک سدھارتھ کو سیاست سے سبکدوش ہونے کا مشورہ دیا تھا، اس دن ان پر کافی دباؤ پڑنے کے باوجود انہوں نے فوری طور پر اپنے سبکدوش ہونے کا اعلان نہیں کیا تھا۔ وہ پوری رات اسے رکوانے کے لیے طرح طرح کے حربے استعمال کرتے رہے۔''

بی ایس پی چیف کا کہنا ہے کہ جب اشوک سدھارتھ کو کامیابی نہیں ملی تو مجبوری میں اگلے دن یہ سوچ کر تقریباً صبح 6:30 بجے انہیں اپنے سبکدوش ہونے کا کافی 'دلیکن ویکن' والا اعلان کرنا پڑا کہ کہیں زیادہ تاخیر ہونے سے بڑا نقصان نہ ہو جائے۔ مایاوتی نے یہ بھی کہا کہ اس کے بارے میں صحیح وقت آنے پر پارٹی کے لوگوں کو اور بھی بہت کچھ ضرور بتایا جائے گا۔ مایاوتی کے اس بیان سے صاف ہے کہ آنے والے دنوں میں اشوک سدھارتھ کو لے کر مزید بڑی باتیں سامنے آ سکتی ہیں۔ واضح رہے کہ جمعرات کو آکاش آنند کے سسر اشوک سدھارتھ نے سیاست سے سبکدوش ہونے کا اعلان کیا تھا، جس پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے مایاوتی نے اسے دیر سے اٹھایا گیا درست قدم قرار دیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر وہ صحیح وقت پر سبکدوش ہو جاتے تو بی ایس پی، بہوجن تحریک کے ساتھ ساتھ آکاش آنند کو بھی ناموافق حالات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ بعد میں مایاوتی نے آکاش آنند کو بھی پارٹی کی تمام ذمہ داریوں سے آزاد کر دیا۔

وہیں اتر پردیش اسمبلی انتخابات 2027 سے پہلے بہوجن سماج پارٹی کی سیاست میں مایاوتی کے بعد قیادت اور جانشینی سے متعلق چرچا تیز ہو گئی ہے۔ ایشان آنند کو مل رہی نئی ذمہ داریوں اور آکاش آنند کی بدلتی ہوئی سیاسی حیثیت نے پارٹی کے مستقبل کی قیادت پر کئی سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ آکاش آنند پہلے پارٹی میں اہم ذمہ داری سنبھال چکے ہیں اور انہیں مایاوتی کے ممکنہ سیاسی جانشین کے طور پر بھی دیکھا جاتا رہا ہے۔ تاہم حالیہ فیصلوں کے بعد ان کی پارٹی میں پوزیشن تبدیل ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ دوسری جانب مایاوتی کے چھوٹے بھتیجے ایشان آنند کو تنظیم میں اہم ذمہ داری ملنے کے بعد ان کے سیاسی مستقبل سے متعلق بھی بحث شروع ہو گئی ہے۔ تازہ تنظیمی تبدیلیوں میں ایشان آنند کو شمالی بھارت کے اہم تنظیمی علاقوں کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ انہیں پارٹی کا چیف سیکٹر انچارج بنایا گیا ہے، جس کے تحت 15 ریاستوں کے تنظیمی امور پر نظر رکھنے کی ذمہ داری شامل ہے۔ اس تقرری کو پارٹی میں نوجوان قیادت کو آگے بڑھانے کی کوشش کے طور پر بھی دیکھا جا رہا ہے۔ اس سے پہلے بھی پارٹی کی قومی سطح کی میٹنگ میں ایشان کی موجودگی اور آکاش آنند کی غیر موجودگی نے قیادت کے مستقبل سے متعلق سوالات پیدا کیے تھے۔ تاہم صرف تنظیمی ذمہ داری ملنے کی بنیاد پر یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ مایاوتی نے ایشان کو اپنا جانشین مقرر کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ دستیاب اطلاعات میں اس حوالے سے مایاوتی کی جانب سے کوئی باضابطہ اعلان سامنے نہیں آیا ہے۔ آکاش آنند کو ایک وقت میں مایاوتی کے سیاسی جانشین کے طور پر آگے بڑھایا گیا تھا۔ وہ پارٹی میں قومی کوآرڈینیٹر سمیت اہم ذمہ داریاں سنبھال چکے ہیں، لیکن گزشتہ کچھ عرصے میں ان کی پارٹی میں حیثیت کئی مرتبہ تبدیل ہوئی ہے۔ حالیہ دنوں میں مایاوتی نے آکاش آنند کو پارٹی سے باہر کرنے کا اعلان کیا۔ مایاوتی نے ان پر پارٹی اور بہوجن تحریک کے مفاد کے مقابلے میں ذاتی اور خاندانی مفادات کو ترجیح دینے کا الزام لگایا اور کہا کہ وہ پارٹی کے لیے مؤثر طریقے سے کام نہیں کر پا رہے تھے۔ یہ فیصلہ آکاش کے سسر اور بی ایس پی کے سابق سینئر لیڈر اشوک سدھارتھ کے سیاست سے ریٹائرمنٹ کے اعلان کے بعد سامنے آیا۔ مایاوتی نے پہلے کہا تھا کہ اگر آکاش کو پارٹی میں آگے بڑھنا ہے تو اشوک سدھارتھ کو سیاست سے مکمل طور پر الگ ہونا چاہیے۔ ایشان آنند کو ملنے والی نئی ذمہ داری نے اس سوال کو ضرور تقویت دی ہے کہ کیا مایاوتی اب پارٹی میں قیادت کی اگلی نسل کو تیار کر رہی ہیں۔ لیکن فی الحال اسے حتمی جانشینی کے فیصلے کے طور پر دیکھنا درست نہیں ہوگا۔ بی ایس پی کی سیاست میں مایاوتی اب بھی مرکزی فیصلہ ساز اور پارٹی کا سب سے بڑا چہرہ ہیں۔ ایسے میں ایشان کو ملنے والی ذمہ داری کو فی الحال تنظیمی تجربے اور پارٹی کو مضبوط کرنے کی کوشش کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ اتر پردیش اسمبلی انتخابات 2027 سے پہلے بی ایس پی کے لیے تنظیمی مضبوطی ایک اہم چیلنج ہے۔ ایسے میں مایاوتی کے لیے نوجوان قیادت کو آگے لانا، پارٹی کے اندر نظم و ضبط برقرار رکھنا اور مختلف دھڑوں کے درمیان توازن قائم کرنا اہم ہوگا۔ ایشان آنند کی بڑھتی ہوئی سرگرمی اور آکاش آنند کی موجودہ صورتحال نے بی ایس پی کی اندرونی سیاست کو ضرور نئی سمت دی ہے، لیکن مایاوتی کی سیاسی وراثت کس کے حوالے ہوگی۔

سپا، کانگریس پر مایاوتی کا حملہ

نیلے گمچھے اور کپڑے پہننے سے ذات پات کی سوچ نہیں بدلتی

لکھنؤ:۔ بہوجن سماج پارٹی کی قومی صدر اور اتر پردیش کی سابق وزیر اعلیٰ مایاوتی نے سماج وادی پارٹی، کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتوں پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے اپنے پلیٹ فارم پر نیلے رنگ، نیلے گمچھے اور نیلے کپڑوں کے استعمال پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ محض دکھاوا کرنے سے ان جماعتوں کی پرانی ذات پرست، تنگ نظر، جاگیردارانہ اور سرمایہ دارانہ سوچ کو تبدیل نہیں ہو سکتی۔ مایاوتی نے واضح کیا کہ ان سیاسی جماعتوں کو بہوجن سماج کے حقیقی مفادات پر توجہ دینے سے پہلے اپنے دل و دماغ کو صاف کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے آفیشل ٹویٹر ہینڈل پر پوسٹس کی ایک سیریز میں، بی ایس پی سربراہ نے براہ راست ایس پی کے ''پی ڈی اے'' (پسماندہ، دلت، اقلیت) نعرے کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ دلتوں، قبائلیوں، پسماندہ طبقات اور پسماندہ طبقات کے مسائل پر اپوزیشن پارٹیوں کا موقف ہمیشہ گرگٹ جیسا رہا ہے۔ یہ ایس پی کی سوچ، حکمت عملی، کردار اور چہرے کی نقل تیار کر رہا ہے۔ مایاوتی نے دعویٰ کیا کہ بی ایس پی پورے سماج اور بہوجن سماج کی واحد حقیقی خیر خواہ اور حقیقی امبیڈکرائٹ پارٹی ہے۔ مایاوتی نے پارٹی سے نکالے گئے سابق لیڈروں اور ان کی اپوزیشن پارٹیوں میں شمولیت پر سخت موقف اختیار کیا۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ نظم و ضبط کی وجہ سے بی ایس پی سے نکالے گئے ہیں وہ مکمل طور پر خود غرض اور موقع پرست ہیں، مسلسل پارٹیاں بدلتے رہتے ہیں۔

کمزور مانسون کے خدشے کے درمیان زیادہ بارش

یوپی میں معمول کی 100.3 فیصد درج ہوئی بارش

لکھنؤ: 11 ستمبر (پی این ایس) اتر پردیش میں مانسون جو ابتدا میں مایوسی لے کر آیا تھا، اگست تک ایسا موڑ لے گیا کہ محکمہ موسمیات کی پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی۔ ال نینو اثر کی وجہ سے معمول سے کم بارش کے اندیشوں کے باوجود، ریاست میں مانسون نے نہ صرف بارش کی کمی کو پورا کیا ہے بلکہ عام بارش کے اعداد و شمار کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ یکم جون سے 8 ستمبر تک، اتر پردیش میں 649.5 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی، جبکہ عام بارش 647.3 ملی میٹر تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ 100.3 فیصد بارش ہو چکی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ستمبر کا نصف سے زیادہ ابھی باقی ہے۔ محکمہ موسمیات نے کمزور مانسون کی پیش گوئی کی تھی۔ ال نینو اثر کی وجہ سے، پیشن گوئی جون سے ستمبر تک ملک کے لیے طویل مدتی اوسط بارش کے تقریباً 90 فیصد کے لیے تھی۔ شروع میں جون اور جولائی میں بارشیں کم ہوئیں لیکن اگست نے صورتحال کو یکسر بدل دیا۔ کم دباؤ والے علاقوں کے مسلسل فعال ہونے اور مانسون سسٹم کی وجہ سے ریاست کے کئی حصوں میں شدید بارش ہوئی۔ محکمہ موسمیات نے ال نینو کی وجہ سے کمزور مانسون کی پیش گوئی کی تھی، لیکن کم دباؤ والے علاقوں کے ایک سلسلے نے اس پیشین گوئی کو الٹ دیا۔ ریاست میں کئی موسمی نظام بن گئے، جس کی وجہ سے مختلف علاقوں میں شدید بارش ہوئی۔ جون اور جولائی میں نسبتاً کم بارش کے بعد، ریاست میں اگست میں 291.3 ملی میٹر بارش ہوئی، جبکہ عام بارش 235.5 ملی میٹر تھی۔ اس اگست میں معمول سے 24 فیصد زیادہ بارش ہوئی۔

چوری کے شبہ میں دو نوجوانوں کو برہنہ کر پٹائی کی ویڈیو وائرل ہونے کے بعد حرکت میں آئی پولس

لکھنؤ:۔ لکھنؤ کے سعادت گنج علاقے کے عنبر گنج میں چوری کے شبہ میں دو نوجوانوں کی بے دردی سے پٹائی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ الزام ہے کہ دونوں نوجوان منگل کی رات تقریباً 3 بجے ایک زیر تعمیر مکان میں چوری کرنے کے لیے داخل ہوئے۔ شور سن کر وہاں سوئے ہوئے مزدوروں اور مستریوں نے انہیں پکڑ لیا۔ بتایا گیا ہے کہ دونوں نوجوانوں کو پہلے بالا گنج پولس اسٹیشن لے جایا گیا۔ الزام ہے کہ وہاں کوئی کارروائی نہیں کی گئی جس کے بعد انہیں دوبارہ زیر تعمیر عمارت میں لایا گیا۔ وہاں، چوری شدہ سامان اور نقدی کی وصولی کے بہانے ان کی پٹائی کی گئی۔ پولیس کے مطابق کلدیپ گپتا ٹھاکر گنج علاقے میں ایک تاجر کی دکان کا مالک ہے۔ وہ عنبر گنج میں ایک عمارت بنا رہا ہے۔ اسی جگہ سے ایک موٹر کار، ایک مزدور کا موبائل فون اور معمار کے تقریباً 10,000 روپے مبینہ طور پر چوری کر لیے گئے۔ الزام ہے کہ دونوں نوجوانوں کو ننگا کر لاٹھیوں سے مارا گیا۔ اس دوران کسی نے ویڈیو بنالی۔ ویڈیو میں دونوں نوجوان ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتے نظر آرہے ہیں۔ تاہم اس ویڈیو کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ ویڈیو سوشل میڈیا پر آنے کے بعد پولیس متحرک ہو گئی۔ عنبر گنج چوکی کے انچارج یوگیندر نے بتایا کہ معاملے کے بارے میں معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ سعادت گنج پولیس اسٹیشن انچارج سنتوش آریہ کے مطابق ویڈیو کی بنیاد پر تحقیقات جاری ہے۔ جن نوجوانوں کو مارا گیا ان کی تلاش جاری ہے۔ ایک شخص کو حراست میں لے لیا گیا ہے اور اس سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ تحریری شکایت موصول ہونے کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی۔

تہواروں سے پہلے 681 اہم سڑکیں ہوں گی گڑھوں سے پاک، بارش سے خراب سڑکوں کو فوری طور پر موٹریبل بنانے کی ہدایت

لکھنؤ، 11 ستمبر (یو این آئی) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بارش اور سیلاب سے متاثرہ سڑکوں کی فوری مرمت کر کے انہیں قابل آمد و رفت بنانے کی ہدایت دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بارش ابھی جاری ہے، اس لیے سڑکوں کی صورتحال پر مسلسل نظر رکھی جائے اور بارش سے نئی متاثرہ سڑکوں کا بھی سروے کرایا جائے۔ بارش ختم ہونے کے بعد ضرورت کے مطابق ان سڑکوں کی مستقل تجدید کرائی جائے۔ جمعہ کے روز محکمہ تعمیرات کے جائزہ اجلاس میں وزیر اعلیٰ نے آنے والے تہواروں کے پیش نظر اہم سڑکوں کو ترجیحی بنیادوں پر گڑھوں سے پاک کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ تہواروں کے دوران بڑی تعداد میں لوگوں کی آمد و رفت ہوتی ہے، اس لیے اہم سڑکوں پر ٹریفک میں کسی قسم کی پریشانی نہیں ہونی چاہیے۔ گنیش چتورتھی، وشوکرما پوجا، نوراتری، دیوالی، چھٹھ پوجا اور کارتک پورنیما کو مدنظر رکھتے ہوئے ریاست میں 681 اہم سڑکوں کی نشان دہی کی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گڑھے بھرنے کی مہم صرف پیچ ورک تک محدود نہیں رہنی چاہیے۔ جہاں سڑک زیادہ خراب ہے، وہاں فوری طور پر اسے قابل آمد و رفت بنایا جائے اور بارش کے بعد ضرورت کے مطابق اس کی تجدید کی جائے۔ انہوں نے تعلیمی اداروں، اسپتالوں، اہم بازاروں، سرکاری دفاتر اور عام لوگوں کی زیادہ آمد و رفت والے مقامات تک جانے والی سڑکوں کی مرمت کو ترجیح دینے کی ہدایت دی۔

اجلاس میں بتایا گیا کہ شدید بارش کے ساتھ ساتھ ایکسپریس ویز، قومی شاہراہوں اور ریلوے کے زیر تعمیر منصوبوں کی وجہ سے بھاری گاڑیوں کی آمد و رفت سے بھی کئی سڑکیں متاثر ہوئی ہیں۔ ان سڑکوں کا محکمہ وار سروے کرایا جا رہا ہے۔ سروے کی بنیاد پر متاثرہ سڑکوں کی نشان دہی کر کے محکمہ وار گڑھے بھرنے کا ہدف طے کیا جائے گا۔ جائزے میں بتایا گیا کہ نو محکموں کے تحت تقریباً 4.36 لاکھ کلومیٹر سڑکیں ہیں۔ موجودہ مہم میں تقریباً 50 ہزار کلومیٹر سڑکوں کو گڑھوں سے پاک کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ اس میں اب تک تقریباً 5,751 کلومیٹر سڑکوں پر کام مکمل کیا جا چکا ہے۔ تجدید کے لیے تقریباً 30 ہزار کلومیٹر اور خصوصی مرمت کے لیے تقریباً پانچ ہزار کلومیٹر سڑکوں کا ہدف مقرر ہے۔ اب تک تقریباً 14 ہزار کلومیٹر سڑکوں کی تجدید اور تقریباً 700 کلومیٹر سڑکوں کی خصوصی مرمت مکمل ہونے کی معلومات اجلاس میں دی گئیں۔

مولانا سید محمد اصغر زیدی کی مجلس چہلم آج

لکھنؤ (پریس ریلیز) (12 ستمبر 2026) جامعہ سلطانیہ وسلطان المدارس کے سابق پروفیسر مولانا سید محمد اصغر زیدی مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے مجلس چہلم کل یعنی (13 ستمبر، 2026) بروز اتوار بوقت 10 بجے صبح حسن پوریہ واقع امامباڑہ ابوطالب کشمیری محلہ میں منعقد ہوگی جس کو خطیب اشہر مولانا غضنفر عباس طوسی خطاب کریں گے۔ خواتین کی مجلس مرحوم کے مکان واقع حسن پوریہ میں اسی دن بوقت دس بجے صبح منعقد کی جائے گی۔ لہٰذا مرحوم کے وارثان نے مومنین و مومنات سے کثیر تعداد میں شرکت کرنے کی استدعا کی ہے۔

اکھلیش یادو کا بی جے پی حکومت پر حملہ، کہا: پی ڈی اے کی کوئی سنوائی نہیں ہو رہی

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے آج پارٹی کے سینئر رہنما اور اسمبلی میں قائد حزب اختلاف ماتا پرساد پانڈے سے لکھنؤ کی ورنداون کالونی واقع ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی اور ان کی صحت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس موقع پر سماج وادی پارٹی کے قومی سکریٹری اور سابق کابینی وزیر راجندر چودھری بھی موجود رہے۔ اکھلیش یادو نے ماتا پرساد پانڈے کی جلد صحت یابی کی دعا کی۔ انہوں نے کہا کہ ''قابل احترام ماتا پرساد پانڈے جی اب صحت یاب ہیں۔ ہم سب ان کا حال چال معلوم کرنے آئے ہیں۔'' اس موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت اور حکومت سے وابستہ لوگ بڑے پیمانے پر ناانصافی کر رہے ہیں۔ ریاست میں کئی مقامات پر لوگوں کی جانیں جا رہی ہیں۔ گونڈہ میں تاجر ونود کمار نشاد (ساہنی) کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ کے علاوہ پرتاپ گڑھ، کوشامبی سمیت کئی اضلاع میں بھی واقعات پیش آئے ہیں۔ پی ڈی اے کے لوگ متاثر، غم زدہ اور بے عزت ہوئے ہیں۔ صورتحال یہ ہے کہ ایک وزیر کو دھرنے پر بیٹھنا پڑ رہا ہے۔ اتحادی جماعت کے وزیر کو دھرنے پر نہیں بیٹھنا چاہیے بلکہ حکومت کو خبردار کرنا چاہیے۔ اگر بی جے پی کے اتحادی جماعت کا کوئی وزیر آج حکومت سے باہر جانے کی دھمکی دے دے تو اس کی ہر بات مان لی جائے گی۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں پی ڈی اے سماج کی کوئی شنوائی نہیں ہو رہی ہے۔ اگر کوئی بات کہنے یا لکھنے پر کسی کی جان لے لی جائے تو آئین اور قانون کہاں ہے؟ قتل کے واقعات میں بی جے پی کے لوگ شامل ہیں اور پولیس تماشائی بنی ہوئی ہے۔ گونڈہ میں ونود کمار نشاد کے قتل کے معاملے میں ان کے اہل خانہ کے مطالبات تسلیم کیے جانے چاہئیں۔ حکومت کو ان کے بیٹے سے متعلق مطالبہ بھی ماننا چاہیے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں ریاست کی قانون و انتظام کی صورتحال اور سرکاری خدمات برباد ہو چکی ہیں۔ اسپتالوں میں علاج نہیں مل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں بہت سے اسپتال خود ہی بیمار ہیں اور غریب علاج کے لیے دربدر بھٹک رہا ہے۔ بی جے پی مہنگائی، بے روزگاری اور بدعنوانی پر بات نہیں کرنا چاہتی، اسی لیے لوگوں کی توجہ جان بوجھ کر ہٹانے کے لیے قابل احترام اعظم خان کے خلاف مقدمات درج کیے جا رہے ہیں۔ سماج وادی حکومت آنے پر محمد اعظم خان صاحب کے خلاف درج تمام مقدمات اسی طرح واپس لے لیے جائیں گے، جس طرح وزیر اعلیٰ اور نائب وزیر اعلیٰ نے اپنے اور اپنے لوگوں کے خلاف درج مقدمات واپس لیے تھے۔ اکھلیش یادو نے بی جے پی کی میٹنگوں کے حوالے سے کہا کہ یہ میٹنگیں ارکان اسمبلی کے ٹکٹ کاٹنے کی فہرست تیار کرنے کے لیے ہو رہی ہیں۔ بی جے پی اپنے ارکان اسمبلی کے ٹکٹ تو کاٹے گی ہی، ساتھ ہی اتحادی جماعتوں کے ارکان اسمبلی کے ٹکٹ بھی کاٹے جانے والے ہیں۔

مرزا پور میں کار کی ٹکر سے بائیک سوار دو نوجوانوں کی موت

مرزا پور (یو این آئی) مرزا پور ضلع کے وندھیاچل تھانہ علاقے کے اولڈ ایج ہوم کے قریب جمعرات کی رات ایک کار سے ٹکرا جانے کی وجہ سے بائیک سوار دو نوجوانوں کی موت ہو گئی۔ پولیس کے مطابق وندھیاچل دھام کے چکان ٹولہ کے رہنے والے بھارت پال (35) اور اسی محلے کے رہنے والے دینو پال بائیک سے رات تقریباً دس بجے کہیں جا رہے تھے۔ پریاگ راج مرزا پور شاہراہ پر وندھیاچل کے قریب واقع اولڈ ایج ہوم کے پاس پہنچے ہی تھے کہ سامنے سے آ رہی ایک تیز رفتار کار پیچھے سے ٹکر مار کر فرار ہو گئی۔ اس حادثے میں دونوں شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ اس دوران وہاں سے گزر رہے سٹی ایم ایل اے رتنا کر مشرا نے دونوں زخمیوں کو علاج کے لیے ڈویژنل اسپتال پہنچایا۔ ڈویژنل ہاسپتال کے ڈاکٹروں نے حالت تشویشناک دیکھ کر دونوں کو بہتر علاج کے لیے وارانسی ریفر کر دیا جہاں ڈاکٹروں نے دونوں کو مردہ قرار دے دیا۔ پولیس نے لاشوں کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔

لینگویج یونیورسٹی میں وکست بھارت ینگ لیڈرز ڈائیلاگ کے تحت پروگرام

لکھنؤ۔ خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کی ابوالکلام آزاد اکیڈمک بلڈنگ میں آج وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی قیادت میں این ایس ایس کی جانب سے وکست بھارت ینگ لیڈرز ڈائیلاگ کے تحت ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا اس پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر او ایس ڈی وایس ایل او این ایس ایس سیل محکمۂ اعلیٰ تعلیم حکومت اتر پردیش اور عوامی نمائندوں کی حیثیت سے اوشا سین بلاک پرمکھ اور دنیش یادو نے شرکت کی۔ اس پروگرام کے مقصد پر گفتگو کرتے ہوئے این ایس ایس کوآرڈینیٹر ڈاکٹر نلنی مشرا نے کہا کہ اس کے ذریعے نوجوان طلبہ کو منعقد ہونے والے کوئز کی اہمیت اور معنویت سے آگاہ کرنا ہے بلکہ نوجوانوں کو وکست بھارت میں فعال کردار ادا کرنے کے لئے ذہن سازی بھی کرنی ہے تاکہ ہندوستان کی تعمیر میں اپنا بہتر دے سکیں۔ اس موقع پر وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نوجوان ملک کی سب سے بڑی طاقت ہیں اور ملک کی ترقی و تعمیر میں ان کی فعال شرکت بے حد اہم ہے۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ علم، بیداری، مثبت فکر اور تخلیقی توانائی کے ساتھ ملک کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ یہ پروگرام وزیر اعظم کے وکست بھارت کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کی سمت نوجوانوں کی فعال شرکت ایک اہم قدم ہے۔ انھوں نے یونیورسٹی کے طلبہ اور نوجوانوں سے کوئز مقابلے میں بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے اور اس مہم کو وسیع پیمانے پر پہنچانے کی اپیل کی۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر منجو سنگھ نے طلبہ اور قومی خدمت اسکیم کے رضا کاروں سے خطاب کرتے ہوئے مشن موڈ چمپئین وی بی وائی ایل ڈی کے کوئز مقابلے میں زیادہ سے زیادہ نوجوان طلبہ کو تعداد میں شرکت کے لیے ترغیب دیتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں کی توانائی، علم اور بیداری ملک کی ترقی کی اہم بنیاد ہیں۔ انہوں نے طلبہ اور رضا کاروں سے اس مہم کو عوام تک پہنچانے اور زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو اس سے جوڑنے کی اپیل کی۔ انہوں نے نوجوانوں کو ملک کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور وکست بھارت کے عزم میں فعال کردار ادا کرنے کے لیے بھی تحریک دی۔ انھوں نے کہا کہ اس مہم کا مقصد یونیورسٹی اور معاشرے کے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو کوئز مقابلے میں شامل کرنا اور ان میں ملک کی ترقی کے تئیں ذمہ داری اور فعال شرکت کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ اس موقع پر اوشا سین، بلاک پرمکھ اور دنیش یادو، پردھان، وکاس کھنڈ چنہٹ نے بھی نوجوانوں سے خطاب کیا اور اس طرح کے پروگراموں کی ستائش کی۔

یوپی انتخابات سے قبل سائبر واریئرس تیار کرے گی بھاجپا

لکھنؤ:۔ اسمبلی انتخابات سے پہلے بی جے پی سائبر واریئرس کی ٹیم تیار کرے گی۔ وہ اپوزیشن کے نیریٹیو کی کاٹ کریں گے اور اپنا نیریٹیو سیٹ کریں گے۔ یہ حکمت عملی بی جے پی ہیڈ کوارٹر میں پارٹی عہدیداروں کی ایک ورکشاپ میں پارٹی کے سوشل میڈیا ڈپارٹمنٹ کے نیشنل کوآرڈینیٹر دیپک مہسکے کے ساتھ تیار کی گئی۔ بتایا گیا کہ یہ مہم نوجوانوں اور جین زیڈ سے جڑنے کی کوشش کرے گی اور ان تک اپنا نیریٹیو پہنچانے کی کوشش کرے گی۔ میٹنگ میں بی جے پی کے ریاستی صدر پنکج چودھری نے کہا کہ ہمیں نیریٹیو کے پیروکار نہیں بلکہ نیریٹیو ساز بننا چاہیے۔ اپوزیشن جھوٹ، فریب اور افواہوں کے ذریعے منفی ماحول پیدا کرنے کا کام کرتی ہے۔ ایک مؤثر جواب سچائی اور حقائق پر مبنی ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح ہم اسمبلی انتخابات کے دوران پارٹی کے نظریہ اور مہم کو ہر بوتھ اور ہر گھر گھر تک لے کر جائیں گے اسی طرح تنظیم کو ہر سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر یکساں طور پر متحرک رہنا ہوگا۔ تنظیم کے ریاستی جنرل سکریٹری دھرم پال سنگھ نے کہا کہ سوشل میڈیا کے جنگجوؤں کو تندہی سے اپوزیشن کے جھوٹے نیریٹیو کو بے نقاب کرنا چاہیے۔

2027 کے اسمبلی انتخابات میں 100 پر سمٹے گی بھاجپا

سپا جیتے گی 300 سے زائد، سپا رکن اسمبلی رویداس مہروترا کا دعوی، بی ایس پی کو بتایا بی جے پی کی 'بی' ٹیم

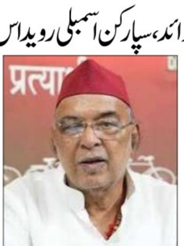

لکھنؤ:۔ 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات کو لے کر بیان بازی تیز ہو گئی ہے۔ سماج وادی پارٹی کے ایم ایل اے رویداس مہروترا نے بی جے پی پر سخت حملہ کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ آنے والے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی 100 سے کم سیٹوں پر رہ جائے گی، جبکہ سماج وادی پارٹی 300 سے زیادہ سیٹیں جیت کر حکومت بنائے گی۔

انہوں نے ایس پی-کانگریس اتحاد میں سیٹوں کی تقسیم پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس کو صرف ان سیٹوں پر دعویٰ کرنا چاہیے جہاں اس کے جیتنے کے قوی امکانات ہوں۔ مہروترا نے کانگریس کو تقریباً 60-65 سیٹوں کا امکان بھی ظاہر کیا۔ آکاش آنند کو بی ایس پی سے نکالے جانے کے بارے میں روی داس مہروترا نے بہوجن سماج پارٹی کو بی جے پی کی 'بی ٹیم' قرار دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی ایس پی میں جو بھی لیڈر بی جے پی کے خلاف بولتا ہے اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ بی ایس پی میں رہتے ہوئے آکاش آنند نے بی جے پی حکومت کی پالیسیوں پر تنقید اور مخالفت کی، اسی وجہ سے انہیں پارٹی سے نکالنے کی کارروائی کی گئی۔ بی ایس پی میں رہنا، بی جے پی کے خلاف نہ بولنا تقریباً ایسی ہو گئی ہے۔ سماجوادی پارٹی کے ایم ایل اے نے اکھلیش یادو کے بلند شہر کے دورے کی اجازت سے مبینہ انکار پر بھی بی جے پی حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ 11 ستمبر کو بلند شہر میں اکھلیش یادو کے لیے ایک بڑی ریلی کا منصوبہ تھا، لیکن حکومت نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اسے جمہوریت پر حملہ قرار دیتے ہوئے مہروترا نے کہا کہ بی جے پی حکومت نہیں چاہتی کہ اکھلیش یادو ریاست بھر کا دورہ کریں اور ریلیاں کریں۔ اجازت نہ ملنے کی مختلف وجوہات بتائی جا رہی ہیں۔ انہوں نے بی جے پی کے اس کو مغربی اتر پردیش میں جاٹ برادری کی ناراضگی سے جوڑنے پر بھی سوال اٹھایا۔ روی داس مہروترا نے امرتا فڑنویس اور مرکزی وزیر رام داس اٹھاولے کے ذریعہ نوراتری کے دوران منعقد ہونے والے گربا پروگراموں میں مسلمانوں کے داخلے سے متعلق بیانات کا بھی جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی مذہب کے لوگوں پر گربا کی تقریبات میں شرکت پر پابندی لگانا مناسب نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص رضا کارانہ طور پر اس طرح کی تقریبات میں شرکت کرنا چاہے۔

قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان
کے اسٹال پر آپ کا خیر مقدم ہے

گومتی بک فیسٹیول 2026

12 تا 20 ستمبر 2026، صبح 11 بجے سے رات 8 بجے تک

لکھنؤ یونیورسٹی گراؤنڈ، لکھنؤ

اسٹال پر ادبیات، تاریخ، جغرافیہ، سیاست، ثقافت، لسانیات، لغات، قواعد، علم و کتب خانہ داری، فلسفہ، تعلیم، نفسیات، مذہب، سماجیات، معاشیات، تجارت، سائنس و ٹکنالوجی، بچوں کا ادب (CBT in Urdu) اور طب معالجات کے علاوہ دیگر موضوعات پر بھی کتابیں دستیاب ہیں۔

National Council for Promotion of Urdu Language
Ministry of Education, Department of Higher Education, Govt. of India
Book Promotion Unit: West Block-8, Wing-7, R.K. Puram, New Delhi-110066
(011) 26109746 / 26108159 sales@ncpul.in